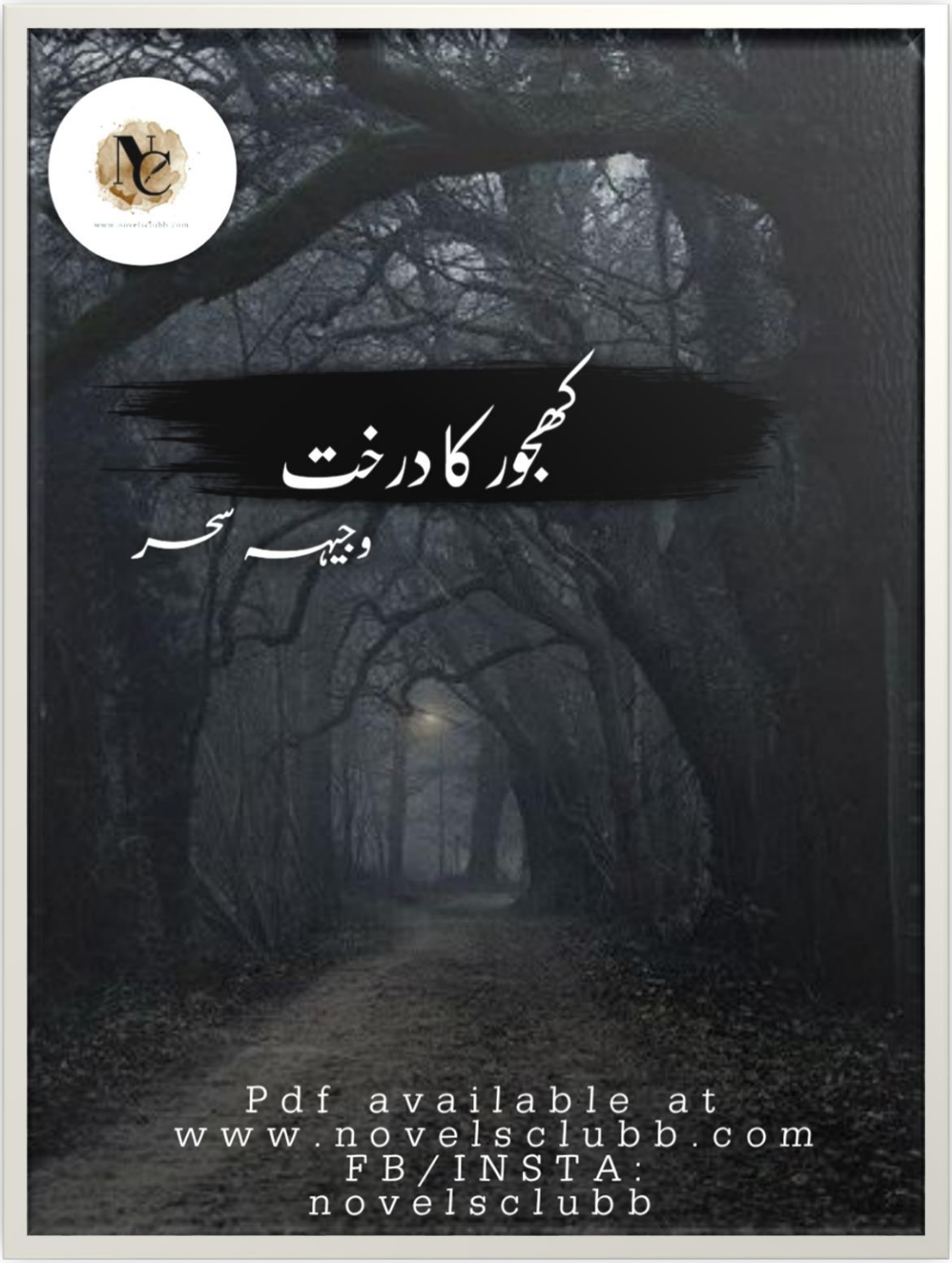
کھجور کا درخت
وجیہہ سحر
Pdf available at
www.novelsclubb.com
FB/INSTA:
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

کھجور کا درخت

از

وجیہہ سحر

www.novelsclubb.com

"تم لوگ جو مرضی کہو میں تو اپنے دس جھولے پورے کر کے ہی اترو نگی"

شوخ و چنچل سی حجاب اپنی چھوٹی بہنوں تحریم اور ثانیہ پر رعب ڈالتے ہوئے اپنی پینگ والا جھولا درختوں کی جھنڈ تک لے گئ

"حجاب صاحبہ ذرا آسمان سے نیچے تو آؤ"

ثانیہ نے مٹھیاں کس کر کمر پر رکھ لی

اور جونہی حجاب کا جھولا نیچے آیا ثانیہ نے جھولے کی تختی الٹ دی، حجاب منہ کے بل زمین پر گری.

www.novelsclubb.com

"اوئ ماں" درد بھری چیخ حجاب کے منہ سے نکلی

تھوڑی دیر میں اماں بیلنا ہاتھ میں لے کر نمودار ہوئی

جونہی اماں کے ہاتھ میں بیلنا دیکھا تینوں گھر کی طرف بھاگی حجاب جو زمین پر پڑی کراہ رہی تھی بھاگنے میں دونوں بہنوں سے آگے تھی تینوں اپنے کمرے میں آگئی اور پھر جھگڑا شروع کر دیا. ماں کے قدموں کی آہٹ سنی تو کمرے میں سکوت طاری ہو گیا.

تینوں کو اس طرح خاموش دیکھ کر ماں کا غصہ ہوا ہو گیا.

وہ ان کے پاس بیٹھ گئی

"تم تینوں کا اس طرح گھر سے باہر جھولے لینا تمہارے بابا کو پسند نہیں ہے

صباحت مزید کچھ اور کہنا چاہتی تھی کہ حجاب جھٹ سے بولی

"اماں محلے کی دوسری لڑکیاں بھی تو جھولے لیتی ہیں"

صباحت نے خفگی سے حجاب کی طرف دیکھا۔" سمجھ دار بنو۔ تم تینوں اب چھوٹی بچیاں نہیں ہو۔ بڑی ہو گئی ہو۔۔اس عمر میں لڑکیاں اس طرح زیادہ دیر گھر سے باہر نہیں رہتی۔"

حجاب کی عمر 23 برس تھی ثانیہ 18 اور تحریم 16 کی تھی۔۔۔۔ماں کی نظر تحریم پر پڑی جو مسکرا رہی تھی۔

"تم کس بات پر مسکرا رہی ہو؟ جو باتیں میں حجاب کو سمجھا رہی ہوں وہ تم تینوں کے لیے ہیں۔ آئندہ میں تم لوگوں کو جامن کے درخت کے پاس نہ دیکھوں۔ پڑھائی پر دھیان دو اور جب فراغت ملے گھر کے کاموں میں میرا ہاتھ بٹایا کرو"

ماں کے جانے کے بعد حجاب منہ لٹکا کے بیٹھ گئی۔

"کاش ہمارے صحن میں بھی کوئی بڑا درخت ہوتا"

www.novelsclubb.com

"چھوڑو حجاب تم تو سنجیدہ ہو گئی. ہم کبھی کبھی چپکے سے جھولا لے لیا کریں گے۔ ادھر کوئی نہیں ہوتا اور کتنا سناٹا ہوتا ہے..ماں ایسے ہی وہم کرتی ہے" تحریم کی بات پر ثانیہ بھی جھٹ سے بولی

"اگر ہمیں کوئی نامحرم نظر آیا تو ھم فوراً گھر آجایا کرینگے"

حجاب بڑی باجی بن کر بولی "اپنی اپنی رائے دینا بند کرو جو اماں نے کہا ہے اسے سمجھنے کی کوشش کرو"

•●••●••●••●••●••●••●•

"میری چٹوری بیٹیاں کہاں ہیں" احسان الحق دونوں ہاتھوں میں شاپر اٹھائے گھر کے اندر داخل ہوئے.

www.novelsclubb.com

تینوں اپنے دوپٹے درست کرتے ہوئے ابا کے پاس پہنچ گئیں

"یہ لو دہی بڑے اور امرتیاں" احسان الحق نے شاپر صباحت بیگم کو دیئے

صباحت نے خوشی سے چہکتی ہوئی بیٹیوں کی طرف دیکھا

"میٹھے کی تو یہ دیوانیاں ہیں آپ ہر روز کوئی نہ کوئی میٹھی چیز لاتے ہیں تو بھی ان کا دل نہیں بھرتا"

"نیک بخت خدا انہی کے نصیب کا تو دیتا ہے بس میری بیٹیاں یونہی مسکراتی رہیں ان پر غم کی پرچھائی بھی نہ پڑے" احسان الحق ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے

"آپ فریش ہو جائیں میں کھانا لگاتی ہوں" صباحت میز کا کپڑا درست کرنے لگی

"بہت تھکاوٹ ہو گئی ہے۔ماشااللہ آج بھی اپنے جنرل سٹور پر بہت رش ہے۔ایک ملازم کے لیئے سنبھالنا بہت مشکل کام ہے سوچتا ہوں ایک ملازم اور رکھ لوں"

احسان الحق یہ کہتے ہوئے بستر پر دراز ہو گئے صباحت احسان الحق کے قریب بیٹھ کر انکے پاؤں دبانے لگی

"آپ اس قدر تھک جاتے ہیں پرواہ نہ کریں ایک ملازم اور رکھ لیں جان ہے تو جہان ہے"

حجاب کھانا گرم کر کے لے آئی

رات کے نو بج رہے تھے سب نے مل کر کھانا کھایا کھانے کے دوران احسان الحق بیٹیوں سے انکی پڑھائی کے متعلق باتیں کرتے رہے صباحت ان پڑھ تھی اس لیئے احسان الحق پڑھائے کے معاملے میں بیٹیوں پر خاص توجہ دیتے تھے

اگلی صبح حجاب کالج چلی گئی تحریم اور ثانیہ سکول چلی گئیں احسان الحق کے دکان جانے کے بعد صباحت بیگم گھر پر اکیلی تھیں وہ گھر کے کاموں میں مصروف تھی لیکن اس کا ذہن کچھ اور ہی سوچ رہا تھا. اس کی پریشانی کی وجہ وہ واقعات تھے جو پچھلے ایک ہفتے سے حجاب کے ساتھ ہو رہے تھے اور اس نے ماں کو سنائے تھے.

چار دن پہلے جب حجاب اپنی بہنوں کے ساتھ جھولے لے رہی تھی تو اسے کسی کے کراہنے کی آواز آئی. اس نے جھولا روک دیا اور آواز کی سمت کی تعین کرنے لگی. وہ

آواز کھجور کے درخت سے آ رہی تھی جو جامن کے درخت سے تھوڑے فاصلے پر تھا.

وہ درخت بہت قدیم تھا. اس کا کھجوروں سے بھرا جھنڈ جیسے آسمان کو چھوتا تھا.

بہنوں کے منع کرنے کے باوجود وہ آواز کے پیچھے چل پڑی. دور سے درخت کے پاس کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن جب حجاب درخت کے قریب گئی تو ایک بوڑھا ضعیف زمین پر پڑا کراہ رہا تھا "پانی... پانی"

حجاب دوڑتی ہوئی گھر آئی اور پانی لے آئی

بوڑھا شخص اپنی جگہ سے غائب تھا اور اس کی جگہ تازہ گلابوں کا گلدستہ پڑا تھا

": بوڑھا شخص کہاں گیا" وہ چاروں طرف نظریں دوڑانے لگی دور دور تک بوڑھے کا نام و نشان نہ تھا

"لیکن یہ گلدستہ کس کا ہے؟" یہاں تو دور دور تک کوئی بھی نہیں ہے"

حجاب نے کچھ سوچا اور پھر گلدستہ اٹھا کر سونگھنے لگی. پھولوں کی دلفریب مہک نے اس کی رگوں میں اتر گئی۔ حجاب کے کمرے سے گلاس ٹوٹنے کی آواز نے صباحت کو اس پراسرار خیال سے چونکا دیا وہ ڈھیلے ڈھیلے قدموں سے حجاب کے کمرے کی طرف جانے لگی

"شاید بلی کمرے میں چلی گئی ہے" پھر اچانک دروازوں کے کھلنے، بند ہونے اور چیزوں کے گھسیٹنے کی آوازوں نے اس کا دل دہلا دیا.

اس کے قدم منجمند ہو گئے اس نے عقبی دروازے کے طرف دیکھا جو بند تھا مگر مسلسل ایسی آوازیں آ رہی تھی جیسے کوئی برقی سرعت سے کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا ہو. اس احساس نے اس کا خوف مزید بڑھا دیا تھا کہ اس نے کسی انسان کو اندر آتے نہیں دیکھا تو پھر یہ آوازیں کیسی ہیں؟

اس نے ایک لمبا سانس کھینچا اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس کمرے کی طرف بڑھنے لگی جونہی وہ کمرے کے نزدیک پہنچی یکلخت سکوت چھا گیا

www.novelsclubb.com

صباحت نے کمرے کا دروازہ کھولا سنسناہٹ کے جھٹکے سے وہ چکرا کر رہ گئی کمرے کی ہر چیز اپنی جگہ پر سیٹ تھی. وہ کپڑوں کی الماری کی طرف بڑھی کیونکہ اس نے الماری کے کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنی تھی جیسے کوئی الماری کی چیزیں الٹ پلٹ کر رہا ہو

اس نے الماری کھولی تو سارے کپڑے اپنی جگہ تہہ در تہہ موجود تھے باقی چیزیں بھی سیٹ تھیں. گلاس بھی اپنی جگہ موجود تھا شیشے کی کوئی چیز نہیں ٹوٹی تھی

صباحت دوڑتے ہوئے باہر جانے لگی تو تازہ گلابوں کی خوشبو نے اس کے قدم روک دیے. اس نے میز کی طرف دیکھا جہاں پر جار میں بلکل ویسا ہی گلدستہ لگا ہوا تھا جیسا حجاب کچھ روز پہلے باہر سے لائی تھی اور صباحت نے وہ گلدستہ باہر پھینک دیا تھا.

www.novelsclubb.com

صباحت تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی اور دروازہ بند کر کے لمبے لمبے سانس لینے لگی اسکی آنکھیں بند تھیں کہ کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا صباحت چیخ اٹھی. سامنے آمنہ بیگم مبہوت نظروں سے صباحت کو دیکھ رہی تھی.

"خیریت ہے صباحت۔۔؟؟ مجھے دیکھ کر ڈر کیوں گئی ہو؟"

"کچھ نہیں بس.." صباحت نے اپنا پسینہ پونچھا اور آمنہ کے ساتھ باہر آنگن میں بیٹھ گئی آمنہ ان کی پڑوسن تھی گنتی کے دو تین گھر تھے محلے میں باقی دور دور تک ویران زمین تھی

"تم سناؤ گھر میں سب ٹھیک ہیں؟" صباحت بات تو آمنہ سے کر رہی تھی مگر دھیان کمرے کی طرف تھا

www.novelsclubb.com

"تم اندر کمرے میں کیا دیکھ رہی ہو کچھ گڑبڑ ہے" آمنہ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا

"ایک خوف سا دل میں پھن پھیلائے بیٹھا ہے پچھلے چند دنوں سے گھر میں عجیب و غریب واقعات ہو رہے ہیں ابھی کچھ دیر پہلے حجاب کے کمرے سے چیزوں کے الٹ پلٹ ہونے کی آوازیں آ رہی تھی میں نے اندر جا کر دیکھا تو ہر چیز اپنی جگہ پر موجود تھی"

آمنہ سرگوشی کے انداز میں بولی

"میں نے تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے کہ لڑکیوں کو کھجور کے درخت کے پاس نہ جانے دیا کرو. لوگوں نے اس درخت سے کیسی کیسی کہانیاں منسوب ہیں کچھ خبر بھی ہے؟ کوئی کہتا ہے کوئی جن زدہ ہے جس نے اس درخت پر سالوں سے بسیرا کیا ہوا ہے کوئی کہتا ہے کسی نوجوان کی بھٹکتی روح ہے جو اس درخت کو اپنا مسکن بنائے ہوئے ہے"

www.novelsclubb.com

خوف سے صباحت کے ہونٹ کانپنے لگے

"میں بھی اس درخت کے پاس بہت دفعہ گزری ہوں. مجھے تو ایسا کچھ محسوس نہ ہوا"

"ارے صباحت کچھ لوگوں نے تو اسے دیکھا بھی ہے. کہتے ہیں بڑا خوبصورت جوان ہے. رات بارہ بجے کے بعد دکھائی دیتا ہے مگر پاس جاؤ تو کسی پرچھائی کی طرح اوجھل ہو جاتا ہے."

"ت.....تت۔۔۔۔۔تم نے دیکھا ہے کبھی؟"صباحت نے حلق تر کرتے ہوئے پوچھا

"خدا نہ دکھائے مجھے. میری تو جان ہی نکل جائے گی.. میں تو وہ بتا رہی ہوں جو میں نے سنا ہے اور ہاں صباحت اپنے گھر میں کوئی دم درود کروا لے. تیری جوان بیٹیاں ہیں اوہ ہاں میں جس کام کے لیئے آئی تھی وہ تو بھول ہی گئی تم نے ملازمہ کے لیئے کہا تھا کل ایک عورت آئے گی پسند آئے تو کام پر رکھ لینا اب میں چلتی ہوں"

آمنہ چلی گئی لیکن اسکی باتیں صباحت کے کانوں میں گونجتی رہیں

احسان الحق آئے تو صباحت نے اپنی پریشانی کا ذکر کیا احسان الحق نے تمسخرانہ انداز میں صباحت کی بات سنی پھر خوشی کی خبر سنا کر پریشانی دور بھی کر دی.

"کیا بنا گھر کا" مارے خشی کے صباحت کی سانس ہی پھول گئی

"پچھلے چار ماہ سے گھر ڈھونڈ رہا تھا. اللہ نے بہت کرم کیا ہے اور ایسا ہی ایک گھر ملا ہے جیسا میں ڈھونڈ رہا تھا. آج شام تمہیں لے جاونگا. اگر پسند آیا تو بیعانہ دے کر سودا پکا کروالونگا.

"لیکن آپ نے پہلے تو کبھی ذکر نہیں کیا اس طرح اچانک "صباحت احسان الحق کے قریب بیٹھ گئی

"میں تمہیں یہ خبر اچانک ہی دینا چاہتا تھا خدا نے ھر نعمت سے نوازا ہے بس اپنا گھر مل جائے گا تو زندگی جنت بن جائے گی "احسان الحق نے ٹھنڈی آہ بھر کر تکیئے سے پشت لگالی صباحت سر جھکائے نہ جانے کن خیالوں میں کھو گئی

کہ اسکی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی. احسان الحق اس سے باتیں کرتے رہے اپنی باتوں کا جواب نہ پا کر احسان الحق نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا

"مسکراتے مسکراتے تمہیں اسا کیا خیال آیا کہ اداس ہو گئی ہو؟"

"سوچ رہی تھی کاش ھمارا کوئی بیٹا بھی ہوتا"

احسان الحق نے اسکا ہاتھ ہاتھوں میں لیا اور بولے "جو اللہ کی رضا ہے اس میں خوش رہنا چاہیئے اور یہ بات کافی نہیں کہ ہم بے اولاد نہیں ہیں. ہماری تین بیٹیاں ہیں چلو اب موڈ ٹھیک کرو اور اس خوشی کے موقع پر کوئی سویٹ ڈش پکاؤ"

صباحت احسان الحق کے ساتھ جا کر وہ گھر دیکھ آئی اور اس کو پسند آیا. احسان الحق نے وہ گھر خرید لیا. اب شفٹ ہو جانے کا مسئلہ تھا.

تینوں بہنیں رات کے دس بجے بیٹھ کر نئے گھر کے بارے میں باتیں کر رہی تھیں.

"میں تو بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔اگلے ہفتے ہم اپنے گھر جا رہے ہیں. ثانیہ نے حجاب کی طرف دیکھتے ہوئے خوشی سے کہا.

حجاب جو سر جھکائے اداس سی بیٹھی تھی.

"گھر کرائے کا ہو یا ذاتی. گھر تو گھر ہوتا ہے اور ہمارا بچپن تو اسی گھر میں گزرا ہے. کہتے ہیں جہاں بچپن گزرا ہو وہ گھر کبھی نہیں بھولتا"

بات کرتے حجاب کی نظر کھڑکی کی طرف تھی جہاں جامن کا درخت دکھائی دے رہا تھا چاند کی روشنی ھر سو پھیلی تھی. جس سے جامن کے درخت پر اٹکا جھولا بھی دکھائی دے رہا تھا

حجاب کیا بات کر رہی تھی بھول گئی اُسکی ساری توجہ جھولے کی طرف مبزول ہو گئی ایک درخت سے دوسرے درخت تک وہ جھولا ایسے جھول رہا تھا جیسے کوئی اس پر بیٹھا پینگھ جھول رہا ہو لیکن جھولا خالی تھا. اس پر کوئی نہیں تھا حجاب حیرت سے بولی.

"وہ دیکھو جھولے کی طرف وہ کس طرح ہل رہا ہے"

ثانیہ نے نظریں اٹھائے بغیر کہا

"ہوا سے ہل رہا ہو گا"

"باہر تو ایک پتا بھی نہیں ہل رہا تو جھولا کیسے جھول رہا ہے"

حجاب کے کہنے پر تحریم نے کھڑکی کی طرف دیکھا تو جھولا رک گیا.

حجاب کی حیرت میں ڈوبی آواز ایک بار پھر تحریم کے کانوں سے ٹکرائی.

"تحریم جھولے کے پاس کوئی کھڑا ہے. شاید کوئی نوجوان ہے"

تحریم نے باہر دیکھا

www.novelsclubb.com

"حجاب تمہیں کیا ہو گیا ہے باہر تو کوئی بھی نہیں ہے

"تحریم ثانیہ وہ دیکھو جھولے کے پاس کھڑا ہے چاند کی چودھویں رات ہے اسکا چہرہ دکھائی نہیں دے رہا لیکن صاف نظر آ رہا ہے کہ کوئی کھڑا ہے"

حجاب انگلی سے اشارہ کرنے لگی تو تحریم نے اٹھ کر کھڑکی بند کر دی رات گئے تک حجاب یہی سوچتی رہی کہ درخت کے پاس کھڑا وہ شخص ثانیہ اور تحریم کو کیوں دکھائی نہیں دیا اس رات اس نے بہت خواب دیکھے وہ سوتی تو خوفناک خوابوں سے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھتی

ایک خواب جو اسے مسلسل ایک ہفتے سے آرہا تھا اس خواب کے منظر اسکے لاشعور میں منڈلانے لگے

حجاب ہاتھوں میں دیا اٹھائے کسی مزار میں داخل ہوتی ہے وہ نہیں جانتی کہ یہ مزار کس بزرگ کا ہے لیکن اس مزار کے در و دیوار اسے یہ احساس دلاتے ہیں جیسے وہ یہاں کئی مرتبہ آچکی ہے

www.novelsclubb.com

بے انتہا ہجوم لوگوں کی آمد مزار پر اس طرح ہو رہی تھی جیسے سمندر کی موجیں ایک دوسرے کو دھکیلتی کنارے پر جا پہنچی ہوں وہ بھی لوگوں کو پیچھے دھکیلتی آگے بڑھتی جا رہی تھی

مزار کے بڑے صحن میں داخل ہوتے ہی لوگ ادھر ادھر تقسیم ہو گئے اب صحن میں تھوڑے ہی لوگ نظر آرہے تھے حجاب کے قدم رک گئے ہزاروں کبوتر دانہ چنتے ہوئے خوبصورت دکھائی دے رہے تھے قوالی کے دل کو چھو لینے والے سُر فضا کو مخمور کیئے ہوئے تھے

حجاب نے قوالی پڑھنے والوں کی طرف دیکھا تو اس کے جسم میں ارتعاش کی لہر دوڑ گئی سفید قمیض شلوار میں ملبوس ایک نوجوان قوالی کی دھن پر گھٹنوں کے بل بیٹھا اپنے سر کو گھما رہا تھا. اس کے بال اس کے شانوں تک تھے اور وہ ایسے جھوم رہا تھا کہ کوئی اسکو مسلسل دیکھے تو چکرا جائے

اس نوجوان نے حجاب کی طرف نہیں دیکھا وہ تو بس مست تھا مگر اس میں ایسی کوئی بات تھی کہ حجاب اسکی طرف کھنچتی چلی گئی حجاب اسکے پاس جا کر کھڑی ہو گئی وہ نوجوان ساکت ہو گیا. اس نے سر اٹھایا اور حجاب کو دیکھا.۔اس کی آنکھوں میں

www.novelsclubb.com

طلسم تھا. عقیدت کا نور تھا. ایک جنون تھا. ایسی گہرائی کہ انسان اس میں ڈوب کر دنیا تیاگ دے.

گورے چہرے میں بے ترتیب گرے ہوئے سیاہ بالوں میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا. حجاب کی نظر اس کے چہرے پر ٹھہر گئ

"دیکھنے میں تو کسی ریاست کا شہزادہ لگتا ہے اور کس طرح فقیر کی طرح مست ہے" حجاب نے من میں کہا.

نوجوان نے دونوں ہاتھ کشکول کی طرح حجاب کے آگے پھیلا دیئے.

حجاب نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا.

اس کا نفیس لباس اس کی پرکشش شخصیت کا آئینہ دار تھا. حجاب نے بوکھلاتے ہوئے پچاس روپے اس کے ہاتھوں پر رکھ دیئے.

اس نے حجاب کی طرف اس طرح دیکھا کہ محسوسات کا ایک سمندر اس کی آنکھوں میں امڈ آیا. ہاتھ پیچھے ہٹے تو اس کی آنکھیں کشکول بن گئی. حجاب کانپتے ہونٹوں سے بولی.

"کک... ک.. کیا.. کیا چاہیئے تمہیں؟"

وہ خاموشی سے حجاب کی طرف دیکھتا رہا. کہ اچانک دو آدمی اسکی طرف بڑھے وہ اس کے جسم سے اس طرح گزر گئے جیسے ہوا سے۔ حجاب کے حلق سے چیخیں نکل گئی. وہ بستر سے چیخیں مارتی ہوئی اٹھی. اس کی چیخیں سن کر تحریم اپنے بستر سے اٹھی اس کے پاس آئی اس نے جلدی سے اسے گلے لگایا اور پانی دیا. وہ اس کے چہرے سے پسینہ صاف کرنے لگی

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا؟ کیا پھر وہی خواب دیکھا ہے ڈراونا خواب دیکھا ہے؟"

حجاب اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پھولی ہوئی سانس کے ساتھ بولی "وہی خواب بار بار آتا ہے"

"ادھر آؤ میرے ساتھ لیٹ جاو." تحریم نے اسے اپنے بستر پر لٹا دیا اور آیت الکرسی پڑھ کر اس پر دم کرنے لگی۔ تھوڑی ہی دیر میں حجاب گہری نیند سو گئی۔

سنڈے کو تو بہت مزے سے تینوں بہنیں بستر میں گھسی رہتی تھیں لیکن آج تو امی نے صبح سات بجے ہی جگا دیا۔ صباحت کی سخت آواز پر تینوں آنکھیں ملتی ہوئی اٹھ بیٹھیں۔

"آج تو چھٹی کا دن ہے۔ آج آپ نے کیوں جگا دیا۔"

"تینوں اٹھ کے منہ ہاتھ دھولو۔ میں نے ٹیبل پر ناشتہ لگا دیا ہے۔" امی نے ایک بار پھر احکام جاری کیے۔

"کیا کہیں جانا ہے۔" حجاب نے بہ مشکل آنکھیں کھولیں۔

"کہیں نہیں جانا۔ میں نے الماریاں خالی کی ہیں تم تینوں نے ناشتہ کرنے کے بعد اٹیچی کیس سیٹ کرنے ہیں۔" صباحت بستر سمیٹتی ہوئی ثانیہ کے کھیس کی تہہ لگانے لگی تو اس نے کھیس کا ایک کونہ پکڑ لیا۔

"ابھی تو دو دن باقی ہیں شفٹ ہونے میں۔"

صباحت مسکراتے ہوئے ان کے قریب بیٹھ گئی۔ "میری جان اور بھی تو بہت سے کام ہیں۔"

تحریم نے ماں کے گلے میں بانہیں حائل کر لیں۔ "اتنے پیار سے کہیں تو ہم اس کے لئے تارے بھی توڑ لائیں"

"بس بس! زیادہ ڈائیلاگ نہ مارو۔ جلدی سے بستر چھوڑو۔" یہ کہہ کے صباحت کچن میں چلی گئی۔

تینوں بہنیں ناشتے سے فارغ ہو کر ماں کا ہاتھ بٹانے لگیں۔ حجاب ماں کے ساتھ مل کر جرسیوں کو پیکٹوں میں ڈال رہی تھی۔

صباحت اکثر اپنے دل کی باتیں، گھریلو مسئلے حجاب سے ڈسکس کرتی تھی۔ وہ حجاب میں یہ شعور بیدار کرنا چاہتی تھی کہ وہ ثانی اور تحریم کی بڑی بہن ہے۔ اسے ابھی سے اپنی ذمہ داریاں نبھانی چاہیئے۔

"خدا نے بہت بڑی خواہش پوری کی ہے۔ اپنا گھر بہت بڑی نعمت ہوتا ہے۔ بہت نصیبوں والے ہیں جو خدا نے ہم پر اتنا کرم کیا۔ تم تینوں کو کیسا لگ رہا ہے؟ نئے گھر میں جانا۔ ثانیہ اور تحریم تو بہت خوش ہیں۔" صباحت نے حجاب کے چہرے کی طرف دیکھا۔ "اور تم"

www.novelsclubb.com

"گھر جانے کی خوشی تو ہے مگر عجیب سی اداسی عجیب بے چینی ہے طبیعت میں۔"

"کیسی اداسی۔" کپڑے صباحت کے ہاتھ میں ہی رہ گئے۔

"بار بار ایسا لگتا ہے جیسے اس گھر سے جاتے وقت میرا کچھ یہاں رہ جائے گا۔" حجاب پوری طرح اپنی بات کی وضاحت نہیں کر سکی۔

صباحت مسکرا کر کپڑے دوبارہ تہہ کرنے لگی۔ "بس اتنی سی بات، میں خود اپنی بیٹی کی چیزیں پیک کروں گی۔"

ثانیہ دوڑتی ہوئی حجاب کے پاس آئی۔ "حجاب صحن میں آؤ تم سے کوئی ملنے آیا ہے۔"

"مجھ سے ملنے مگر کون" حجاب نے ثانیہ کی طرف دیکھا۔...

تحریم بھی کمرے میں آ گئی۔

www.novelsclubb.com

دونوں بہنوں کی بات سن کر اس پر ہنسی کا دورہ پڑ گیا۔

"آجاؤ حجاب صاحبہ واقعی کوئی آپ سے ملنے آیا ہے۔"

"بتاتی کیوں نہیں کہ کون ہے۔"

اس بار حجاب تحریم سے مخاطب ہوئی جو مسلسل ہنس رہی تھی۔

"وہ تمہارا کبوتر باہر منڈیر پر بیٹھا تمہارا انتظار کر رہا ہے، تم روزانہ شام میں اسے دانہ ڈالتی ہو بڑا پڑھا لکھا کبوتر ہے اتوار کو اس وقت آیا ہے۔" تحریم نے مذاق کے انداز میں ہاتھ گھماتے ہوئے کہا۔

"اوہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ وہ وہی کبوتر ہے۔"

"میں نے اس کے پاؤں میں وہی سبز چھلا دیکھا ہے جو تم نے اسے پہنایا تھا۔" یہ سنتے ہی حجاب دوڑتی۔ ہوئی کچن کی طرف گئی، اس نے کچن سے باجرہ لیا اور آنگن میں گئی۔

سفید کبوتر منڈیر پر بیٹھا ہوا تھا۔ حجاب نے زمین پر دانہ پھینکا۔

"میرے پیارے کبوتر، لو دانہ چن لو۔" سفید کبوتر اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوا جبکہ وہ حجاب کے دانہ پھینکنے پر بہت شوق سے دانہ چگتا تھا۔

"آج یہ دانہ کیوں نہیں کھا رہا۔" حجاب نے من ہی من میں سوچا پھر اس نے اسے پیار سے سہلایا۔ کبوتر اپنی جگہ سے اڑ گیا۔ حجاب اس کے پیچھے دوڑتی ہوئی عقبی دروازے تک چلی گئی۔ اس نے دیکھا کہ وہ کبوتر کھجور کے درخت پر جا بیٹھا ہے۔ حجاب ہاتھ میں دانہ لئے بجھی بجھی کی امی کے کمرے میں واپس آ گئی۔

"کیا ہوا ایسی اداس شکل کیوں بنا رکھی ہے۔" ثانی اٹیچی کیس میں کپڑے سیٹ کرتے ہوئے بولی۔

"وہ ناں آج کبوتر نے دانہ نہیں چگا۔"

"خفا ہو گیا ہے تم سے۔ تم جو گھر چھوڑ کے جا رہی ہو۔" ثانیہ نے جملے کسا۔

اتوار کا پورا دن گھر کی چیزیں سمیٹنے میں ہی گزر گیا۔ رات کو احسان الحق گھر آئے تو بہت پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے ہاتھ منہ دھویا اور جلدی سے لے صباحت سے بولے

"جلدی سے اپنی چادر لو اور میرے ساتھ چلو" پھر وہ حجاب کی طرف بڑھے اور کہا

"اپنی دونوں بہنوں کا خیال رکھنا"

"مگر آپ کہاں جا رہے ہیں۔" حجاب پریشان ہو گئی۔

"جن لوگوں سے ہم نے گھر خریدا تھا، ان کی والد صاحب کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے وہ ہاسپٹل میں ہیں۔ ہم انہیں دیکھنے جا رہے ہیں تم تینوں نے بناء پوچھے دروازہ نہیں کھولنا۔" یہ کہہ کر احسان الحق اور صباحت ہاسپٹل چلے گئے۔

رات کے نو بج رہے تھے۔ تینوں بہنیں اپنے کمرے میں بیٹھ گئیں۔ حجاب نے ثانیہ اور تحریم سے کہا۔

"تم دونوں کھانا کھا لو۔ کافی وقت ہو گیا ہے۔ ہو سکتا ہے امی ابو کو دیر ہو جائے۔"

ثانیہ نے تکیئے کو موڑ کر گود میں رکھ لیا

"جتنی مرضی دیر ہو جائے کھانا تو میں ان کے ساتھ ہی کھاؤں گی۔"

"اور تم تحریم"

"میں بھی ابا کے ساتھ ہی کھاؤں گی۔" ثانیہ اپنا فریم لگا کرتہ اور کڑھائی کا سوتی دھاگہ لے کر بیٹھ گئی۔

"تو ٹھیک ہے۔" حجاب نے بھی بک شیلف سے اچھی سی بک اٹھائی اور دونوں بہنیں مصروف ہو گئیں۔

تحریم نے حجاب کی طرف دیکھا۔ "حجاب تمہیں پتہ ہے امی گھر بدلنے پر اس قدر خوش کیوں ہیں؟"

حجاب نے تحریم کے احمقانہ سوال پر ترچھی نظر سے اس کی طرف دیکھا۔ "اس میں کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ اماں کا تو برسوں کا خواب تھا کہ ہمارا اپنا گھر ہو۔"

تحریم حجاب کے تھوڑا قریب ہوئی۔ "وہ بات تو ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور بات بھی ہے۔

ہر تحریم نے سرگوشی کے انداز میں بات شروع کی۔

"اماں ابا سے ان پراسرار واقعات کا ذکر کر رہی تھیں جو تمہارے ساتھ پیش آئے۔ وہ کہہ رہی تھیں کہ جب تم کالج چلی جاتی ہو تو تمہارے کمرے سے عجیب و غریب آوازیں آتی ہیں۔ چیزوں کے گھسیٹنے کی آوازیں عجیب سا شور ہوتا ہے جب امی دروازہ کھولتی ہیں ہر چیز زسیٹ ہوتی ہے۔"

تحریم کی بات پر ثانیہ چونکی تو سوئی اس کی انگشت میں گھس گئی۔ وہ بلا تامل بولی۔

"تحریم تم نے چولہے پر کچھ رکھا ہے۔ مجھے جلنے کی بو آ رہی ہے۔ جاؤ جا کے ذرا دیکھ کے آؤ۔"

تحریم کچن میں گئی تو ثانیہ بھی اس کے پیچھے پیچھے کچن میں چلی گئی۔

"یہ تم کیا اناپ شناپ بول رہی تھی۔اماں نے منع کیا ہے کہ حجاب سے ان باتوں کا ذکر نہیں کرنا۔پہلے یہ کہ وہ رات کو کوئی نہ کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ کر ڈر جاتی ہے۔ ویسے بھی کیا معلوم کہ ان باتوں میں کتنی حقیقت ہے۔"

ثانیہ اور تحریم کمرے میں واپس آئیں تو حجاب کھوئی کھوئی پریشان بیٹھی تھی۔اس نے فوراً ثانیہ سے پوچھا۔"تحریم کیا کہہ رہی ہے۔"

ثانیہ نے اپنا کڑھائی والا فریم دوبارہ ہاتھ میں لے لیا۔"امی کو وہم ہوا ہوگا تمہیں تو پتہ ہے نا کہ تحریم کو کہانیاں بنانے کی عادت ہے۔تم اس کی باتوں پر کان مت دھرو"

حجاب نے تحریم کی طرف دیکھا تو وہ نظریں چراتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ حجاب نے دوبارہ کتاب پڑھنا شروع کر دی۔اس کی نظریں تو کتاب پر تھیں لیکن اس کا دھیان کہیں اور تھا،وہ ثانیہ کی کہی ہوئی باتوں کے بارے میں سوچ رہی

تھی۔اسی دوران دروازے پر دستک ہوئی۔حجاب دروازہ کھولنے باہر صحن میں گئی۔

"کون....."حجاب نے دروازے کے قریب کھڑے ہو کر پوچھا۔

"کھولیں۔" باہر کوئی نہایت شائستگی سے بولا

حجاب نے دروازکھولا تو ہوا کا ایک جھونکا اس کے جسم کو چھو کر گزر گیا۔اس کا دوپٹہ اڑ کر دروازے کی تار سے اٹک گیا۔اس نے جلدی سے اپنا دوپٹہ کھینچا اور دور تک نظر دوڑائی مگر باہر کوئی نہیں تھا۔اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"باہر کوئی نہیں ہے تو آواز کس کی تھی؟"وہ سہمی سہمی صحن میں نظر دوڑانے لگی۔ موسم میں حبس تھا۔درختوں کے پتوں میں معمولی لرزش تک نہ تھی۔یہ ہوا کا کیسا جھونکا تھا جس نے حجاب کو ہلا کر رکھ دیا۔اس احساس نے حجاب کو خوفزدہ کر دیا۔

آج چاند کی چودھویں رات تھی۔چاندنی کی ٹھنڈی ٹھنڈی روشنی نے رات کی سیاہی کو کم کر دیا تھا صحن میں سکوت چھایا تھا حجاب اندر جانے لگی تو صحن میں بکھرے خشک پتوں پر کسی کے قدموں کی چاپ نے اس کے قدم روک دیئے

ایک پل میں وہ کسی کے اپنے قریب ہونے کے احساس سے کانپ کے رہ گئی۔وہ بے ساختہ چیخ اٹھی جس کے ساتھ ہی اس کے قدموں کے پاس سے کوئی پرندہ پھر پھڑ پھڑانے کی آواز پر حجاب کی نظریں چھت تک چلی گئیں۔اس کا سپاٹ چہرہ خوف سے فق ہو گیا۔

چھت کی منڈیر کے قریب سفید کپڑوں میں ملبوس کوئی کھڑا تھا جسے دیکھ کر حجاب کو اپنا خواب یاد آ گیا۔وہی سراپا،وہی قد و قامت،ویسے ہی کندھوں تک لیے بال، چاند کی چودھویں میں چمکتا ہوا چہرہ۔یہ ویسا ہی نوجوان تھا جو حجاب کو خواب میں بار بار کسی مزار میں مست دکھائی دیتا تھا۔حجاب جب بھی اس کی طرف دیکھتی تھی وہ اپنی آنکھیں جھپکنا بھول جاتی تھی۔وہ ساحر اسے ایسی اپنی کسی جادوئی قوت میں جکڑ لیتا تھا۔ثانیہ کے باہر آنے پر وہ نوجوان غائب ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"حجاب! تم اوپر کیا دیکھ رہی ہو؟" تانیہ کی آواز پر حجاب چونک پڑی۔ ثانیہ نے اس کا پسینے سے تر چہرہ دیکھا تو اسے کھینچتی ہوئی اندر لے گئی۔ وہ گھبرائی ہوئی تحریم کے پاس بیٹھ گئی۔

"حجاب باہر کون تھا؟ تحریم نے پوچھا

"با۔۔۔ باہر....." حجاب کے منہ سے اٹک اٹک کے الفاظ نکلے۔

"ہاں! باہر دستک ہوئی تھی تو کون تھا۔"

"کوئی نہیں تھا۔" یہ کہہ کر حجاب پانی لینے فریج کی طرف بڑھی۔

ثانیہ سمٹ کے تحریم کے پاس بیٹھ گئی۔ "اماں اور ابا کب آئیں گے، مجھے تو بہت ڈر لگ رہا ہے۔ پتہ نہیں باہر کون تھا۔ حجاب کے دروازہ کھولنے پر کہیں چھپ نہ گیا ہو۔"

تحریم نے اسے اپنے شانے سے لگا لیا۔

"خدا ہمارے ساتھ ہے کچھ نہیں ہو گا"

آدھے گھنٹے کے بعد صباحت نے بیٹیوں سے خفگی کا اظہار کیا اور کھانا گرم کرنے لگی ۔صباحت نے کھانا میز پر لگا دیا۔ ثانیہ اور تحریم جلدی سے کرسیوں پر بیٹھ گئیں

"حجاب کہاں ہے؟" احسان الحق نے پوچھا۔

"وہ اپنے کمرے میں ہے، میں نے اسے کھانے کا کہا تو کہنے لگی کہ دل نہیں چاہ رہا۔" ثانیہ نے کہا

"ایسے ہی دل نہیں چاہ رہا میں اسے لے کر آتا ہوں" احسان الحق حجاب کے کمرے میں گئے۔ حجاب اپنے بستر پر نیم دراز تھی۔ باپ کی آواز سن کر وہ اپنا دوپٹہ درست کرتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا بات ہے بیٹی! آپ کھانا کیوں نہیں کھا رہیں۔ آپ کو پتہ ہے گیارہ بج رہے ہیں۔ آپ تینوں بہنوں کو کھانا کھا لینا چاہیے تھا آپ کو ہمارا انتظار نہیں کرنا چاہیے

تھا۔"احسان الحق نے حجاب کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا، وہ بخار میں تپ رہی تھی۔

"صباحت"احسان الحق نے پریشانی میں صباحت کو بلایا صباحت نے حجاب کو اس طرح بخار میں دیکھا تو اس کی بھوک اڑ گئی۔

"میری بچی! میں تو تمہیں ٹھیک چھوڑ گئی تھی یہ اچانک تمہیں کیا ہو گیا؟"

احسان الحق ڈاکٹر کو لینے چلے گئے۔ تیز بخار میں حجاب کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔ ہونٹوں پر پپڑیاں جم گئیں۔ آنکھوں میں غنودگی کا خمار تھا۔ڈاکٹر نے حجاب کو میڈیسن لکھ کے دی اور انجکشن لگا دیا جس کے بعد وہ سو گئی۔

"صباحت! ڈاکٹر صاحب کے لئے چائے بنا دو۔"احسان الحق نے ڈاکٹر صاحب کے ساتھ دوسرے کمرے میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں! آپ چائے کا تکلف نہ کریں۔

"ڈاکٹر صاحب! حجاب کا بخار...." احسان الحق ابھی اپنی بات نہ کر پائے تھے کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ حجاب کو صرف بخار ہے اور کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جلدی آرام آجائے گا۔ لیکن ڈاکٹر ہونے کے ناطے آپ کو ایک بات سمجھانا چاہوں گا۔ حجاب کا نہ تو گلہ خراب ہے اور نہ ہی کوئی فنریکل پرابلم ہے اور ایسے بخار کی وجہ فرسٹریشن یا خوف ہو سکتا ہے اپنی مصروفیت سے تھوڑا وقت نکال کر اپنی بیٹیوں سے چھوٹے چھوٹے مسائل شیئر کیا کریں۔ اب مجھے اجازت دیں۔" یہ کہہ کر ڈاکٹر صاحب چلے گئے۔

اپنی تینوں بیٹیوں میں تو احسان الحق کی جان تھی۔ دونوں میاں بیوی رات بھر حجاب کے پاس بیٹھے رہے۔ صبح حجاب اس طرح فریش تھی کہ اسے گماں تک نہ تھا کہ اسے رات بھر بخار تھا۔ بیٹی کو تندرست دیکھ کر احسان الحق کے چہرے پر بشاشت دوڑ گئی۔

"اس فرائیڈے کو اپنی بیٹیوں کو پکنک کے لئے لے جاؤں گا۔"

www.novelsclubb.com

"اس فرائیڈے کو تو آپ کہہ رہے تھے کہ ہم نے نئے گھر شفٹ ہونا ہے" ثانیہ نے کہا۔

"نئے گھر کی شفٹنگ کا پروگرام پندرہ روز بعد ہے۔ احسان الحق نے کہا تو تحریم نے بڑا سا نعرہ لگایا۔

"اس فرائیڈے کو ہمارا پکنک کا پروگرام پکا ہے" احسان الحق نے مسکراتے ہوئے تحریم کے بولوں کو سہلایا۔

سوموار کے دن حسب معمول حجاب کالج اور دونوں بہنیں تحریم اور ثانی سکول چلی گئیں۔ صباحت گھر کے کام کاج میں مشغول ہو گئی۔ اس نے ملازمہ کے ساتھ مل کر گھر کا کام ختم کیا اور پھر کسی سے موبائل پر بات کرنے لگی۔

"جی میں صباحت بول رہی ہوں۔ مجھے باجی بختاور سے ملنا ہے ٹھیک ہے ٹھیک ہے! میں ایک بجے کے قریب آجاؤں گی۔" یہ کہہ کر صباحت نے فون بند کر دیا۔

وہ ایک بجے کے قریب رکشہ میں بیٹھ کر ایک عالیشان کوٹھی میں چلی گئی۔ ملازمہ نے اس سے اس کا نام پوچھا پھر صباحت کو مہمان خانے میں بیٹھنے کے لئے کہا۔ صباحت مہمان خانے میں بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ایک لڑکی ٹی ٹرالی میں چائے اور ساتھ میں دوسرے لوازمات لے کر صباحت کے قریب آئی۔

"اس تکلف کی کیا ضرورت تھی۔ مجھے تو بس باجی بختاور سے ملنا ہے۔" صباحت نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔

"باجی بختاور آرہی ہیں۔" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لڑکی چائے اور دوسرے لوازمات رکھ کر چلی گئی۔ تھوڑی دیر میں فربہ جسم کی ایک قد آور عورت مہمان خانے میں داخل ہوئی۔ گندمی رنگت پر تیکھے نین نقوش اور بڑی بڑی آنکھوں والی خوبصورت عورت تھی۔

"آپ" صباحت کچھ کہنے لگی تو وہ عورت پہلے ہی بول پڑی۔

"میں ہی بختاور ہوں۔"اس کے پہناوے میں عاملہ والی کوئی بات نہیں تھی مگر اس کی آنکھوں میں نورانیت تھی۔اس نے نہایت اخلاق سے کہا۔

"آپ چائے کیوں نہیں لے رہیں۔

"آپ نے ویسے ہی اتنا تکلف کیا۔آپ سے ملاقات ہو گئی میرے لیئے یہہ بہت ہے۔"صباحت نے کہا پھر اس نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔

"آپ پریشان نہ ہوں۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔"بی بی بختاور نے کہا۔

میں بڑی امید لے کر آپ کے پاس آئی ہوں آپکا نام بہت سنا ہے کہ آپ نے روحانی علوم کے ذریعے بہت سے لوگوں کے مسائل حل کئے ہیں۔"صباحت نے نہایت عاجزانہ انداز میں کہا،

www.novelsclubb.com

بی بی بختاور نے کیک کی پلیٹ صباحت کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"بظاہر تو آپ کا مسئلہ چھوٹا سا ہے لیکن اصل معاملے کی تہہ تک میں تب پہنچوں گی جب آپ کے گھر آؤں گی۔ میرے خیال میں جمعہ کا دن ٹھیک رہے گا۔ باقی دنوں میں میرے پاس وقت نہیں ہو گا۔"

ایک لمحہ کے لئے صباحت نے بیٹیوں کے ساتھ بنائے گئے پرو گرام کے بارے میں سوچا پھر اس خیال کو جھٹکتے ہوئے اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے، میں جمعہ کو آپ کا انتظار کروں گی۔"

"میں جمعہ کو چار بجے تک پہنچ جاؤں گی۔" بی بی بختاور نے کہا۔

صباحت گھر آئی تو تقریبا ایک بج چکا تھا۔ اس نے کھانا بنانا شروع کیا اور دو بجے تک اس نے اپنا کام ختم کر لیا۔ بی بی بختاور سے ملنے کے بعد وہ کافی مطمئن ہو گئی تھی۔ گھر کی شفٹنگ کے پرو گرام میں تبدیلی کی وجہ سے صباحت کو کافی مشکل ہوئی، ضرورت کی اشیاء کی پیکینگ دوبارہ کھولنی پڑی۔ کپڑے وارڈروب میں دوبارہ سیٹ کرنے پڑے۔ حجاب تحریم اور کو سب بہت برا لگ رہا تھا۔

ثانیہ نے تو اپنے ڈریسنگ ٹیبل کی چیزیں سیٹ کرتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی۔

"یہ کیا بات ہوئی، پہلے ساری چیزیں پیک کرو اور پھر دوبارہ سیٹ کرو"

حجاب نے اپنے کپڑے ہینگ کرتے ہوئے ترچھی نظر سے ثانیہ کی طرف دیکھا۔

"ثاشلنیہ ہمارا کوئی عمل بھی خدا کی مرضی کے بغیر نہیں ہوتا اور خدا کو منظور نہیں تھا کہ ہم ابھی شفٹ ہوں۔"

"حجاب تم ابھی تک اس موٹو کو نہیں سمجھی اسے تکلیف اس بات کی ہے کہ اسے کام کرنا پڑ رہا ہے۔"

تحریم کی اس بات پر ثانی شیرنی کی طرح چنگھاڑتی ہوئی اس کے پیچھے بھاگی مگر اسی دوران صباحت کمرے میں داخل ہوئی تحریم نے خود کو صباحت کے پیچھے چھپا لیا

صباحت نے ثانی کو گھورا

"ثانی کوئی اپنی بہن کو اس طرح مارتا ہے۔"

"اماں اس نے مجھے موٹو کہا" ثانیہ گلوگیر لہجے میں بولی۔صباحت نے تحریم کو کان سے پکڑ کر سامنے کھڑا کیا

"اگر آئندہ تم نے اسے موٹو کہا تو پٹو گی مجھ سے،اپنے جھگڑے چھوڑو مجھے تم تینوں سے بات کرنی ہے۔"صباحت کے کہنے پر تینوں اس کے قریب بیٹھ گئیں۔

"میں چند ماہ سے اپنے گھر میں عجیب عجیب سے واقعات ہوتے دیکھ رہی ہوں۔ ایک عجیب سا خوف ہے۔جو میرے من میں پھن پھیلائے بیٹھا ہے۔ہو سکتا ہے کہ جو میں سوچ رہی ہوں وہ سب میرا وہم ہو۔میں نئے گھر میں شفٹ کرنے سے پہلے اپنا وہم دور کرنا چاہتی ہوں۔اس لئے میں نے بی بی بختاور کو بلایا ہے۔"

"اماں۔آپ کو جو بھی وہم یا خوف ہے وہ اس گھر سے منسلک ہے نا۔جب ہم یہ گھر ہی بدل لیں گے تو آپ کا خوف بھی ختم ہو جائے گا۔"حجاب نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن..."

"لیکن کیا۔" حجاب نے کہا۔

"میں چاہتی ہوں کہ بی بی بختاور سے تمہارے لئے تعویذ لے لوں۔' صباحت نے پیار سے حجاب کی طرف دیکھا۔

حجاب صباحت کی بات سے اچانک پریشان ہو گئی۔

"بی بی بختاور کون ہے؟" تحریم نے پوچھا۔

"وہ ایک عاملہ ہیں۔ خداوند کریم نے ان کے من میں روحانیت کے نورانی علم کے دیئے جلائے ہیں۔ اپنی سمجھ بوجھ سے وہ بڑے سے بڑا مسئلہ حل کر لیتی ہیں عجیب سحر انگیز شخصیت کی مالک ہیں۔

"ان کی فیملی...." حجاب نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"لوگوں میں خوشیاں بانٹنے والے اکثر خود خوشیوں سے محروم ہوتے ہیں۔ تین سال پہلے خاوند کا انتقال ہو گیا۔اولاد بھی نہیں ہے۔اتنی بڑی کوٹھی میں اکیلی رہتی ہیں۔وہ جمعہ والے دن ہمارے گھر آئیں گی۔"

"مگر"تینوں بہنیں یکجا بولیں۔

"اگر مگر کچھ نہیں، میں وعدہ کرتی ہوں کہ اگلے فرائیڈے کو تمہارا پکنک کا پروگرام پکا ہے۔"صباحت نے کہا تو ثانیہ نے ٹھنڈی آہ بھری اور کشن منہ پر ڈال کر دھڑام سے لیٹ گئی

تحریم نے مسکراتے ہوئے حجاب کی طرف دیکھا۔

"لگتا ہے کہ ثانیہ کو بہت بڑا شاک لگا ہے۔"

حجاب نے جیسے تحریم کی بات سنی ہی نہیں۔وہ سنجیدگی سے کچھ اور سوچ رہی تھی تحریم نے اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہرا دیا۔

''حجاب صاحبہ! آپ کہاں گم ہیں؟''

"مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا کہ بی بی بختاور اس طرح ہمارے گھر آئیں گی۔'' حجاب کو اس طرح سنجیدہ دیکھ کر تحریم نے اسے سمجھایا۔

''تم خود تو کہتی ہو کہ تمہیں بہت ڈر لگتا ہے۔ تمہارے لئے ان سے کوئی تعویذ لے لیں گے۔ چلو چھوڑو ان باتوں کو ٹی وی دیکھتے ہیں۔" تحریم نے ہاتھ میں ٹی وی کا ریموٹ لے لیا۔

حجاب کو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اسے بی بی بختاور کے آنے پر کیوں اعتراض ہے۔ یہ اس کے ساتھ اکثر ہونے لگا تھا کہ اچانک سے اس کی پسند بدل جاتی تھی۔ کبھی کبھی تو اس کے رویہ میں بھی تبدیلی آجاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

صباحت نے احسان الحق سے بھی بی بی بختاور کے بارے میں بات کرلی۔ جمعہ کو دوپہر کے کھانے پر صباحت نے بیٹیوں کی فرمائش پر بریانی پکائی۔ کھانے کے وقت احسان الحق بار بار ثانیہ کے چہرے کی طرف دیکھتے رہے جو غصے سے پھولا ہوا تھا۔

"صباحت بیگم سن لوا گر اگلے فرائیڈے کو تم نے ہمارا پکنک کا پرو گرام خراب کیا تو ہم تمہیں چھوڑ کے چلے جائیں گے"

"میں نے تو خود ان سے وعدہ کیا ہے کہ اگلی مرتبہ میں ان کی پکنک کا پرو گرام خراب نہیں کروں گی۔"

صباحت نے اپنی تینوں بیٹیوں پر ایک نظر ڈالی۔

"چلو اپنے پاپا کو مسکرا کے دکھاؤ۔" احسان الحق نے ثانیہ سے کہا۔

ثانیہ نے لاڈ میں خفیف سا مسکرا کے کھانا کھانا شروع کر دیا۔ کھانے کے بعد وہ اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں۔

"آج حجاب کو کیا ہوا وہ تو دوپہر کو ہمارے ساتھ کمرے میں سوتی ہے۔ اپنے کمرے میں کیوں چلی گئی"

www.novelsclubb.com

"اب تو وہ رات کو بھی ہمارے ساتھ ہی سوتی ہے شاید تنہا رہنے کو دل چاہ رہا ہو۔ اماں نے سختی سے کہا ہے کہ اسے اپنے پاس ہی سلانا اسے تنہا نہیں رہنے دینا" تحریم نے کہا۔ثانیہ نے اپنا کڑھائی کا فریم قالین پر رکھا۔

"ٹھہرو میں اسے بلا لاتی ہوں" ثانیہ حجاب کے کمرے کے قریب گئی تو دروازہ بند تھا اس نے دروازے کو ہاتھ لگایا تو اندر سے حجاب کے غصے سے اونچا اونچا بولنے کی آواز پر وہ چونک گئی

"کون سا طوفان آ گیا ہے جو اماں بیگم بختاور کو بلا رہی ہیں۔ کون سے پراسرار واقعات ہوئے ہیں کچھ بھی تو نہیں ہوا۔" اس کے ساتھ ہی شیشہ ٹوٹنے کی آواز آئی جیسے حجاب نے شیشے پر کوئی چیز دے ماری ہو۔

www.novelsclubb.com

ثانیہ بوکھلائی، گھبرائی حجاب کے کمرے میں داخل ہوئی تو حجاب شیشے کے پاس خاموشی سے کھڑی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

ڈریسنگ ٹیبل کا شیشہ جوں کا توں اپنی جگہ پر موجود تھا

حجاب ثانیہ کے قریب آئی "کیا بات ہے؟اس قدر گھبرائی ہوئی کیوں ہو"

"ک.....کمرے سے کسی شیشے کی چیز کے ٹوٹنے کی آواز آئی تھی، کیا ٹوٹا ہے؟"۔

حجاب نے تحمل سے کہا۔"کمرے میں تو کچھ بھی نہیں ٹوٹا"

حجاب نے اسے بازو سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھالیا۔ثانیہ تیز نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔

"تم اونچی آواز میں کچھ بول رہی تھیں۔"

www.novelsclubb.com

"کیا.....؟"

کیا تمہیں نہیں پتہ تم کیا بول رہی تھیں"

"میں تو آئینے کے سامنے کھڑی کچھ سوچ رہی تھی۔"

"کیا سوچ رہی تھی"

"اپنے خواب میں نظر آنے والے اس نوجوان کے بارے میں سوچ رہی تھی جس کا تصور پرچھائی کی طرح میرے ساتھ رہتا ہے۔"

حجاب کی بات سن کر ثانیہ خوفزدہ ہو گئی۔اس نے حجاب سے کوئی اور سوال پوچھنا، مناسب نہ سمجھا بلکہ اس کا اپنا ذہن کئی سوالوں میں الجھ گیا۔وہ حجاب سے بس اتنا کہہ پائی۔

"اماں نے کہا تھا کہ تم اس طرح اپنے کمرے میں اکیلی نہ بیٹھا کرو۔میرے اور تحریم کے کمرے میں ہی رہا کرو۔"

حجاب نے اپنی کتابیں اٹھائیں اور ثانیہ کے ساتھ چلی گئی تحریم سو گئی حجاب کی بھی کتاب پڑھتے پڑھتے آنکھ لگ گئی۔ثانیہ اپنی قمیص پر کڑھائی کرتی رہی کچھ دیر بعد اسے صباحت نے بلایا۔اس نے اپنی فریم میں لگی قمیض شاپر میں ڈالی۔ثانیہ صباحت کے پاس گئی تو صباحت جلدی جلدی میں ٹی سیٹ نکال رہی تھی...

"اماں....." ثانیہ صباحت کو کچھ بتانا چاہتی تھی لیکن صباحت تیزی سے بولی۔

"اندر ڈرائنگ روم میں بیگم بختاور بیٹھی ہیں۔ تم ایسا کرو کہ یہ برتن سلیقے سے ٹی ٹرالی میں جوڑ دو اور فریج سے کباب نکال کر فرائی کر لو۔ سامنے ڈبے میں پیزا اور بسکٹ پڑے ہیں۔ وہ بھی پلیٹس میں سجا دو۔ میں اندر جا رہی ہوں تم چائے لے آنا "

صباحت کچن سے باہر نکلتے نکلتے ایک بار پھر پلٹی "حجاب اور تحریم کہاں ہیں۔"

"وہ دونوں سو گئی ہیں۔" ثانیہ نے منہ بسورتے ہوئے ایک بار کچن میں پھیلے برتنوں پر نظر ڈالی۔

"کچھ دیر بعد حجاب کو جگا دینا، میں نے اسے بیگم بختاور سے ملوانا ہے۔" یہ کہہ کر صباحت ڈرائنگ روم سے چلی گئی۔

"مجھے آپ کا گھر دیکھنا ہے۔" بیگم بختاور نے صوفہ چھوڑتے ہوئے کہا۔

اس کے ساتھ کوئی اکیس بائیس برس کے لگ بھگ لڑکی تھی وہ دونوں صباحت کے ساتھ انکے گھر کا گشت کرنے لگیں بختاور بیگم نے اپنے پرس میں سے خاکی رنگ کا رومال نکالا۔اس نے رومال میں ایک مٹی کا ٹکڑا اپنی مٹھی میں لے لیا اور ہونٹوں کی تیز جنبش کے ساتھ کچھ پڑھتی ہوئی دھیرے دھیرے قدم اٹھانے لگیں۔صباحت کچھ بات کرنے لگی تو بیگم بختاور کے ساتھ چلنے والی لڑکی جس کا نام فاطمہ تھا نے اسے خاموش رہنے کو کہا۔

"اس وقت میڈم کو آپ کی آواز نہیں سنائی دے گی۔وہ اس ہوا میں موجود عجب الخلقت مخلوق کی آوازیں سننے کی کوشش کر رہی ہیں۔"

وہ اپنے ہاتھ میں مٹی کو اپنی انگلی سے ذرہ ذرہ توڑ رہی تھی۔وہ صباحت سے رستہ نہیں پوچھ رہیں تھی اس کے قدم کسی آواز کی سمت کا تعین کرتے ہوئے بڑھ رہے تھے کسی سروش کے پیچھے پیچھے وہ اس کے کمرے میں جا پہنچی جہاں حجاب اور ے حریم سوئی ہوئی تھیں بیگم بختاور حجاب کے قریب جا کر کھڑی ہو گئیں

www.novelsclubb.com

"یہی حجاب ہے۔"

"جی! یہی میری بڑی بیٹی حجاب ہے اور دوسری جو اس کے ساتھ سو رہی ہے چھوٹی بیٹی تحریم ہے۔"

"ماشاءاللہ بہت پیاری ہے حجاب۔اس کی خوبصورتی ہی اس کے لئے مسئلہ بن گئی ہے۔" بیگم بختاور نے گہری نظروں سے حجاب کی طرف دیکھا۔

"اس کو جگادو" بیگم بختاور نے صباحت سے کہا۔

صباحت نے حجاب کو جگانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ نہیں جاگی تحریم گھبرا کر اٹھ بیٹھی، وہ بھی حجاب کو جگانے لگی لیکن حجاب اس قدر گہری نیند میں تھی کہ اس پر کسی کی آواز کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔ بیگم بختاور نے اپنے ہاتھ میں تھامی ہوئی مٹی سے ایک چٹکی حجاب کی پیشانی سے رگڑی۔ حجاب نے ایک ہی ساعت میں آنکھیں کھول لیں۔اس کی آنکھیں نیم غنودگی کی حالت میں

سرخ ہو رہی تھیں۔وہ بیگم بختاور کی طرف اجنبی سی نظروں سے دیکھتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔

"حجاب کا کمرہ کون سا ہے۔" بیگم بختاور نے صباحت سے پوچھا۔

صباحت انہیں حجاب کے کمرے میں لے گئیں۔بیگم بختاور نے کمرے کے چاروں طرف نظر دوڑائی۔

"آپ کو کس طرح کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔"

"جس طرح کوئی ڈریسنگ ٹیبل کی دراز زور زور سے بند کرتا اور کھولتا ہو۔"

بیگم بختاور ڈریسینگ ٹیبل کے قریب بیٹھ گئیں۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کے درازوں میں کچھ ڈھونڈنے لگیں۔انہیں دراز سے حجاب کی نیلم کی انگوٹھی ملی۔اس نے وہ انگوٹھی صباحت کو دکھائی۔

"میں یہ انگوٹھی لے جانا چاہتی ہوں۔ مجھے اس کی مدد سے کچھ دیکھنا ہے، بعد میں واپس کر دوں گی۔"

بیگم بختاور نے سارے گھر کا جائزہ لینے کے بعد کھجور کا درخت بھی دیکھا جس کے بارے میں لوگوں نے پراسرار قسم کی باتیں پھیلا رکھی تھیں۔ صباحت تجسس بھرے انداز میں بار بار بیگم بختاور کی طرف دیکھتی لیکن بیگم بختاور نے کوئی بات نہیں کی۔ جب انہوں نے جانے کی اجازت مانگی تو بس اتنا کہا۔

"بات اتنی چھوٹی نہیں ہے۔ جتنی ہم سمجھ رہے تھے۔ کل میں آپ سے فون پر تفصیلاً بات کروں گی۔" یہ کہہ کر وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ گئیں۔

بیگم بختاور کی باتوں نے صباحت کو رات بھر سونے نہ دیا۔ عجیب عجیب وسوسے اس کا دل دہلاتے رہے۔ رات کھانے پر صباحت کو خلاف توقع خاموش دیکھ کر احسان الحق نے پوچھا۔

"بھئی کیا باتیں ہوئی بیگم بختاور سے"

"کوئی بات نہیں ہو سکی۔یہی تو پریشانی ہے۔"

"بیگم خیال کرنا،وہ عجیب پراسرار قسم کی شخصیت ہیں۔لوگوں نے انکی ذات سے بہت خوفناک باتیں منسوب کر رکھی ہیں۔کہتے ہیں لوگوں کے گھمبیر مسائل حل کرنے کے لئے وہ جنات کا استعمال کرتی ہیں۔"

"جنات...."ثانیہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔

"ہاں جنات... جنہیں خاص علوم کے ذریعے انہوں نے اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ روحانیت کی بلندی تک پہنچنے میں اس کا پورا خاندان ختم ہو گیا۔ایک عاملہ کے روپ میں انہیں تنہائی کا تحفہ ملا ہے۔"احسان الحق نے پانی کے جگ کی طرف ہاتھ بڑھایا تو صباحت ان کی طرف حیران کن نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"جس وقت میں نے بیگم بختاور کا ذکر کیا تو آپ نے لاعلمی کا اظہار کیا تھا جبکہ آپ اس کے بارے میں اتنا کچھ جانتے ہیں۔"

''بیگم ہر بات کا ایک وقت ہوتا ہے۔ جس وقت تم نے بیگم بختاور کی بات کی، اس وقت میں سب بتانے کا وقت نہیں تھا۔ مجھے بختاور بی بی کی شخصیت پر کوئی شک نہیں ہے۔ وہ پہنچی ہوئی عاملہ ہیں۔ مجھے اپنے گھر میں ایسا کچھ نظر نہیں آتا کہ تمہیں بی بی کو گھر بلانا پڑا ہے''

''میں نے جو کچھ کیا ہے، سوچ سمجھ کے کیا ہے۔ یہ کہہ کر صباحت نے گفتگو کا موضوع بدل دیا۔

دوپہر ایک بجے صباحت کچن میں مصروف تھی بختاور بیگم کا فون آیا صباحت نے چولہا بند کر دیا اور فون لے کر بیٹھ گئی۔

''آپ اتنی جلدی چلی گئیں، آپ نے تو ہمیں کسی خاطر کا موقع نہیں دیا" صباحت نے بختاور بی بی سے کہا

"میں اس قسم کے مسئلوں میں کسی کے گھر کچھ نہیں کھاتی خیر تمہارے لیئے اچھی خبر نہیں ہے"

"کیسی خبر..." صباحت کی سانس پھول گئی۔

تل "تمہارے گھر کے نزدیک جو کھجور کا درخت ہے اس پر ایک نوجوان آسیب کا سایہ ہے وہ درخت اس کی آماجگاہ ہے حجاب کی انگوٹھی کے نیلم میں اسکا لمس ہے وہ جب حجاب کے آس پاس ہوتا ہے تو اس کی سانسوں سے بھی قریب ہوتا ہے جب حجاب سوتی ہے تو اسکے لاشعور میں جا کر روحانی طور پر اس سے ملتا ہے ان کی اس قربت سے ان کے بیچ بے نام سا اک ربط بن گیا ہے حجاب اسے نہیں جانتی مگر حجاب کے احساسات میں وہ کہیں نہ کہیں ہوتا ہے۔" یہ سن کر صباحت کے تو ہوش اڑ گئے۔

"بختاور بی بی آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو وہ میری بیٹی سے کیا چاہتا ہے۔"

"اس کا کیا مقصد ہے یہ تو میں نہیں جانتی لیکن جہاں تک میرے گیان کا علم ہے۔ وہ آسیب حجاب کے حسن کا اسیر ہو گیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

بختاور بی بی کی بات سن کے صباحت پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ بختاور بی بی نے اسے حوصلہ دیا۔

"آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سب سنبھال لوں گی۔ بس مجھے یہ پتہ لگانا ہے کہ وہ آسیب جنات کے کس گروہ سے تعلق رکھتا ہے، وہ کس قدر طاقتور ہے۔ یہ سب جاننے کے بعد ہی میں کچھ کروں گی۔ آپ ایک بات کا دھیان رکھنا حجاب کو ان باتوں کا علم نہ ہو۔"

یہ کہہ کر بختاور بی بی نے فون بند کر دیا۔

صباحت اپنا پسینے سے بھرا چہرہ صاف کرتے ہوئے کچن میں چلی گئی۔ اسے عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جیسے کسی نے اس کا دل بھینچ کے رکھ دیا ہو۔ اس نے کچن کا کام بہ مشکل کیا۔ دوپہر کو کھانے کے بعد جب ثانیہ حجاب

اور تحریم اپنے کمرے میں چلی گئی تو صباحت نے احسان الحق سے بختاور بی بی سے ہونے والی گفتگو کا تذکرہ کیا۔

احسان الحق تپ کر صباحت پر برس پڑے۔

"میں نے تمہیں اس لئے منع کیا تھا کہ ان عاملوں کے چکر میں مت پڑو۔ بے شک بختاور بی بی کی قابلیت کا اعتراف ہے مجھے لیکن یہ لوگ، لوگوں کو اس طرح کے چکروں میں ڈال کر خواہ خواہ پریشان کرتے ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ اس طرح کے کیس ہوتے ہیں، لوگ تنگ آ کر عاملوں کے پاس جاتے ہیں لیکن ہمیں تو کوئی تنگ نہیں کرتا۔ میری بیٹی حجاب بالکل ٹھیک ہے۔ کوئی ضرورت نہیں ہے دوبارہ بختاور بی بی سے ملنے کی"

www.novelsclubb.com

احسان الحق کو غصے میں دیکھ کر صباحت خاموش ہو گئی لیکن احسان الحق سے بات کر کے اس کے دل کا بوجھ مزید بڑھ گیا رات کو اس نے مناسب موقع دیکھ کر احسان الحق سے بات کی۔

"آپ کی بات اپنی جگہ درست ہے لیکن میں ایک ماں ہوں، ماں کا دل بچوں کے سینوں میں دھڑکتا ہے بچوں کا دل گھبرائے تو ماں کا دل بیٹھ جاتا ہے۔ اگر آپ مجھے حجاب کے علاج سے روکیں گے تو میری پریشانی بڑھ جائے گی میں حجاب کے ساتھ زیادہ وقت گزارتی ہوں بختاور بی بی کی باتوں میں مجھے سچائی نظر آرہی ہے"

"لیکن میری بیٹی کو کوئی نقصان نہیں پہنچنا چاہیئے اگر میں کوئی ایسی بات محسوس کروں گا تو تمہاری ایک نہیں سنی"

"آپ بے فکر رہیں۔ بختاور بی بی ایسی عاملہ نہیں ہے جو اس طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرے۔ ان کے علاج کا طریقہ علیحدہ ہے۔ بس آپ وہم نہ کریں۔"

صباحت نے احسان الحق کو قائل کر لیا۔ اس نے حجاب کی ہر حرکت پر نظر رکھنا شروع کر دی۔ اگلے روز صباحت نے بختاور بی بی کو فون کیا جو خبر اسے ملی اس سے وہ لرز کر رہ گئی۔

فون پر فاطمہ نے بتایا کہ بختاور بی بی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور وہ ہسپتال میں زندگی اور

موت کی کشمکش میں ہیں۔ خبر سنتے ہی صباحت ہسپتال پہنچی تو بختاور بی بی اپنے آخری سفر پر روانہ ہو چکی تھیں۔ اس حادثے کے بعد صباحت ٹوٹ کے رہ گئی مگر احسان الحق کی باتوں سے اسے ڈھارس ملی۔

"ہم خدا کی مرضی کے آگے کیا کر سکتے ہیں۔ بختاور بی بی کیا، سالوں کے منصوبے بنانے والے لوگ ایک ساعت میں لقمہ اجل ہو جاتے ہیں۔ بختاور بی بی کے نصیب میں بس اتنا ہی وقت تھا، رہی بات ہماری حجاب کی، تو تم سن لو۔ میں کل بھی بھی اس حق میں نہیں تھا کہ حجاب کا علاج کرایا جائے اور آئندہ بھی تم نے اس معاملے کو لے کر کسی پیر کے پاس نہیں جانا۔ ہماری حجاب پر کوئی سایہ نہیں ہے اگر تمہیں وہم ہے تو میں خود فجر کی نماز کے بعد قرآن پاک کی سورۃ بقرہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے وہ پانی گھر کے کونوں پر چھڑک دیا کروں گا۔"

www.novelsclubb.com

بختاور بی بی کی وفات کے بعد صباحت کے گھر میں ہونے والے پراسرار واقعات ایکدم سے ختم ہو گئے۔ حجاب کو وہ ڈراؤنا خواب بھی آنا بند ہو گیا اور وہ خوبصورت کبوتر جسے حجاب روزانہ دانہ ڈالتی تھی، جیسے اس سے روٹھ گیا۔ وہ کبھی بھی نہیں آیا۔ صباحت بھی خوش اور مطمئن رہنے لگی۔ اب اس کا سارا دھیان اس طرف تھا کہ نیا گھر کیسے ڈیکوریٹ کرنا ہے۔ نئے گھر میں شفٹ ہونے میں اب دس دن رہ گئے تھے۔ ان دس دنوں میں حجاب، ثانیہ اور تحریم نے مل کر صباحت کے لیئے نئے گھر کی بہت ساری شاپنگ کی احسان الحق کا بھی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا ان کا اپنے گھر کا خواب، جو وہ کتنے سالوں سے دیکھ رہت تھے پورا ہونے جا رہا تھا شفٹ ہونے سے دو دن پہلے احسان الحق نے پورے گھر میں نت نئے ڈیزائنز کے پردے لگوائے۔ دوسری بھی کئی چیزوں میں انہوں نے ضرورت کے حساب سے تبدیلیاں کیں۔ اس روز احسان الحق کے جسم کا رواں رواں خوشی میں چور تھا، آنکھوں میں زندہ دلی کے ستارے جگمگا اٹھے تھے۔ آج وہ اپنی فیملی کے ساتھ نئے

www.novelsclubb.com

گھر میں شفٹ ہو گئے تھے۔گھر میں فرنیچر کی سیلنگ انہوں نے ایک روز پہلے ہی کر دی تھی۔صباحت احسان الحق کے پاس آئی وہ پھولوں سے بھری کیاری کے قریب کھڑے تھے۔صباحت نے ان کے شانے پر تھپکی دی۔

"آپ کن خیالوں میں گم ہیں۔"احسان الحق نے مسکراتے ہوئے صباحت کی طرف دیکھا۔

"آج میں بہت خوش ہوں، لگتا ہے وقت دس سال پیچھے چلا گیا ہے۔اپنے ارمان پورے ہونے کے بعد من میں زندگی جاگ اٹھی ہے۔"

اسی دوران ثانیہ، حجاب اور تحریم دوڑتی ہوئی باپ کے بازوؤں سے لپٹ گئیں۔

"ابو ہمارا گھر بہت خوبصورت ہے۔"

احسان الحق نے اپنی بیٹیوں کو اپنے بازوؤں کے ہالے میں لے لیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ گھر ہمیشہ محبت کی چاندنی سے روشن رہے گا۔" پھر احسان الحق نے آسماں کی طرف دیکھا۔

"اے۔ میرے رب اس گھر کی خوشیوں کو ہمیشہ قائم رکھنا۔ میری بیٹیوں کے چہروں کی مسکراہٹ میرے جیون کا سکون ہے۔ میری بیٹیاں ہمیشہ یونہی مسکراتی رہیں۔"

نیا گھر پرانے گھر کی نسبت کافی بڑا تھا۔ جدید تعمیراتی انداز کی قیمتی اشیاء نہیں تھیں۔ یہ گھر پرانے انداز کا بنا ہوا تھا۔ لیکن انتہائی خوبصورت، کشادہ اور ہوادار تھا۔ گھر میں پانچ کمرے تھے جن میں ایک مہمان خانہ تھا۔ گھر کا سب سے خوبصورت حصہ طرح طرح کے پودوں سے بھرا لان تھا، جو گیراج کے ساتھ ہی تھا۔ مہمان خانہ اس لان کے ساتھ ہی تھا۔ حجاب کو پودوں کا سب سے زیادہ شوق تھا۔ اس نے احسان الحق سے کہہ کر پودوں کے اوپر سبز کپڑے کی چھت کی بنوادی۔ تینوں بہنوں کو الگ الگ کمرے مل گئے۔ غروب آفتاب کا وقت تھا۔ ہر سو سورج کی

www.novelsclubb.com

سرخی مائل دھیمی دھیمی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ حجاب لان میں رسالہ لئے بیٹھی تھی۔ مغرب کی اذان کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو اس نے جلدی سے سر پر دوپٹہ لے لیا

"حجاب کہاں ہو بیٹا" صباحت اسے ڈھونڈتہ ہوئی لان میں آگئی حجاب نے مسکراتے ہوئی ماں کی طرف دیکھا صباحت گھاس پر اسکے پاس بیٹھ گئی

"یوں اکیلی نہ بیٹھا کرو، وقت بھی دیکھو کیسا ہے"

حجاب نے ایک لمبی سانس کھینچی۔ "امی سارے وقت خدا کے ہوتے ہیں۔ کچھ نہیں ہوتا"

"بیٹا کبھی کبھی بڑوں کی بات مان لیتے ہیں۔"

صباحت کی اس بات پر حجاب نے نکا ہاتھ پکڑ لیا

www.novelsclubb.com

"آپ کا حکم تو سر آنکھوں پر، مجھے ویسے ہی تنہائی میں بیٹھنا اچھا لگتا ہے۔امی ایک عجیب سا احساس ہے.....مجھے وہ احساس لفظوں میں بیان کرنا مشکل لگتا ہے۔"

"کیا احساس؟" صباحت نے پوچھا۔

"میں جب بھی تنہا ہوتی ہوں تو یوں لگتا ہے جیسے کوئی میرے ساتھ ہے، میرے بہت قریب... لیکن جب یہ بات سوچتی ہوں جو اکثر کتابوں میں پڑھا ہے کہ جب بھی ہم تنہا ہوتے ہیں، ان لمحوں میں ہم اپنے آپ سے ملتے ہیں اور اپنے کسی کے قریب ہونے کا احساس ہماری اپنی ہی ذات کا کوئی روپ ہوتا ہے، جو ہم سے کلام کرنا چاہتا ہے۔میرا بھی اپنے قریب کسی کو محسوس کرنا میرا وہم ہی ہو گا۔میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا"

www.novelsclubb.com

حجاب کی بات سن کے صباحت کہیں کھو گئی۔حجاب کے دوبارہ بلانے پر وہ بوکھلاہٹ میں بولی۔

"ہاں۔۔۔تمہارا وہم ہو گا۔اپنی دونوں بہنوں کے ساتھ وقت گزارا کرو مجھے تمہاری فکر ہوتی ہے۔"

"آپ میری فکر نہ کیا کریں"حجاب نے صباحت کی گود میں سر رکھ لیا صباحت حجاب کے بال سہلانے لگی

☆☆☆☆☆☆☆

"بیگم باہر آؤ تھوڑی چہل قدمی کر لیں"رات کے کھانے کے بعد احسان الحق نے صباحت سے کہا اس سے پہلے کہ صباحت جواب دیتی تینوں بیٹیاں دوڑتی ہوئی احسان الحق کے پاس آئیں

"ابو ہم چلتے ہیں آپ کے ساتھ واک کے لئے"

www.novelsclubb.com

کچن سے صباحت نے کہا۔"آپ لوگ چلیں میں کچن کی چیزیں سمیٹ کر آتی ہوں"

احسان الحق بیٹیوں کے ساتھ چہل قدمی کے لئے چلے گئے۔ خنکی بھری ہلکی ہلکی ہوا ہر دور تک پھیلی تھی ان چاروں کے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا۔ارد گرد کی کوٹھیوں کے مقیم کم ہی باہر نکلتے تھے۔

"ابو ہم اس نئے گھر کی خوشی میں عزیز و اقارب کو پارٹی دیتے ہیں بہت مزہ آئے گا۔ ثانیہ نے جھٹ سے اپنے دل کی بات کہہ دی حجاب اسے گھورتی رہ گئی احسان الحق نے مسکراتے ہوئے ثانیہ کے کندھے پر تھپکی دی۔

"کیوں نہیں! ہم نئے گھر کی خوشی میں اچھا سا فنکشن کریں گے سب رشتہ داروں کو بلائیں گے مگر تھوڑا سا کام جو میں کروانا چاہتا ہوں وہ کرلوں چند لائیٹس تبدیل کروانی ہیں اور دروازوں کا رنگ بھی تبدیل کروانا چاہتا ہوں۔اس کے بعد انشاءاللہ فنکشن کریں گے۔ تم تینوں ابھی سے کپڑے سلوانا شروع کردو"

"کون سے کپڑوں کی بات ہو رہی ہے۔" صباحت تیز تیز قدم چلتی ہوئی ان کے ہم قدم ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"بھئی ! ہم نئے گھر کی خوشی میں فنکشن کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔

احسان الحق نے کہا تو صباحت نے ہوا میں ہاتھ لہرا دیا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے، اس فضول خرچی کی۔ بس قرآن پاک کا ختم دلوائیں گے۔ کھانا میں گھر میں پکاؤں گی۔"

تحریم منہ بسور کے بولی۔

"لو جی سارا پروگرام چوپٹ"

"کوئی پروگرام چوپٹ نہیں ہوگا اس بار آپ کی کوئی کنجوسی نہیں چلے گی جیسا میری بیٹیاں چاہتی ہیں۔ وہی ہوگا۔"

صباحت بھی مسکرا دی۔ "ٹھیک ہے اگر آپ سب کی یہی مرضی ہے تو میں منع نہیں کروں گی لیکن پھر بھی کہوں گی کہ سادگی اچھی چیز ہے"

اس بار احسان الحق صباحت کے قریب آ گئے "آپکی انہیں باتوں کی وجہ سے آج ہم اپنا گھر بنانے کے قابل ہوئے ہیں۔"

صباحت نے آسمان کی طرف دیکھا "یہ سب اس پروردگار کا کرم ہے۔خدا ہماری ان خوشیوں کو قائم رکھے"

☆☆☆☆☆☆☆

صباحت حجاب کے دھلی ہوئے کپڑے اس کی وارڈروب میں رکھنے کے لئے اس کے کمرے میں آئی حجاب اپنا جیولری بکس لے کر بیٹھی ہوئی تھی صباحت اس کے کپڑے الماری میں رکھنے لگی

"حجاب اتنی بڑی ہو گئی ہو اپنے کپڑے خود الماری میں رکھا کرو"

حجاب کو جیسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا وہ جیولری بکس میں پاگلوں کی طرح جیسے کچھ ڈھونڈ رہی تھی صباحت نے اسے اس طرح پریشان دیکھا تو پوچھنے لگی

"کیا ڈھونڈ رہی ہو....؟"

حجاب نے بھنویں سیکڑتے ہوئے ماں کی طرف دیکھا۔ ''میری انگوٹھی نہیں مل رہی، اس میں نیلم جڑا تھا۔''

صباحت نے ہونٹوں کو کھینچتے ہوئے دوسری طرف منہ کر لیا۔ وہ من ہی من میں سوچنے لگی۔ "وہ انگوٹھی تمہیں کیسے ملے گی وہ تو میں نے بی بی بختاور کو دے دی تھی۔"

اچانک حجاب کی خوشی سے جھومتی آواز صباحت کے کانوں سے ٹکرائی۔

"مل گئی میری انگوٹھی یہ تو میرے پاؤں کے پاس پڑی تھی شاید جیولری بکس سے گر گئی ہو گی"

صباحت کے پورے جسم میں جھرجھری کی لہر دوڑ گئی "یہ کیسے ہو سکتا ہے"

"یہ انگوٹھی تو بختاور بی بی کے پاس تھی۔ ان کی وفات کے بعد تو نہ میں ان کی کوٹھی گئی اور نہ ہی کوئی اور ان کی کوٹھی سے آیا۔ کہیں وہ آسیب اس گھر میں بھی.....اچا

نک ثانیہ کی آواز پر صباحت خیال سے چونک گئی..... شام کے وقت مطالعہ کے لئے تینوں بہنیں لان میں بیٹھ گئیں۔

حجاب چودھویں جماعت میں تھی۔اس لئے وہ ثانیہ اور تحریم کو خود ہی پڑھا لیتی تھی ثانیہ گیارھویں جماعت میں تھی اور تحریم نویں جماعت کی طالبہ تھی۔تینوں نے ہی آرٹس کے مضامین کا انتخاب کیا تھا ان کا سائنس سبجیکٹ کی طرف رجحان نہیں تھا اس لئے حجاب کو انہیں پڑھانے میں دقت محسوس نہیں ہوتی تھی۔

ثانیہ کو نہ جانے اچانک کیا خیال آیا وہ خالی صفحہ پر اچانک پینسل گھماتے ہوئے حسرت سے بولی "کاش ہمارا بھی کوئی بھائی ہوتا ابا جان کس قدر پر اعتماد ہوتے اگر ہم تینوں میں سے کوئی ایک بیٹی کے بجائے بیٹا ہوتا"

www.novelsclubb.com

"ابھی بھی تو ابا جان پر اعتماد ہیں۔" حجاب نے ثانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ثانیہ انتہائی سنجیدہ ہو گئی۔

"انکی ذات میں ایک عجیب سا خلا ہے"

حجاب نے کتاب بند کر دی اور ثانیہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی ''میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔ زندگی میں کسی بھی چیز کی کمی اس وقت محرومی نہیں بنتی جب تک ہم اسے محرومی نہ سمجھیں۔ وقت آنے پر ہم بھی بیٹوں کی طرح ابا جان کی ذمہ داریاں بانٹ سکتے ہیں۔''

صباحت جو گل چیں کے پودے کے قریب کھڑی بیٹیوں کی باتیں سن رہی تھی مسکراتے ہوئے حجاب کے پاس بیٹھ گئی۔ ''حجاب تو میرا بڑا بیٹا ہے۔''

حجاب نے ماں کے گلے میں بانہیں حائل کر دی۔ صباحت حجاب کے بال سہلانے لگی۔

''جس کی اتنی سمجھدار بیٹی ہو اسے حالات کے اتار چڑھاؤ کا کیسا غم۔ بس اپنے والدین کی ایک خواہش تم تینوں بیٹیوں نے پوری کرنی ہے۔''

"کون سی خواہش؟'' ثانیہ اور تحریم بھی ماں کے قریب ہو کر بیٹھ گئیں۔ صباحت نے انتہائی پیار سے بیٹیوں طرف دیکھا۔

"دل لگا کر پڑھنا ہے۔مجھے اور اپنے آپ کو اپنے پیروں پر کھڑا ہو کر دکھانا ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ اپنی بیٹیوں کو کامیاب کرنے کے بعد بیاہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

صباحت صبح اٹھی،اس نے حسب معمول ناشتہ تیار کیا، بیٹیوں کو جگایا۔اس نے احسان الحق کو دو تین مرتبہ جگایا لیکن وہ جیسے جاگنے پر آمادہ نہیں تھے صباحت سارے کام چھوڑ کر انکے پاس بیٹھ گئی

"آپ کی طبیعت ٹھیک۔"

احسان الحق نے صباحت کی طرف کروٹ لے لی۔"سینے پر بوجھ سا ہے۔"

"آپ آرام کریں میں ملازم کو فون کر کے کہہ دیتی ہوں کہ وہ دکان کھول لے۔"

صباحت اٹھنے لگی تو احسان الحق نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"کیا کر رہی ہو بیگم یہ تو معمولی سا مسئلہ ہے رات کھانے کے بعد واک کیئے بغیر سو گیا تھا اس لئے ایسا محسوس ہو رہا ہے۔ میں دکان پر جاؤں گا تم آیسا کرو کہ چائے کے ساتھ بسکٹ لے آؤ میں فریش ہو جاتا ہوں"

صباحت نے خفگی سے منہ پھیر لیا۔

"پہلے کب میری بات مانی ہے جواب مانیں گے۔

"بیگم آپ کا حکم سر آنکھوں پر لیکن یہ کاروباری معاملے آپ نہیں سمجھ سکتیں ویسے طبیعت مزید خراب ہوئی تو دکان بند کر کے گھر چلے آئیں گے۔"احسان الحق نے بیگم کو منا ہی لیا۔

احسان الحق کے دکان پر جانے کے بعد صباحت گھر کے کام کاج میں مصروف ہو گئی بیٹیوں کے آنے سے پہلے اس نے دوپہر کا کھانا تیار کر دیا۔احسان الحق بھی دوپہر کا کھانا گھر کھاتے تھے۔بیٹیاں آئیں تو فریش ہو کے ماں کے ساتھ کچن میں مدد کرنے لگیں۔

صباحت نے دکان پر فون کیا۔ لیکن کسی نے بھی فون نہیں اٹھایا۔ تحریم صباحت کے پاس آئی۔

"اماں ابا جان کب آئیں گے مجھے بہت بھوک لگی ہے"

"بس میری بیٹی، آنے ہی والے ہیں۔ پھر اکٹھے کھانا کھائیں گے۔ دکان پر فون کوئی نہیں اٹھا رہا۔" صباحت نے کہا۔

تحریم ماں کے پاس بیٹھ گئی۔

"رش ہو گا دکان پر۔ آپ کچھ دیر بعد فون کرنا شاید اٹھا لیں۔"

صباحت نے کچھ دیر بعد تین چار مرتبہ فون کیا لیکن کسی نے فون نہیں اٹھایا وہ موبائل پر بھی کوشش کرتی رہی لیکن موبائل بھی آف تھا۔ حجاب اور ثانیہ بھی صباحت کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔

صباحت نے حجاب سے کہا۔ ''تم بہنوں کو کھانا کھلا دو۔ لگتا ہے کہ تمہارے ابا جان زیادہ مصروف ہیں۔''

"نہیں۔ انہیں ابھی بھوک نہیں ہے، ہم ابا جان کے ساتھ ہی کھانا کھائیں گے۔'' حجاب نے کہا۔

صباحت نے تحریم کی طرف دیکھا۔

"تحریم کو بھوک لگی ہے اسے کھانا ڈال دو''

تحریم نے حجاب اور ثانیہ کی طرف دیکھا۔ ''اگر یہ دونوں کھانا نہیں کھا رہیں تو پھر مجھے بھی بھوک نہیں ہے۔'' تحریم نے سر جھٹک دیا۔

"اگر کچھ دیر تک رابطہ نہ ہو تو میں خود جاؤں گی۔" یہ کہہ کر صباحت ٹیلی فون کے پاس سے اٹھنے لگی تو ٹیلی فون کی بیل ہوئی۔ اس نے فون اٹھایا تو کسی کے پہلے فقرے نے ہی اسکی دنیا اجاڑ دی ایک ہی ساعت میں وہ بے سائباں ہو گئی۔

"احسان الحق صاحب کا انتقال ہو گیا ہے" اس فقرے کے بعد وہ باقی بات سن نہ سکیں اس کے حلق سے چیخ نکلی اور رسیور ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ حجاب نے جلدی سے رسیور اٹھایا تو کوئی کہہ رہا تھا۔ "ہم تھوڑی دیر میں ایمبولینس میں میت گھر لا رہے ہیں۔"

جس کے ساتھ ہی فون بند ہو گیا۔ حجاب کا دل ڈوبنے لگا۔ اس نے ماں کی طرف دیکھا جو ایک کونے میں بیٹھی بلک بلک کر رو رہی تھی۔ حجاب صباحت کے پاس بیٹھ گئی۔

"اماں! ٹیلی فون پر وہ شخص کس کی بات کر رہا تھا؟ کس کی میت وہ گھر لا رہے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

حجاب کے سوال پر صباحت اور اونچا اونچا رونے لگی۔ اس کی ٹھوڑی اور ہونٹ اس طرح کانپ رہے تھے کہ وہ کچھ بول نہیں پا رہی تھی۔ اتنی دیر میں ایمبولینس کی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی۔ تینوں بہنیں گیٹ کی طرف دوڑیں۔ کچھ لوگوں

نے ایمبولینس سے میت نکالی اور اسے لان میں رکھ دیا۔لاش کے اوپر سر سے پاؤں تک سفید کپڑا تھا۔صباحت بھی دوڑتی ہوئی چارپائی کے پاس آ گئی۔

احسان الحق کے کچھ قریبی دوست متاسفانہ انداز میں سر جھکائے چارپائی کے قریب کھڑے تھے۔حجاب ان کے قریب آئی۔

"انکل! کس کی لاش ہے؟"اس شخص نے بھیگی ہوئی آنکھوں سے حجاب کی طرف دیکھا اور پھر آگے بڑھ کر لاش کے چہرے سے کپڑا اٹھا دیا۔ماں بیٹیوں کی درد سے بھری چیخیں فضا میں گونج اٹھیں۔احسان الحق نئے گھر کی خوشی میں رشتے داروں کو بلانا چاہتے تھے۔اس کی برادری اکٹھی بھی ہوئی تو کس موقع پر،سب رشتے دار فرضی رسومات ادا کر کے چلتے بنے۔اس مطلب پرست دنیا میں صباحت اور اس کی بیٹیاں تنہا رہ گئیں۔

بہت عرصہ ماں بیٹیاں غموں کے اندھیروں میں ڈوبی رہیں جن زخموں کو ڈھارس کا مرحم نہ ملے ان زخموں کو وقت ہی بھرتا ہے۔

انہیں بھی جینے کے ڈھنگ آ گئے۔ان کی آنکھوں میں چمکتے خواب ناامیدی کی بند گلی میں دم توڑ گئے۔

حجاب نے گریجویشن کے بعد ایک سرکاری سکول میں ٹیچر کی ملازمت کر لی ۔احسان الحق کا جنرل سٹور ایک سیلز مین چلا رہا تھا جس سے صباحت باقاعدہ حساب لے لیتی تھی دکان کی آمدنی بہت کم ہو گئی تھی سیلز مین اپنی جیب گرم کرنے کے چکر میں لگا رہتا اور صباحت کو یہی سننے کو ملتا تھا

"دکان گھاٹے میں جا رہی ہے۔"

صباحت نے دو سالوں میں دس سال کی مسافت طے کر لی تھی۔وہ بہت جلدی بوڑھی ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

حجاب گھر آئی تو وہ کافی خوش تھی آج یکم تھی اسے سکول سے تنخواہ ملی تھی ہر یکم کو اسکا چہرہ ایسے ہی کھل اٹھتا تھا اور جب مہینے کا آخر ہوتا تو اخراجات کی پریشانی اسکا چہرہ

افسردہ اور آنکھیں ویران کر جاتی وہ کھوئی کھوئی گھر کے کسی کونے میں کبھی کسی کونے میں بیٹھی رہتی۔ثانیہ اور تحریم کالج سے کافی دیر پہلے کی آئی ہوئی تھیں۔

"حجاب آپی! ہم تمہارا کب سے انتظار کر رہے ہیں، اتنی زور کی بھوک لگی ہوئی ہے ۔آج اتنی دیر سے کیوں آئی ہو؟" تحریم نے چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

حجاب بھی فریش ہو کے کھانے کے ٹیبل کے پاس بیٹھ گئی۔

"آئندہ تم میرا انتظار مت کرنا، کھانا کھا لیا کرنا، میں نے چار ٹیوشنز لی ہیں جو میں اوور ٹائم میں سکول میں ہی پڑھایا کروں گی۔" پھر اس نے صباحت کی طرف دیکھا جو بیٹیوں کو کھانا سرو کر رہی تھی۔

"اماں! کل سے میں لنچ ساتھ لے جایا کروں گی۔" تحریم نے بے دلی سے لقمہ منہ میں ڈالا۔

"ہاں لے جایا کرنا۔ یہ دال کا سوپ، سکول والوں کو بھی پتہ چل جائے گا کہ ہم گھر میں کیا کھاتے ہیں۔"

حجاب نے غصے سے تحریم کی طرف دیکھا۔

"ہمیں لوگوں سے کیا لینا شکر کرو کہ بھوکے نہیں سوتے" تحریم نے کھانا چھوڑ دیا۔

"کھانے سے زیادہ میں روز کے ان لیکچروں سے تنگ آگئی ہوں۔" حجاب نے صباحت کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر ایسی ہی خاموشی ٹھہر گئی تھی جیسی خاموشی خوفناک طوفان کے بعد سائیں سائیں کرتی ہوئی بربادی کی داستان سناتی ہے بر حجاب اپنے ہونٹوں کو بھینچتی ہوئی نہ جانے کتنی باتیں من میں دبائے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

صباحت حجاب کے پیچھے پیچھے اس کے کمرے میں آ گئی۔اس کے ہاتھ میں حجاب کے لئے کھانا تھا۔وہ حجاب کے پاس بیٹھی تو حجاب سے آنسو بھری آنکھیں چھپانے کے لئے دوسری طرف منہ کر لیا صباحت نے حجاب کا چہرہ اپنی طرف موڑ لیا۔

"کھانا کھالو میری بیٹی تمہاری ماں کے پاس اپنی بیٹیوں کے علاوہ اور کونسی خوشیاں ہیں اگر تم اسطرح آنسو بہاؤ گی تو تمہاری ماں کیسے جیئے گی تحریم کی باتوں کو دل پر مت لیا کرو حالات نے اسے چڑچڑا سا کر دیا ہے اپنی خواہشات مارتے مارتے انسان خوش رہنا ہی بھول جاتا ہے اور تم ہم سب کے مسئلوں میں یہ کیوں بھول جاتی ہوں کہ تم نے بھی ایک دنیا بسانی ہے تمہاری شادی کی عمر ہے"صباحت حجاب سے کچھ اور بھی کہنا چاہتی تھی لیکن حجاب نے اسے کچھ اور کہنے کا موقع ہی نہیں دیا

www.novelsclubb.com

"اماں۔۔۔آپ میری شادی کے متعلق نہ سوچیں جب تک تحریم اور ثانیہ کی تعلیم مکمل نہیں ہو جاتی میں اپنے بارے میں نہیں سوچ سکتی۔میری دنیا تو میرے یہ رشتے ہیں۔مجھے یہ رشتے چھوڑ کر نئی دنیا نہیں بسانی"

یہ کہہ کر حجاب اپنے آنسو پونچھتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔صباحت نے حجاب کے بجھے ہوئے چہرے کی طرف دیکھا۔

"یہ جو کچھ تم کہہ رہی ہو،اتنا سہل نہیں ہے....."

ثانیہ کمرے میں داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں لیٹر تھا۔وہ لیٹر صباحت کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی "یہ لیٹر آپ کے نام ہے"

صباحت نے لیٹر اس کے ہاتھ سے لے لیا دیکھا لیٹر پر اسی کا نام تھا صباحت نے لیٹر دیکھا اسمیں ایک رقعہ تھا اور ساتھ ایک بند لفافہ صباحت لیٹر پڑھنے لگی تو حجاب نے اسکے شانوں پر ہاتھ رکھ لیئے

"آپ بھی میرے ساتھ کھانا کھائیں۔یہ لیٹر بعد میں پڑھ لینا"

حجاب نے صباحت کے ہاتھ سے لیٹر کا لفافہ لے کر میز پر رکھ دیا

کھانے کے بعد جب سب اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے چلے گئے تو صباحت نے وہ لیٹر پڑھنے کے لئے اٹھایا۔

اس وقت وہ اپنے کمرے میں اکیلی تھی لیٹر مینو بابا کا تھا جو بی بی بختاور کا پرانا وفادار ملازم تھا۔صباحت نے خط پڑھنا شروع کیا۔"صباحت بیٹی! میری بیٹی بی بی بختاور کے کپڑوں کی الماری کی سیٹنگ کر رہی تھی تو اسے یہ لفافہ ملا جو آپ کے نام تھا غالبا بی بی بختاور یہ لفافہ آپ تک پہنچانا چاہتی تھیں لیکن زندگی نے انہیں وقت نہیں دیا۔اس لئے ان کا یہ کام میں کر رہا ہوں"

صباحت نے لفافہ کھولا تو اس کی ساری توجہ اس لیٹر کی طرف ہو گئی۔وہ لیٹر پڑھنے لگی تو حجاب اور دونوں بہنیں صباحت کو کھانے کے لئے لے گئیں۔صباحت کھانے کے دوران اس لفافے کے بارے سوچتی رہی اس نے جلدی جلدی کھانا کھایا اور لفافہ پڑھنے کے لیئے حجاب کے کمرے میں چلی گئی اس نے لفافہ اٹھایا اور حجاب کے

www.novelsclubb.com

کمرے میں کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی اس نے لفافہ کھولا تو اس میں چار سطریں لکھی ہوئی تھیں

"صباحت میں نے بہت کوشش کی کہ تمہیں اس آسیب سے چھٹکارا دلا دوں لیکن وہ آسیب جس گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔اس کی طاقت کے آگے میرا بڑے سے بڑا علوم بھی محدود ہو جاتا ہے؟لیکن اپنی جادوئی کرامات سے میں نے اس آسیب کو دو سال کے لئے قید کر دیا ہے۔اگر زندگی رہی تو دو سال کے بعد پھر اس مسئلے کا حل نکالوں گی۔لیکن زندگی کا کیا بھروسہ تمہیں خبردار کرنا چاہتی ہو کہ وہ آسیب دو سال کے بعد حجاب کی زندگی میں واپس آ جائے گا۔"

"اللہ حافظ۔"

www.novelsclubb.com

صباحت کے کانپتے ہاتھوں سے رقعہ چھوٹ گیا۔اس کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا۔مارے گھبراہٹ کے وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ دو سال کا

عرصہ تو پورا ہو گیا ہے۔ حجاب کمرے میں داخل ہوئی تو صباحت نے رقعہ کو اپنے پیروں سے چھپا لیا۔ حجاب ماں کے قریب آئی۔

"اماں۔ کیا بات ہے، آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا اس قدر پسینہ کیوں آ رہا ہے۔"

"کچھ نہیں بیٹا! بس مجھے ذرا پانی پلا دو۔" صباحت نے کہا۔

حجاب پانی لینے کے لئے دوسری طرف پلٹی تو صباحت نے جلدی سے رقعہ اپنی مٹھی میں کس لیا۔

حجاب پانی کا گلاس لائی، صباحت نے پانی پیا۔

"نماز کا وقت ہو گیا ہے میں جا کر نماز پڑھتی ہوں۔" یہ کہہ کر صباحت وہاں سے چلی گئی۔ حجاب بھی وضو کر کے نماز پڑھنے لگی۔ نماز کے بعد وہ کوئی اچھی سی کتاب لے کر بیٹھ گئی۔ ثانیہ اور تحریم بھی اس کے کمرے میں آ گئیں۔ تحریم کی یہ عادت تھی، پہلے ایسی بات کہہ دیتی جس سے کسی کو اذیت ہوتی بعد میں تحریم اپنی ہی کہی

ہوئی بات پر پچھتاتی۔ابھی بھی وہ خاموشی سے ترچھی نظر سے حجاب کو دیکھ رہی تھی جو کتاب پڑھنے میں مگن تھی تحریم حجاب کے قریب ہو کر بیٹھ گئی۔

"آپی سوری مجھے ایسا نہیں کہنا چاہیئے تھا پتہ نہیں مجھے اچانک کیسے شدید غصہ آجاتا ہے۔کب تک ہم یہ مفلسی کی زندگی گزاریں گے"

حجاب نے کتاب بند کر دی اور تحریم کی آنکھوں میں جھانکا جس میں بے پناہ سوال تھے

"شاید ہم نے اچھے وقتوں میں اپنے پروردگار کا کم شکر ادا کیا ہو گا لیکن انسان تو وہ ہے جو ہر حالات میں حوصلے سے کام لے۔تم اس پر مطمئن نہیں ہو کہ ہمارے پاس اتنا ہے کہ ہمیں کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانے پڑتے۔اپنی ذات کے اعتماد کے لئے یہ بات کافی نہیں۔"

تحریم حجاب سے لپٹ گئی۔"کوشش کروں گی کہ اس طرح خفا نہ کروں آپکو" پھر اس نے حجاب کے ہاتھوں میں تھامی ہوئی کتاب دیکھی۔

"یہ تصوف والی کتابیں آپ کب سے پڑھنے لگی۔"

"یہ کتاب چھوڑو۔ چلو اٹھ کے نماز پڑھو۔" حجاب نے اس کے کندھے پر ہلکی سی تھپکی دی۔

حجاب فجر کی نماز کے لئے اٹھی تو اس نے دیکھا کہ صباحت کے ہاتھ میں پانی کا گلاس ہے اور وہ گھر کے کونوں میں پانی چھڑک رہی ہے۔

حجاب صباحت کے قریب گئی تو وہ ہڑبڑا گئی۔

"اماں کیا بات ہے، اس قدر گھبرائی ہوئی کیوں ہیں اور یہ پانی"

صباحت نے حجاب کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھوں کے سیاہ حلقے بتا رہے تھے کہ وہ رات بھر سوئی نہیں۔ اس نے حجاب سے نظریں چراتے ہوئے پانی کا گلاس میز پر رکھ دیا.

"یہ دم کیا ہوا پانی ہے چاروں کونوں میں چھڑک رہی ہوں تاکہ برکت ہو۔"

www.novelsclubb.com

"جیسی آپ کی مرضی۔ لیکن مجھے آپ کی صحت ٹھیک نہیں لگ رہی۔ آج میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں گی" حجاب نے ماں کے شانے پر سر رکھ لیا۔

صباحت نے حجاب کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ "مجھے کچھ نہیں ہو بس ذرا پریشانی ہے۔ میری اس بیماری کا حل دواؤں میں نہیں، دعا میں ہے۔ میں کسی بزرگ کے آستانے پر جانا چاہتی ہوں۔"

حجاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "بس اتنی سی بات، ہم کل ہی کسی بزرگ کی زیارت کے لئے جائیں گے۔" یہ کہہ کر حجاب نماز کے لئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

حجاب تو اپنے کمرے میں چلی گئی لیکن صباحت کسی گہری سوچ میں ڈوب گئی۔ کسی بزرگ کے مزار پر جانے کی بات پر اسے اپنے مرحوم شوہر کی بات یاد آگئی۔ جو کہتے تھے کہ جب تک ہمیں کوئی ماورائی مخلوق نہیں ستاتی، ہماری بیٹی حجاب ٹھیک ہے تو کوئی ضرورت نہیں۔ اور خداوند کریم کے حضور سر بسجود ہو گئی۔

"آپ ہی ہماری حفاظت کرنے والے ہیں۔" حسب معمول حجاب، ثانی اور تحریم ناشتے کے بعد کالج چلی گئیں، حجاب اپنے سکول چلی گئی۔ حجاب نے صباحت کی صحت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ملازمہ کا بندوبست کر دیا تھا۔ صباحت گھر کی چیزیں سمیٹنے لگی اتنی دیر میں ملازمہ بھی آ گئی۔

صباحت اپنے کام سے فارغ ہو کر ٹی وی لاؤنج میں صوفے پر براجمان ہو گئی۔ باہر بیل ہوئی تو صباحت نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔

"جی آپ کون ہے۔"

جی آپ صباحت صاحبہ ہیں۔ باہر کھڑے ہوئے وجیہہ نوجوان نے مودبانہ انداز میں کہا۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"جی ہاں! میں ہی صباحت ہوں۔ کیا کام ہے آپ کو"

"اندر آنے کو نہیں کہیں گی، مجھے آپ سے جو کام ہے اس طرح نہیں بتایا جا سکتا۔"

صباحت نے اسے سر تا پا دیکھا، وہ چھ فٹ کا خوبصورت جوان تھا، اس نے سفید قمیص شلوار پہن رکھی تھی۔ بال گھنے اور سیاہ تھے۔ ناک تیکھی، آنکھیں بڑی اور شفاف، چہرے کا رنگ صاف اور معصومیت ایسی بلا کی کہ صباحت کو اسے مہمان خانے میں بٹھاتے ہوئے ایک بار بھی نہیں سوچنا پڑا۔ دونوں مہمان خانے میں بیٹھے تو صباحت نے ملازمہ سے چائے لانے کو کہا۔

"آپ چائے کا تکلف نہ کریں" نوجوان نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

صباحت جلدی سے اصل بات کی طرف آ گئی۔

"دراصل! میں آج کل بہت پریشان ہوں اور آپ ہی میری مدد کر سکتی ہیں"

"کیسی مدد پہلے تم اپنا تعارف تو کراؤ میں تو تمہیں جانتی تک نہیں" صباحت نے بیگانی نظروں سے نوجوان کی طرف دیکھا۔

"میرا نام اذہاد ہے، میں اس شہر کے قریبی گاؤں کا رہنے والا ہوں کسی کام کے سلسلے میں اس شہر میں رہنے آیا ہوں پر رہائش نہیں مل رہی۔اسی معاملے کے سلسلے میں، میں آپ کے پاس آیا ہوں۔"

"میں کچھ سمجھی نہیں،اس معاملے میں، میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں۔"

صباحت نے چائے نوجوان کے آگے رکھتے ہوئے کہا۔

نوجوان اپنی ہاتھوں کی بے جا حرکت سے کافی نروس لگ رہا تھا،اپنے خشک ہونٹوں کو بھینچتے ہوئے بولا

"وہ...وہ میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے گھر کا ایک کمرہ مجھے کرائے پر دے دیں۔"

صباحت غصے سے کھڑی ہو گئی

"تمہیں کس نے کہا کہ میں کمرہ کرائے پر دینا چاہتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"آنٹی میں پریشان اور ضرورت مند ہوں اس لئے آپ کے پاس آیا ہوں۔ میں آپ کو چار ہزار روپے ماہانہ دوں گا، صرف چند ماہ کی بات ہے۔ جونہی میرا کام ہو گا، میں چلا جاؤں گا۔" اذہاد نے التجا بھرے لہجے میں کہا۔

صباحت نے ایک بار پھر اس پر گہری نظر ڈالی۔ تم کسی ہوٹل میں بھی تو ٹھہر سکتے ہو۔"

"آنٹی، مجھے ہوٹل میں رہنا پسند نہیں۔"

صباحت اس کی بات سن کر دوبارہ بیٹھ گئی اور تحمل سے بولی۔

"دیکھو بیٹا! اگر میں تمہاری مجبوری سمجھ بھی لوں تو میں اپنی مجبوری کا کیا کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

آنٹی میں آپ کے بیٹے جیسا ہوں آپ مجھ سے کھل کے بات کر لیں۔"

اذہاد کے لہجے کی اپنائیت نے صباحت کو مجبور کر دیا کہ وہ اس سے اپنے من میں چھپی بات کہہ سکے۔ "میں تین جوان بیٹیوں کی ماں ہوں۔ وہ بیٹیاں ہی میری مجبوریاں ہیں۔ میرا کوئی بیٹا نہیں، نہ ہی خاوند کا سایہ ہے اگر میں تمہاری پریشانی سمجھ کر کمرہ کرائے پر دے بھی دوں تو لوگ کیا کہیں گے "

"آنٹی مجھے ایک بات بتائیں ان لوگوں نے جن لوگوں سے آپ ڈر رہی ہیں کبھی آپ کے دکھ بانٹے... کوئی بھی نہیں ہوتا۔" اذہاد نے پوچھا تو صباحت کی آنکھیں بھر آئیں

"ان لوگوں نے ہمیشہ میرے غموں کا مزاق اڑایا ہے سکھ کے ساتھی تو بہت سوتے ہیں غموں کا ساتھی کوئی نہیں ہوتا"

www.novelsclubb.com

"میں یہی تو کہنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کی باتوں کی پرواہ نہ کریں آپ مجھے باہر والا کمرہ دے دیں جو گیٹ کے ساتھ ہے۔ آپ اپنی بیٹیوں سے مشورہ کر لیں، میں کل حاضر ہو جاؤں گا اور یہ میرا ایڈریس ہے۔ آپ چاہیں تو میرے گاؤں میں کسی کو

بھیج کے میرے بارے میں پتا کرا سکتی ہیں۔" صباحت نے اس کے ہاتھ سے کاغذ لے لیا۔

•●•●•●•●•●•●•●•●•

اذہاد چلا گیا لیکن صباحت جس جگہ بیٹھی تھی، سوچ میں گم اسی جگہ بیٹھی رہی۔ وہ ایسے حالات سے گزر رہی تھی، جہاں اٹل فیصلہ لینا مشکل تھا۔ ان کی ناؤ تو حالات کے منجھدار کے حوالے تھی۔ اس کی مجبوریاں اسے اصول توڑنے پر مجبور کر رہی تھی۔ بیٹیوں کے آنے پر صباحت نے اذہاد کا ذکر کیا۔

ثانیہ اور تحریم تو بلا تامل بولی۔

"لوگ کیا کہیں گے۔"

www.novelsclubb.com

حجاب خاموشی سے پیپر زچیک کر رہی تھی، اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ صباحت حجاب سے مخاطب ہوئی۔

"حجاب تم نے میری بات سنی ہے؟"

حجاب نے اپنا پین روک لیا۔

"اماں میں نے آپ کی بات سنی ہے۔ میرے خیال میں اگر ہم کوئی ناجائز کام نہیں کر رہے تو ہمیں لوگوں کی فکر نہیں کرنی چاہئے۔ آپ ایسا کریں اسے میرا کمرہ دے دیں اس کا دروازہ لان میں کھلتا ہے ساتھ ہی گیٹ ہے۔ کمرے کے اندرونی دروازے پر ہم تالہ لگا دیں گے۔ میں کوئی دوسرا کمرہ لے لوں گی۔"

"لیکن بیٹی" صباحت بوکھلاتے ہوئے بولی۔

"آپ نے مجھ سے رائے مانگی میں نے دے دی آگے آپ کی مرضی ہے۔" یہ کہہ کر حجاب دوبارہ پیپرز چیک کرنے لگ گئی۔

صباحت خاموشی سے کچھ سوچنے لگی پھر اس نے تحریم سے چائے بنانے کے لیئے کہا حجاب نے چائے پیتے ہوئے دوبارہ بات شروع کی "دیکھنے میں کس طرح کا لگتا ہے"

دیکھنے میں تو دل چاہتا ہے کہ کے اسے آنکھیں بند کر کے کمرہ دے دوں۔ شرافت اور سچائی تو اس کے چہرے سے چھلکتی ہے۔"

"ٹھیک ہے جیسا آپ مناسب سمجھیں اگر وہ آپکو ٹھیک لگتا ہے تو کمرہ دے دیں"

اگلے روز ازہاد آیا تو صباحت نے اسے کمرہ دینے کے لئے ہاں کہہ دی، وہ خوشی سے پھولا نہ سمایا۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ، آپ نے اس آڑے وقت میں میری مدد کی، میں آج رات ہی اپنا سامان لے کر آؤں گا۔" یہ کہہ کر اس نے اپنی جیب سے چار ہزار روپے نکالے اور صباحت کی طرف بڑھائے۔

"یہ رکھ لیں، ایک مہینہ کا ایڈوانس"

"لیکن میں نے تو تم سے ایڈوانس نہیں مانگا۔" صباحت نے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ ازہاد نے مسکراتے ہوئے ان کے ہاتھ میں پیسے دوبارہ رکھ دیئے۔

www.novelsclubb.com

”میں آپ کے لئے انجان ہوں، آپ کی جگہ کوئی بھی اور ہوتا تو وہ کرایا یڈوانس میں مانگتا۔ بہر حال میں خود اس فکر سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں“

صباحت نے روپے رکھ لئے۔ ”جیسی تمہاری مرضی۔"

اذہاد کے جانے کے بعد صباحت نے ملازمہ کے ساتھ مل کر کمرہ خالی کرادیا اور حجاب کا سامان دوسرے کمرے میں شفٹ کرادیا۔ کام کے دوران صباحت اذہاد کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

کس قدر تہزیب ہے اس لڑکے میں، والدین نے اچھی تربیت دی ہے۔ شاید خدا نے اس لڑکے کے زریعے کوئی وسیلہ بنایا ہے ہمارے لیئے صباحت نے خود کلامی کرتے ہوئے کرسی کا کور چڑھایا تو نوکرانی جھٹ سے ان کے قریب آگئی۔

"آپ نے بلایا" صباحت نے فوراہاتھ جھٹک دیئے

"تو جا اپنے کام کر۔۔۔۔" ملازمہ دوبارہ کام پر لگ گئی شام کا وقت ہو رہا تھا ملگجی سی روشنی کو سیاہ بادلوں نے اندھیرے میں بدل دیا تھا عصر کے وقت ہی گماں ہونے لگا جیسے مغرب کا وقت بھی گزر چکا ہے۔صباحت تار پر پھیلائے کپڑے سمیٹنے لگی۔

"حجاب،ثانیہ موسم ٹھیک نہیں ہے چارپائیاں شیڈ کے نیچے کھڑی کر دو" وہ کپڑے سمیٹتے ہوئے بولیں۔

ثانیہ اور تحریم دوڑتی ہوئی آئیں اور گھاس پر بیٹھ گئیں۔"لو جی بارش شروع ہوئی نہیں اور اماں کو فکر ہوئی۔اماں جب بارش شروع ہوئی تو کریں گے۔ابھی تو ہمیں موسم سے لطف اندوز ہونے دیں۔"

"حجاب کدھر ہے۔"صباحت نے پوچھا۔

"اس کی سہیلی شازیہ کا فون آیا ہے۔"ثانیہ نے نمکو کی پلیٹ گود میں رکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

صباحت کے کپڑے سمیٹتے ہوئے ہاتھ وہیں رک گئے۔

"وہی شازیہ، جس کی شادی میں ہم پچھلے مہینے گئے تھے۔"

"ہاں وہی شازیہ"

صباحت نے لمبی آہ بھری۔ "حجاب کی ساری سہیلیاں بیاہی گئیں، نہ جانے میری حجاب کے ہاتھوں میں مہندی کب لگے گی۔"

تحریم کو۔شرارت سوجھی۔ "میں تو کہتی ہوں کہ حجاب آپی نہیں مانتی تو ثانی کا بیاہ کر دو۔اس کے لئے بھی تو کوئی بدنصیب کہیں بیٹھا ہو گا۔"

اس سے پہلے کہ ثانی کوئی چیز اٹھا کے تحریم کے سر پر مارتی، وہ غل مچاتی ہوئی اندر بھاگ گئی۔ تحریم حجاب کے پاس آئی تو وہ فون بند کر رہی تھی۔

"کیا کہہ رہی تھی شازیہ" تحریم نے پوچھا۔

حجاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "پندرہ بیس منٹ تک وہ آ رہی ہے۔"

"خاوند کے ساتھ آ رہی ہے۔"

"نہیں اکیلی آ رہی ہے"

حجاب یہ کہہ کر کچن میں چلی گئی اور پکوڑوں کا سامان تیار کرنے لگی کچھ ہی دیر میں تیز بارش شروع ہو گئی۔ثانیا و تحریم بھی کچن میں آ گئیں۔

"ارے۔آج تو چائے کے ساتھ گرما گرم پکوڑے کھائیں گے۔"

"میرے ساتھ مدد کرو تاکہ جلدی تیار ہوں تمہارے پکوڑے" یہ کہہ کر حجاب نے ڈش جس میں آلو تھے ثانیہ کی طرف بڑھائے وہ آلو کاٹنے کو باہر لان میں شیڈ کے نیچے بیٹھ گئیں۔بارش بہت تیز تھی۔

گیٹ پر بیل ہوئی تو حجاب دوڑتی ہوئی گیٹ کی طرف لپکی۔

"لگتا ہے شازیہ آ گئی ہے"

www.novelsclubb.com

گیٹ کھولا تو سامنے کھڑا ہوا اذہاد، اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتا ہی رہ گیا۔ حجاب بری طرح بھیگ چکی تھی، اس کے لمبے گھنے بالوں میں پانی کے قطرے ایسے چمک رہے تھے جیسے پھولوں کی ڈالیوں پر شبنمی قطرے۔ سرخ قمیض شلوار میں اس کا سراپا حسن کھل اٹھا تھا۔ حجاب جھجکتے ہوئے اپنا دوپٹہ درست کرنے لگی

"آپ کون..."

"میرا نام اذہاد ہے". اس سے پہلے کہ وہ اپنے بارے میں کچھ اور بتاتا حجاب سمجھ گئی

۔

"اوہ اچھا! آپ ہی ہیں جنہوں نے کمرہ کرائے پر لیا ہے۔" اتنی دیر میں صباحت بھی آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"اندر آ جاؤ بیٹا! بہت تیز بارش ہے۔" اذہاد اندر آیا تو صباحت نے کمرے کا دروازہ کھول دیا۔ "تم بہت بھیگ گئے ہو، کمرے کے ساتھ ہی باتھ روم ہے، تم کپڑے بدل لو، میں چائے بھجواتی ہوں۔"

"جی بہتر" یہ کہہ کر اذہاد کمرے میں چلا گیا۔ کچھ دیر بعد صباحت چائے اور پکوڑے لے کر آئی تو اذہاد کپڑے بدل کر زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامان میں صرف ایک بیگ تھا۔

"بیٹا نیچے کیوں بیٹھے ہو، اوپر صوفے پر بیٹھو" صباحت نے چائے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"آنٹی آپ اپنا فرنیچر کمرے سے اٹھا لیجئے گا، میں دو روز تک فرنیچر خرید لوں گا۔" اذہاد نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

صباحت کیٹل سے کپ میں چائے ڈالنے لگی۔

"بیٹا تمہیں فرنیچر خریدنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے یہ کمرہ تمہیں فرنیچر سمیت کرائے پر دیا ہے۔"

"آپ کا بہت بہت شکریہ۔" اذہاد صوفے پر بیٹھ گیا۔

"برتن فارغ ہو جائیں تو کمرے سے باہر رکھ دینا میں اٹھالوں گی"

یہ کہہ کر صباحت بیٹیوں کے پاس چلی گئی صباحت نے ڈرائنگ روم میں چائے اور پکوڑے رکھ دیئے ثانیہ اور تحریم چٹنی بنا کر لے آئیں۔صباحت نے ٹرے میں سے پکوڑے اٹھاتے ہوئے پوچھا۔"شاز یہ نہیں آئی ابھی تک..."

تحریم نے نے ترچھی نظر سے حجاب کی طرف دیکھا۔"خدا ایسی کنجوس آپی کسی کو نہ دے"

حجاب نے پکوڑوں کی ٹرے کا ہاتھ لگایا"اٹھالوں ٹرے.....؟"

"..... نہیں! سوری بابا"! تحریم نے کان پکڑ لئے۔

حجاب مسکراتے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

اذہاد نے برتن کمرے سے باہر رکھ دیئے اور اپنے بیگ سے کپڑے نکال کر الماری میں سیٹ کرنے لگا۔چوڑیوں کی چھنکار کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ اپنا کام چھوڑ کر کھڑکی کی طرف بڑھا،اس نے

خفیف سے انداز میں پردے کے پٹ پیچھے گئے اور چور نظروں سے باہر جھانکنے لگا، حجاب کمرے کے قریب پڑے ہوئے برتن اٹھا رہی تھی۔

اذہاد جیسے پتھر کا ہو گیا،اس کی نگاہیں ارد گرد کی ہر چیز سے غافل ہو کے حجاب کے چہرے پر ٹھہر گئیں۔اس کی آنکھوں میں اجنبیت نہیں تھی بلکہ ایسا اپنا پن تھا جسے وہ حجاب کو بہت عرصے سے جانتا ہو۔حجاب نے سر اوپر اٹھایا تو وہ پھرتی سے پردے کے پیچھے چھپ گیا

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

رات کے گیارہ بج رہے تھے صباحت نے نماز سے فارغ ہو کے گیٹ پر تالا لگا کر حجاب کے کمرے میں گئی تو وہ کتاب پڑھنے میں اس قدر مگن تھی کہ اس وقت کا

اندازہ بھی نہ ہوا۔صباحت نے اس کے ہاتھ سے کتاب لی۔تو وہ خوف سے ہڑ بڑا گئی صباحے نے اسکی طرف ڈانٹنے کے انداز میں دیکھا۔"وقت کا کچھ اندازہ ہے چلو بس کرو اب سو جاؤ"

"اماں تھوڑی سی"حجاب نے التجائیہ لہجے میں کہا۔

میں نے کہا۔۔۔۔بس اب کل پڑھ لینا ابھی مجھے دونوں چھوٹیوں کی بھی خبر لینی ہے" یہ کہہ کر صباحت ثانی اور تحریم کے کمرے کی طرف چلی گئیں جن کے کمرے سے ٹی وہ کی آواز باہر تک آ رہی تھی صباحے نے کمرے میں داخل ہوتے ہی ٹی وی بند کر دیا۔

"بہت رات ہو گئی ہے چلو گھسو بستر میں جب صبح کالج جانا ہو گا تو نواب زادیوں کی آنکھیں ہی نہیں کھلیں گی" تحریم اور ثانیہ ماں سے لپٹ گئیں۔

"شب بخیر اماں۔"

ان دونوں کو پیار کر کے صباحت کمرے سے باہر آئی تو گیٹ کے قریب سے لاتعداد کتوں کے بھونکنے کی آوازوں نے اسے چونکا دیا ایسا لگ رہا تھا جیسے نو دس کتے آپس میں ٹکراتے ہوئے گیٹ پھلانگنے کی کوشش کر رہے ہیں۔صباحت کا دل کانپ کے رہ گیا۔

"اللہ خیر، کوئی آدمی ہمارے گھر تو نہیں کودا" وہ الٹے قدموں سے پیچھے ہٹنے لگی تو روئی کی طرح خفیف اور نرم گداز جسم اس کے وجود کو چھو کے گزرا۔صباحت نے چونکتے ہوئے ارد گرد دیکھا۔

"کون ہے۔" مگر اس کی نگاہیں اندھیرے میں بھٹک رہی تھیں یہاں کوئی نہیں تھا۔پھر اس کی آنکھوں نے جو نظارہ دیکھا وہ سرتاپا کانپ کے رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

ایک نورانی جسم سیڑھیوں سے ہوتا ہوا چھت کی طرف بڑھ رہا تھا۔صباحت پھرتی سے لونگ روم میں چلی گئی اور اس نے اندر سے چٹخنی لگالی۔وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی۔وہ درود شریف کا ورد کرتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔وہ جان گئی تھی کہ

کتوں کے بھونکنے کی وجہ کوئی چور یا ڈاکو نہیں بلکہ ماورائی وجود تھا جو اسے سیڑھیوں میں دکھائی دیا۔

صباحت فجر کی نماز کے لئے اٹھی تو کسی کے قرآن کی تلاوت کرنے کی آواز نے اس پر وجدانی کیفیت طاری کر دی۔ کوئی انتہائی عقیدت سے قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا۔ طمانیت کی ایک لہر اس کے دل و دماغ میں سرایت کر گئی۔ اس آواز کی کشش صباحت کو اذہاد کے کمرے تک لے گئی۔ صباحت نے کھڑکی سے دیکھا، اذہاد قرآن پاک کی تلاوت میں محو تھا۔ صباحت کافی دیر تک آنکھیں بند کئے تلاوت سنتی رہی۔ اذہاد تلاوت مکمل کر کے قرآن پاک کو ویلویٹ کے غلاف میں لپیٹنے لگا تو اس کی نظر صباحت پر پڑی۔

www.novelsclubb.com

"آنٹی آپ!" اس نے کمرے کا دروازہ کھولا۔ "اندر آجائیں۔"

"نہیں بیٹا میری نماز قضا ہو جائے گی ماشااللہ بہت اچھی تلاوت کرتے ہو بہت پر اثر آواز ہے تمہاری" صباحت دروازے کے قریب کھڑی ہو کے کہنے لگی۔

"آنٹی اس میں میرا کوئی کمال نہیں عقیدت سچی اور گہری ہو تو لہجہ پلاثرا انگیز ہو جاتا ہے۔ازہاد نے کہا۔

"تم نے نماز پڑھ لی ہے۔"

"جی۔میں تہجد کے لئے اٹھا تھا،اب نماز تو پڑھ لی ہے باہر چہل قدمی کے لیئے جانا چاہتا ہوں۔"اذہاد نے سر سے ٹوپی اتارتے ہوئے اجازت لینے کے انداز میں کہا۔

"ہاں ضرور، میں تالا کھول دیتی ہوں۔""آپ پہلے نماز پڑھ لیں، پھر تالا کھول دینا"اذہاد نے کہا تو صباحت اثبات میں سر ہلاتی ہوئی نماز پڑھنے کے لئے چلی گئی۔ کچھ دیر بعد جب وہ آئی تو اس کے ہاتھ میں دو چابیاں تھیں۔ایک چابی اس نے اذہاد کی طرف بڑھائی،

www.novelsclubb.com

"یہ لو بیٹا! یہ لاک دونوں طرف سے کھل جاتا ہے۔یہ چابی تم رکھ لو جب بھی کہیں جانا ہو تو تم باہر سے تالا کھول کر اندر آجایا کرنا۔یہ ایک چابی میرے پاس ہے۔"

"شکریہ آنٹی!" اذہاد نے چابی لی اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔

صباحت حسب معمول بیٹیوں کو کالج بھیجنے کی تیاری میں مشغول ہو گئی۔ بیٹیوں کو بھیجنے کے بعد اسے اذہاد کا خیال آیا، وہ اذہاد کے کمرے میں گئی۔

"اذہاد بیٹا۔ تمہارے لئے ناشتہ لے آؤں"

"آنٹی میں باہر سے ناشتہ کر کے آیا ہوں۔ آپ اندر آ جائیں۔"

اذہاد احتراماً دروازہ کھول کر کھڑا ہو گیا۔

صباحت صوفے پر بیٹھی تو مبہوت نظروں سے دیواروں پر لگی تصاویر اور فرنیچر کی طرف دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

'کمرے کی تو ہر چیز چمک رہی ہے۔ کمرے کی صفائی تم نے کی ہے۔"

"جی آنٹی صاف کرنے کی کوشش کی ہے"

صباحت نے دیکھا اذہاد نے ابھی تک ڈسٹنگ والا کپڑا ہاتھ میں تھاما ہوا تھا۔

"میں ملازمہ سے صفائی کروالیتی"

"میں اپنا کمرہ خود صاف کر لیا کروں گا" اذہاد نے صباحت کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا صباحت نے الماری میں رکھی کتابوں کی طرف دیکھا۔

"لگتا ہے تمہیں بھی کتابیں پڑھنے کا شوق ہے..."

"تمہیں بھی سے آپکی کیا مراد ہے"

"میری بیٹی حجاب کو کتابیں پڑھنے کا بہت شوق ہے دو بیٹیوں سے بڑی ہے۔ گرلز سکول میں پڑھاتی ہے۔"

"آپ کی دونوں چھوٹی بیٹیاں کس کلاس میں پڑھتی ہیں"

www.novelsclubb.com

"ثانیہ بارہویں جماعت ہے اور تحریم میٹرک میں" صباحت کا لہجہ تھکا تھکا ہو گیا۔

اذہان نے اس کے لہجے کی تبدیلی محسوس کرتے ہوئے کہا۔ "بہت ذمہ داری ہے آپ کے کندھوں پر۔"

صباحت نے ایک بار پھر آہ بھری۔

"میری ساری ذمہ داری تو حجاب نے اپنے کندھوں پر اٹھالی ہے۔ میں اس کے ہاتھوں میں مہندی دیکھنا چاہتی ہوں اور اس نے تو کتابوں سے دوستی کر لی ہے"

"آپ پریشان مت ہو، خداوند کریم سب بہتر کر دے گا۔"

اذہاد، صباحت کو سمجھا رہا تھا کہ صباحت نے ایک دم اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھا۔

"اوہ۔ میں تو تمہارے ساتھ باتوں میں لگ گئی، میں نے بازار سے سودا سلف لانا ہے صباحت پھرتی سے کھڑی ہوئی تو اذہاد بھی کھڑا ہو گیا۔

"آنٹی! میں آپ کو سودا لا دیتا ہوں"

www.novelsclubb.com

"تمہارے پاس تو کوئی سواری بھی نہیں ہے۔ تم کہاں پیدل جاؤ گے۔"

"میں پیدل نہیں جاؤں گا اڑ کر جاؤں گا۔" اذہاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

صباحت بھی ہنس پڑی۔

"تم کیا کوئی جن ہو جو اڑ کر جاؤ گے"

"آنٹی میں آپ سے مذاق کر رہا ہوں چلیں اس بہانے آپ ہنسی تو سہی" اذہاد نے پھر اصرار کیا۔

"اچھا اتنی صد کر رہے ہو تو رکو میں پیسے لاتی ہوں" صباحت اپنے کمرے سے پیسے لے آئی تو سودے کی لسٹ اذہاد کے ہاتھ میں تھمادی اذہاد نے سودا لا کر دے دیا اور اذہاد نے کہہ دیا کہ جب تک وہ یہاں ہے گھر کے باہر کے کام وہ کیا کرے گا۔

صباحت نے اذہاد سے پوچھا۔ "کیا تم سے کسی نے پوچھا تم کون ہو"

"جب سبزی خرید رہا تھا تو ایک عورت نے کہا۔ صباحت کے گھر آئے ہو کیا لگتے ہو اسکے"

www.novelsclubb.com

"میں نے بتادیا کہ میں صباحت آنٹی کا ملازم ہوں۔ صباحت نے اس کے کندھے پر تھپکی ماردی ایسا کیوں کہا تم نے... اب کوئی پوچھے تو بتادینا کہ تم نے کمرہ کرائے پر

لیا ہے۔ میری بیٹی حجاب کہتی ہے کہ جب ہم کوئی ناجائز کام نہیں کر رہے تو لوگوں سے کیوں ڈریں، اس کے کہنے پر میں نے تمہیں یہ کمرہ دیا ہے۔ وہ تو میرا بیٹا ہے۔"

"کبھی موقع ملا تو ان کا شکریہ ادا کروں گا۔" اذہاد جو چند لمحوں کے لئے کسی کے تصور میں کھو گیا تھا مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

صباحت کمرے سے باہر جانے لگی تو دوبارہ بیٹھی۔ "اب تم نے بازار سے ناشتہ نہیں کرنا، میں ناشتہ بھجوا دیا کروں گی اور کھانا بھی تم باہر نہیں کھاؤ گے۔"

اذہاد بولنے کی کوشش کرتا رہا اور صباحت حکم سنانے کے انداز میں کہہ کر چلی گئی۔

رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ حجاب ٹیبل لیمپ کی دھیمی دھیمی روشنی میں ڈائری لکھ رہی تھی۔ آج ماضی کی کچھ یادوں نے اس کے من کو پھر کریدا تھا۔ پرانے مکان سے منسوب باتیں ایک ایک کر کے اس کے ذہن کے گوشوں میں اترنے لگی تھیں۔ حجاب کا دل چاہا کہ کوئی ایسا ہو جس سے وہ اپنے دکھ درد بانٹے، اس کی خوشیوں کو

کسی کی قربت میں چار چاند لگ جائیں لیکن شاید ڈائری میں دل کی باتیں لکھ دینے سے اسے کچھ راحت مل جاتی۔ وہ لکھ رہی تھی

"یہ نیا گھر تو شاید ہمیں راس ہی نہیں آیا۔ پرانے گھر میں ہم سب کس قدر خوش تھے۔ یوں لگتا ہے جیسے میں اپنی راحتیں اس گھر میں چھوڑ آئی"

پرانے گھر کا خیال آتے ہی ایک خوفناک خیال اس کے من میں پھن پھیلائے۔ بیٹھ گیا۔ تھرتھراہٹ کی ایک لہر اس کے پورے جسم میں دوڑ گئی۔ جس خواب سے ڈر کر وہ بار بار نیند سے جاگ جاتی آج وہی خواب وہ کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی

۔

"کون تھا کہ جو کبھی مجھے خواب میں دکھائی دیتا اور کبھی اس کا سراپا وجود مجھے اپنے قریب محسوس ہوتا۔ میں جتنا اس خواب سے ڈرتی، اتنی ہی اس خواب کو بار بار دیکھنے کی چاہ ہوتی۔ اس دنیا میں شاید ہی کوئی اس قدر خوبصورت ہو جیسا کہ وہ تھا۔ اس کی جھیل جیسی آنکھوں میں ایسی گہرائی تھی کہ کوئی ان میں کھوئے تو دنیا تیاگ

دے۔ قوالی کے سروں پر وہ وجد کی کیفیت میں کس طرح جھوم رہا تھا۔ وہ بار بار میرے آگے کشکول پھیلا کر میری طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتا تو ایک لمحہ کے لئے دل میں آتا کہ اسے سرشار کر دوں لیکن وہ کچھ بولتا بھی تو نہیں تھا۔ اور جو اس کی آنکھیں کہتی تھی وہ سوچ کر میری روح کانپ اٹھتی تھی۔"

اسی لمحہ ہوا کے تیز جھونکے نے کھڑکیوں کے پٹوں کو ہلا کے رکھ دیا۔ حجاب کا پین دور جا گرا اور صفحات ہوا میں اڑنے لگے۔

حجاب نے کھڑکی بند کرتے ہوئے چٹخنی لگا دی اور کمرے میں بکھرے صفحات سمیٹنے لگی۔ اس دوران کھڑکی پر دستک ہوئی۔ حجاب خوف سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ک... کو..... کون...." حجاب کانپتی آواز میں بولی۔"

"میں ہوں اذہاد۔" باہر سے آواز آئی۔

حجاب نے کھڑکی کھولی تو سامنے اذہاد ہاتھ میں دو صفحات لے کر کھڑا تھا اور کہنے لگا۔

"یہ غالباً آپ کے صفحات ہیں، کھڑکی کے باہر پڑے تھے۔" حجاب نے اس کے ہاتھ سے صفحات لئے۔

"آپ اتنی رات باہر کیا کر رہے ہیں"

"میں آپکے گھر کی چوکیداری کر رہا ہوں" اذہاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

حجاب نے اپنے کھلے ہوئے بالوں کو اکٹھا کر کے چوڑا سا بنا لیا۔

"ہم نے آپ کو چوکیداری کی نوکری پر نہیں رکھا"

حجاب کے مسکراتے چہرے پر اذہاد کی نظر جیسے ٹھہر گئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کسی پرانی بات کو یاد کر رہی تھیں... مطلب پرانے گھر سے جڑی کوئی بات"

"آپ نے میرے صفحات پڑھے ہیں اس طرح کسی کی زندگی میں جھانکنا اچھی بات نہیں ہے" حجاب کے لہجے میں اجنبیت اتر آئی۔ اذہاد نے اپنے قدم پیچھے ہٹا لئے۔

"معافی چاہتا ہوں لیکن ایک بات ضرور کہوں گا ایک دنیا باہر کی ہوتی ہے جس کے رکھ رکھاؤ میں ہم کئی لبادے اوڑھتے، کتنے روپ دھارتے ہیں لیکن ایک دنیا ہمارے اندر ہوتی ہے احساسات اور جذبات کی دنیا جہاں کبھی کچھ کھو جاتا ہے اور کبھی کچھ مل جاتا ہے کبھی کوئی دستک دیئے بغیر دل کی آبلہ پا گہرائیوں میں اتر جاتا ہے ہمارے نہ چاہتے ہوئے بھی کوئی ہماری زندگی میں شامل ہو جاتا ہے۔"

"رات بہت ہو گئی ہے اب آپ جائیں۔" حجاب نے اذہاد سے یہ کہہ کر کھڑکی بند کر دی۔ اس نے ایک لمبا سانس کھینچا۔

"یہ تو کوئی جادوگر معلوم ہوتا ہے سحر گھلا ہوا ہے اس کی گفتگو میں..... ایسا لگتا ہے جیسے ہمیں کئی سالوں سے

www.novelsclubb.com

جانتا ہو۔" پھر اس نے اپنے سارے کاغذ اپنی فائل میں رکھے اور نیم دراز ہو گئی۔

اذہاد روزانہ گھر کا سودا لانے لگا۔ پھر وہ باہر کے کام بھی کرنے لگا۔ اذہاد کے آنے کے بعد صباحت کو مردوں کی طرح باہر نہیں پھرنا پڑتا تھا۔ بلوں کی ادائیگی کا کام ہو

یا الیکٹریشن یا پلمبر کا، اذہاد سارا کام کروا دیتا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ صباحت کا دست باز و بن گیا۔ محلے میں چہ میگوئیاں ہونے لگی تھیں لیکن صباحت صاف کہہ دیتی تھی کہ اذہاد کوئی غیر نہیں ہے کہ ہمیں لوگوں کی باتوں کی پرواہ نہیں لوگوں کا تو کام ہی ہوتا ہے، باتیں بنانا۔ صباحت کو سودا دینے کے بعد اذہاد کام پر چلا جاتا تھا۔ صباحت کے کئی بار پوچھنے پر بھی اذہاد نے کبھی نہیں بتایا کہ وہ کیا کام کرتا ہے۔

ایک صبح تیار ہو کے وہ سودا پوچھنے کے لئے صباحت کے پاس جانے لگا تو اسے صباحت کی سسکیوں کی آواز سنائی دی۔ وہ دیوار کے عقب میں کھڑا ہو گیا۔ صباحت سر پکڑے تنہا رو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اذہاد اس کے قریب بیٹھ گیا۔ اس نے انتہائی اپنائیت سے کہا۔

"کیا بات ہے آنٹی، سب ٹھیک تو ہے نا؟"

صباحت روتی روتی مسکرا دی۔

"تم کیوں پریشان ہوتے ہو یہ تو عمر ہی ایسی ہوتی ہے جوں جوں عمر کی بیل دیوار پر چڑھتی جاتی ہے دکھوں کے کانٹے بڑھتے جاتے ہیں تنہا بیٹھی ہو تو کبھی کوئی یاد آتا ہے کبھی کوئی"

"پھر بھی آپ کیا سوچ کر رو پڑیں"

"رات میں نے خواب میں اپنا بیٹا دیکھا وہ تمہارے جیسا کڑیل جوان تھا"

"آپ کا کوئی بیٹا بھی تھا۔" اذہاد نے پوچھا۔

"نہیں مگر خواب میں وہ میرا بیٹا تھا وہ میرے ساتھ احسان الحق کی قبر پر گیا ہم دونوں نے قبر پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔" بات کرتے کرتے صباحت کی آنکھوں میں خواہش کے تارے دکھنے لگے۔اذہاد نے مروت سے صباحت کی آنکھوں میں جھانکا۔

"آپ مجھے اپنا بیٹا بنالیں۔میری بھی تو ماں نہیں ہے۔"صباحت اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی۔

"تم نے پہلے کبھی بھی نہیں بتایا کہ تمہاری ماں نہیں ہے؟"

اذہاد سر جھکائے گلوگیر سے لہجے میں بولا۔

"سچ پوچھیں تو جب سے میں نے آپ کو دیکھا ہے مجھے اپنی ماں کی بہت یاد آنے لگی ہے۔"صباحت اپنا غم بھول کے اس کے ہاتھ تھام کے بیٹھ گئی۔

"ایسے اپنا دل چھوٹا مت کرو تم میرے بیٹے جیسے ہی ہو۔اپنے دل کی باتیں مجھ سے شیئر کیا کرو"

"آپ بھی آئندہ مجھے غیر مت سمجھنا کوئی کام ہو بلا جھجک مجھے بتا دیجئے گا۔"

اذہاد نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا

"ٹھیک ہے تو کل تم میرے ساتھ قبرستان جانا۔احسان الحق کی قبر پر پھول چڑھا کے آئیں گے۔"

قبرستان کا نام سن کر اذہاد کا رنگ فق ہو گیا۔"او....وہ میں کیسے۔"

"کل جمعۃ المبارک ہے شام کو جائیں گے۔" یہ کہہ کر صباحت نے سودے کی لسٹ اذہاد کو تھمادی۔اذہاد نے کھوئے کھوئے سے انداز سے وہ لسٹ پکڑ لی۔

☆☆☆☆☆☆☆

جمعرات کی رات کے بارہ بج رہے تھے۔قبرستان میں موت کے سناٹے زندگی کے انجام کی گمبھیر کہانی سنا رہے تھے۔موت کی اس وادی میں صرف کیڑوں کی خفیف سی آواز میں سنائی دے رہی تھیں کہ اچانک ان خفیف آوازوں میں گھنگروں کی زوردار آواز بھی شامل ہو گئی جیسے کوئی ڈنڈے پر گھنگروں باندھ کر اسے زور زور سے زمین پر مار رہا ہو جس کے ساتھ کراری آواز بھی سنائی دے رہی تھی

"حق "ایک ادھیڑ عمر شخص سفید چولہ پہنے درود شریف کا ورد کرنے آگے بڑھ رہا تھا۔س کے ساتھ سبز چولے میں ایک جوان بھی تھا جو ایک مٹی کی صراحی تھامے کسی غلام کی طرح بزرگ کے تھ چل رہا تھا وہ دونوں پیپل کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔اس درخت کے ساتھ ہی ایک قبر تھی بزرگ کا مرید اس کے قریب ترتیب سے سات دیے رکھ کر جلانے لگا۔۔

"سائیں سبحان شاہ!اب کیا حکم ہے؟مرید سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"تم اپنے اصل روپ میں آکر یہاں سے چلے جاؤ،ایک جن کی موجودگی میں ہم اپنا چلہ مکمل نہیں کر سکتے"

"جیسا آپ کا حکم" یہ کہتے ہی وہ شخص سفید ہیولے میں تبدیل ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

پیر سبحان رات بھر چلہ کاٹتے رہے۔انہیں اس قبرستان میں تین روز تک قیام کرنا تھا۔وہ اپنے روحانی علوم سے لوگوں کے مسائل حل کرتے تھے۔بیماریوں کا علاج بھی کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

صباحت نے اذہاد کے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔اس نے دروازہ کھولا تو صباحت نے کہا۔"بیٹا میں تیار ہوں تم بھی جلدی ڈے تیار ہو جاؤ پھر قبرستان جانا ہے"حجاب سفید چادر اوڑھے صباحت کی طرف بڑھی۔

"اماں میں بھی آپکے ساتھ جاؤں گی"

"نہیں بیٹا لڑکیوں کا قبرستان جانا معیوب سمجھا جاتا ہے"

"کچھ نہیں ہوتا بس میں نے جانا ہے"

حجاب نے ضد پکڑ لی۔صباحت نے اذہاد کی طرف دیکھتے ہوئے حجاب سے کہا۔

"اذہاد کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔"

"آپ انہیں لیٹے رہنے دیں ہم اکیلے ہی چلے جائیں گے "صباحت اور حجاب جانے لگیں تو اذہاد نے انہیں روکا۔

"ٹھہریئے میں بھی چلتا ہوں آپ بس دو منٹ دیں مجھے میں ابھی آتا ہوں"

تینوں چلے گئے صباحت اور حجاب قبرستان میں داخل ہو گئیں تو اذہاد قبرستان کے باہر ہی کھڑا رہ گیا صباحت نے پیچھے پلٹ کر دیکھا

"آؤ بیٹا، وہاں کیوں کھڑے ہو گئے۔"

"آنٹی میں اندر نہیں آسکتا مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے۔"اذہاد نے دو چار قدم مزید پیچھے سکیڑ لئے۔

www.novelsclubb.com

حجاب نے اسکی طرف دیکھا۔

"ابا جی کے لئے فاتحہ نہیں پڑھیں گے۔" اذہاد کے لئے حجاب کی بات ٹالنا شاید مشکل تھا۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی قبرستان میں داخل ہو گیا۔ قبرستان میں جیسے بھونچال مچ گیا۔ تیز و تند ہوا کے جھکڑ نے قبروں کے تختوں کو اپنی جگہ سے اکھیڑ دیا۔ درختوں کی شاخیں جھوم جھوم کر زمین کو چھونے لگی، مٹی اس طرح اڑ رہی تھی کہ کچھ بھی واضح نہیں دکھائی دے رہا تھا۔

صباحت نے حجاب کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما ہوا تھا اور وہ اونچی اونچی آواز سے پکار رہی تھی۔

"اذہاد..... کہاں ہو تم..." پھر اچانک حجاب چیخ اٹھی۔

www.novelsclubb.com

سیاہ غبار کا ایک بھنور ان کی آنکھوں کے سامنے نمودار ہوا اور آسمان کی طرف اڑتا ہوا غائب ہو گیا جس طرح اچانک طوفان شروع ہوا تھا اسی طرح اچانک ماحول پہلے جیسا ہو گیا۔

مٹی کے غبار میں صباحت کو کوئی سراپا مجسم دکھائی نہیں دے رہا تھا

دھندلاہٹ کم ہوئی تو ایک ادھیڑ عمر شخص ان کے سامنے کھڑا تھا

وہ بزرگ شاہ سبحان تھے۔جو دھیرے دھیرے انکی طرف بڑھ رہے تھے ان کی کھوجی نظریں کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں وہ جونہی صباحت کے قریب آئے انہوں نے پوچھا

"تم دونوں کے ساتھ اور کون تھا۔" صباحت بوکھلائی گئی کہ یہ بزرگ اس طرح سے کیوں پوچھ رہے ہیں

بزرگ نے اپنی کراری آواز میں پھر پوچھا۔"کون تھا تم دونوں کے ساتھ"

"ہمارے ساتھ اذہاد تھا۔" صباحت نے گھبراہٹ میں بلا تامل کہا۔

"کون اذہاد...." بزرگ نے پوچھا اس بار صباحت تھوڑی ہمت کر کے بولی۔

"آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں۔"

"جو پوچھ رہا بس اس کا جواب دو۔" بزرگ نے تسبیح میں لپٹے ہوئے ہاتھ کو ہوا میں اکڑا لیا۔

حجاب نے صباحت کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"میں آپ کو بتاتی ہوں۔ ہمارے ساتھ ایک نوجوان تھا جس کا نام اذہاد ہے ہم نے اپنے گھر میں اسے ایک کمرہ کرائے پر دیا ہے۔ ابا جی کی قبر پر آنا تھا تو ہم اسے لئے اپنے ساتھ لے آئے۔"

"وہ جانتا تھا کہ اسے قبرستان میں نہیں آنا چاہئے پھر بھی وہ آگیا اس کی وجہ سے میرا چلہ خراب ہو گیا سبحان شاہ منہ میں بڑبڑایا۔"

"مگر اس کے آنے سے آپ کا چلہ کیسے خراب ہو گیا۔" حجاب نے حیرت سے بزرگ کی طرف دیکھا۔

"یہ راز و گیان کی باتیں تم نہیں سمجھ سکتی۔ تم اتنا سمجھ لو کہ اسکی طرف سے اگر کوئی خطرہ محسوس کرو تو پھر سبحان شاہ کو یاد کر لینا۔"

"آپ..." ... سوال حجاب کے گلے میں ہی اٹک گیا

"میں پیر سبحان شاہ ہوں۔"

صباحت سر جھکا کے پیر کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ آپ پیر سبحان شاہ ہیں۔ بہت خوش نصیبی ہے ہمارے کہ آپ کا دیدار ہو گیا۔ بہت نام سنا ہے آپ کا میں تو کب سے سوچ رہی تھی کہ آپکے پاس آؤں بس میں پریشانیوں کی ماری وقت ہی نہیں نکال سکی۔"

سائیں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"کوئی بات نہیں آزمائشیں نیک لوگوں پر ہی آتی ہیں حویلی آنا پھر تمہارے مسئلے بھی سنوں گا..." یہ کہہ کر سائیں بابا وہاں سے چل دیئے۔

صباحت اور حجاب نے احسان الحق کی قبر پر پھول چڑھائے۔ پھر اذہاد کو ڈھونڈنے لگیں۔

"یہ اذہاد کہاں چلا گیا ہے اور اس طرح اچانک سے کیوں چلا گیا ہے۔"

حجاب ماں کا ہاتھ پکڑ کر سڑک کی طرف نکل آئی۔

"وہ کوئی چھوٹا سا بچہ نہیں ہے جو گم ہو جائے گا، آ جائے گا گھر جہاں بھی گیا ہو گا۔"

حجاب نے ہاتھ کے اشارے سے رکشہ روکا اور دونوں گھر آ گئیں۔

اذہاد کے کمرے کی لائٹ جلی ہوئی تھی۔

"لگتا ہے اذہاد ہم سے پہلے آ گیا ہے۔ تم اندر جاؤ میں اذہاد کو دیکھتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

کمرے میں داخل ہوتے ہی صباحت نے شکوہ بھری نظروں سے اذہاد کی طرف دیکھا۔

"اس طرح ہمیں چھوڑ کر کیوں چلے آئے۔ تم کہتے ہو کہ میرے بیٹے ہو تو کیا بیٹے ماں کو اس طرح چھوڑ کر آتے ہیں۔"

اذہاد نے صباحت کو شانوں سے پکڑ کر کرسی پر بٹھا دیا اور خود اس کے قدموں میں بیٹھ گیا۔

"آنٹی آپ مجھے مار لیں مگر ناراض نہ ہوں میں پہلے ہی قبرستان نہیں جانا چاہتا تھا قبرستان جا کر میری طبیعت خراب ہو جاتی ہے عجیب عجیب سے خیال من میں سوئیاں چبھوتے ہیں مجھ پر عجیب خفقانی کیفیت طاری ہو گئی تھی اگر گھر نہ آتا تو شاید قبرستان میں ہی بے ہوش ہو جاتا

اس کی بات سن کر صباحت پریشان ہو گئی۔

"خدا نہ کرے کہ تم بیمار پڑو۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں اگر ایسی بات تھی تو تم ہمیں منع کر دیتے اب تم آرام کرو میں تمہارے لیئے چائے بھجواتی ہوں"

www.novelsclubb.com

صباحت نے آکر اذہاد کے مسئلے کے بارے میں حجاب سے بات کی اور اسے کہا کہ وہ اذہاد کے لیئے چائے لے جائے۔

حجاب چائے لے کر کمرے کے باہر آئی تو اذہاد اٹیچی کیس کھولے کچھ ڈھونڈ رہا تھا ایک خاکی سی جلد کی کتاب اس کے ہاتھ لگی مگر دروازے پر دستک سن کر اس نے وہ کتاب دوبارہ کپڑوں میں چھپادی۔

".ک.....کون" اذہاد نے کانپتی آواز میں پوچھا۔"

"میں ہوں حجاب....آپ کے لئے چائے لائی ہوں۔" حجاب نے دھیمی سی آواز میں کہا۔

اذہاد دروازے کے قریب آیا۔

"آپ باہر رکھ دیں، میں لے لوں گا۔"

"بہتر" یہ کہہ کر حجاب نے چائے دروازے کے پاس رکھی اور جانے لگی۔

جاتے جاتے حجاب کی نظر کھڑکی پر پڑی جس کا پردہ تھوڑا سا سرکا ہوا تھا اس نے دیکھا کہ اذہاد کا دایاں بازو بری طرح جھلسا ہوا ہے اور وہ انتہائی تکلیف میں اٹیچی کیس میں کچھ ڈھونڈ رہا ہے۔

حجاب گھبراہٹ میں بولی۔

"آپ کے بازو پر کیا ہوا ہے۔ حجاب کی آواز سنتے ہی اذہاد نے بازوؤں کا کف نیچے کرتے ہوئے جھلسا ہوا حصہ ڈھانپ لیا۔

"معمولی زخم ہے، ٹھیک ہو جائے گا۔"

"آپ اسی معمولی زخم کہتے ہیں آپ باہر لان میں بیٹھیں میں ڈریسینگ کا سامان لاتی ہوں"

www.novelsclubb.com

اذہاد لان میں پڑی بید کی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔

تھوڑی دیر میں حجاب میڈیکل بکس لے آئی حجاب نے ایک اذہاد کی کرسی کے سامنے رکھ دی اور اس پر بیٹھ گئی۔اس نے میڈیکل بکس اپنی گود میں رکھا۔

"اپنا بازو آگے کریں میں آپکو دوا لگا دوں" حجاب نے کہا۔

اذہاد بازو پیچھے سکیٹر کے بیٹھا ہوا تھا۔"آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہیں۔میرے زخم میں تکلیف نہیں ہے۔"

جبکہ تکلیف کے احساس اذہاد کے چہرے پر صاف دکھائی دے رہا تھا۔حجاب نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو اذہاد نے حجاب کے خوبصورت چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

آج وہ حجاب کو بہت قریب سے دیکھ رہا تھا۔آنچل حجاب کے سر سے سک کر اسکے گلے میں لہرانے لگا تھا۔

اس نے بالوں میں کلپ لگا رکھا تھا مگر کچھ بالوں کی لٹیں اس کے چہرے پر بکھری ہوئی تھیں

حجاب نے روئی پر دوا لگا کر زخم پر رکھی تو مارے تکلیف کے اذہاد کے منہ سے سی کی آواز نکلی۔ حجاب نے زخم پر پھونک مارنا شروع کر دیا جس سے جلن کا احساس کم ہو گیا۔ پھر اس نے زخم کی ڈریسنگ کرنا شروع کر دی۔

"یہ زخم آپ کو کیسے ہوا، میرا مطلب ہے کہ آپ کا بازو کیسے جلا۔"

اذہاد کی نظر ابھی تک حجاب کے چہرے پر ٹھہری ہوئی تھی، حجاب کیا کہہ رہی تھی ۔اسے کچھ خبر نہیں تھی وہ تو بس

آج جی بھر کے اس کا دیدار کر لینا چاہتا تھا۔

حجاب نے اپنا سوال دوبارہ دہرایا تو اذہاد سوچ میں پڑ گیا، اس کے پاس حجاب کے سوال کا جواب نہیں تھا۔

اسنے گہری نظر سے حجاب کی آنکھوں میں جھانکا۔

"آپ نے اس قدر خلوص سے میری مرہم پٹی کی، خدارا مجھے تکلیف کا احساس نہیں رہا۔"

حجاب اذہاد کی آنکھوں میں دیکھتی ہی رہ گئی۔ کچھ دیر کے لئے جیسے آنکھیں چرانا اس کے بس میں نہیں رہا۔

پھر ایک دم اس نے خود کو جھٹکتے ہوئے اپنی آنکھیں جھکا لیں

"نہ جانے کیا ہے آپ کی آنکھوں میں"

"کیا ہے میری آنکھوں میں۔۔۔" اذہاد نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ باتوں پر پردہ پڑا رہنا ہی بہتر ہوتا ہے۔"

حجاب ساتھ ساتھ ڈریسنگ کر رہی تھی۔

اذہاد نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا

"اگر آپ میری بات کا جواب نہیں دیں گی تو میں ڈریسنگ نہیں کراؤں گا"۔

حجاب نے اذہاد کی طرف دیکھا۔

"جب بھی آپ کی آنکھوں میں جھانکتی ہوں تو کسی کا پیاسا چہرہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے وہ وجیہہ نوجوان جو فقیر کے روپ میں بھی شہزادہ دکھائی دیتا ہے قوالی کے سرور میں مست وہ اپنے کندھوں تک لمبے بالوں کو اس طرح گھماتا ہے کہ اسے دیکھتے دیکھتے مجھ پر وجد طاری ہو جاتا ہے۔جب میں اس کے قریب جاتی ہوں تو وہ میرے آگے کشکول پھیلا کر اس طرح میری جانب دیکھتا ہے کہ جیسے وہ مجھ سے کچھ اور نہیں بلکہ۔۔۔۔۔۔"

ابھی حجاب اپنی بات پوری نہیں کر پائی تھی کہ صباحت کی آواز آئی۔

"حجاب جلدی آؤ۔"

"آتی ہوں اماں" حجاب نے اونچی آواز میں کہا۔

اذہاد خود حجاب کی باتوں میں جیسے کھو گیا تھا۔آپ نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔

حجاب نے مسکراتے ہوئے اذہاد کی طرف دیکھا۔

اس کی آنکھیں بالکل آپ جیسی ہیں۔اذ باد بھی مسکرا دیا۔

"اس فقیر نما شہزادے کی آنکھوں میں اور کیا نظر آتا ہے آپ کو؟"

"حجاب ایک بار پھر کھو گئی۔"اس کی آنکھوں میں جذبات کی موجیں ہر لمحہ موجزن رہتی ہیں۔اس کی مروت سے چمکتی آنکھیں بہت گہری ہیں لیکن جب میں آپ کو یہ بتاؤں گی کہ یہ سب کچھ ایک خواب ہے جو بار بار دیکھتی ہوں تو آپ مجھ پر ہنسیں گے"

"آپ لوگوں کی باتوں کو چھوڑیں یہ بتائیں کہ آپکو یہ خواب لگتا ہے یا....؟"

"نہیں مجھے یہ خواب نہیں لگتا میں نے جاگتے ہوئے بھی اس وجود کو اپنے قریب محسوس کیا ہے"حجاب کی آنکھیں فضا میں بھٹکنے لگیں

اذہاد کی ڈریسنگ مکمل ہو چکی تھی اس نے کھوئے ہوئے اذہاد سے کہا

"ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ میرے آس پاس ہی کہیں ہے۔" یہ کہ کر حجاب وہاں سے چلی گئی۔

رات کے آٹھ بج رہے تھے۔صباحت حسب معمول حجاب کے ساتھ کچن میں مصروف تھی۔احسان الحق کے جنرل سٹور کا سیل مین منیر صباحت سے ملنے آیا تھا۔صباحت نے اسے مہمان خانے میں بٹھا دیا اور اذہاد کے کمرے میں چلی گئی۔

"اذہاد بیٹا۔ذرا باہر آؤ۔" صباحت نے کہا۔

اذہاد کمرے سے باہر آ گیا۔

www.novelsclubb.com

"جی آنٹی، کوئی کام ہے؟"

"بیٹا! ہماری دکان کا سیل میں آیا ہے۔مجھے کئی بار شک ہوا ہے

میں عورت ہوں اس لئے میں نے بھی جانچ پڑتال نہیں کی... اذہاد نے ہاتھ کو اکڑاتے ہوئے کہا۔

"میں سب سمجھ گیا، آپ بس بے فکر ہو جائیں۔ میں اسے سیدھی راہ، دکھادوں گا۔"

اذہاد صباحت کے ساتھ مہمان خانے میں گیا۔ منیر نے کھاتے کی فائل صباحت کے سامنے رکھ دی۔

صباحت نے فائل اٹھا کر اذہاد کے آگے رکھ دی۔

"اذہاد بیٹا! اب تم ہی یہ کام سنبھالوں میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔"

اذہاد کے ہاتھ میں فائل دیکھ کر منیر کے ماتھے پر پسینہ چمکنے لگا۔

"آپ کی تعریف... جیسے آپ آنٹی صباحت کے ملازم ہیں، ایسے ہی میں بھی ان کا ملازم ہوں۔ اس فائل کے مطابق تو جتنے روپے بنتے ہیں وہ تو آپ لائے ہی ہوں

گے۔وہ روپے آپ مجھے دے دیں، باقی انشاءاللہ کل سے میں رات کو نو بجے روزانہ آپ سے آمدنی کا حساب لے لیا کروں گا"

لیکن اذہاد صاحب میں رات آٹھ دکان بند کر دیتا ہوں۔میرا اور باجی صباحت کا حساب کتاب بھی ٹھیک چل رہا ہے۔"منیر گھبراہٹ سے ہڑبڑا گیا۔

"میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا بہتر ہے کہ آپ میری بات مان لیں کل سے آپ نو بجے سے پہلے دکان بند نہیں کریں گے۔"اذہاد نے کہا۔

منیر نے ٹھنڈی آہ بھری۔"ٹھیک ہے"

اتنے میں صباحت چائے لے آئی

منیر نے دکان کے حساب کے مطابق رقم اذہاد کو دی

اس کے جانے کے بعد اذہاد نے صباحت سے بھی بات کی کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا! تم ہمارے لئے اتنا کچھ کر رہے ہو اور میں تمہارے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتی" صباحت نے اپنائیت سے اذہاد کی طرف دیکھا۔

اذہاد نے صباحت کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور بولا۔ "میرے لئے اتنا ہی بہت ہے کہ آپ نے مجھے اپنا سمجھا۔

اتوار کی صبح اذہاد نے پردے پیچھے کئے تو سامنے لان میں حجاب پودوں کو پانی لگا رہی تھی۔ محبت کا ایک

خوبصورت سا احساس اس کے من کو چھو گیا۔ عشق جنون کے ایک مست جھونکے میں وہ جھوم کر رہ گیا۔ اس نے ایک لمبا سانس کھینچا اور آنکھیں موند لیں۔

کچھ دیر کے بعد اس کمرے کی کھڑکی سے ایک سفید کبوتر سلاخوں کے بیچ میں سے اڑتا ہوا باہر آ گیا۔

سامنے منڈیر پر بیٹھ کر کبوتر نے اپنی آواز نکالی۔ غٹر غوں...

یہ آواز سنتے ہی حجاب کی متلاشی نگاہیں

چاروں طرف بھٹکنے لگیں۔اسے کبوتر نظر آیا تو وہ دوڑتی ہوئی اس کے قریب

گئی۔اس نے اس کے پنجوں کی طرف

دیکھا جس میں سبز چھلا تھا۔

وہ خوشی سے جھوم اٹھی۔

"میرا کبوتر آ گیا، میں تو سمجھتی تھی کہ وہ گھر چھوٹا تو تمہارا ساتھ بھی چھوٹ گیا لیکن

تم نے مجھے ڈھونڈ لیا"

اس نے آگے بڑھ کر کبوتر کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور اسے اپنے چہرے سے لگا لیا وہ

کافی دیر تک اسے اپنی گود میں لے کر بیٹھی رہی اور دانہ کھلاتی رہی جونہی سورج کی

تیز کرنوں کا اجالا پھیلا وہ کبوتر غائب ہو گیا۔

•●•●•●•●•●•●•●•

کوئی عورت حجاب سے ملنے آئی۔ حجاب کپڑے استری کر رہی تھی۔ صباحت اور اس عورت کی آواز حجاب کے کانوں سے ٹکرائی۔ عورت کہہ رہی تھی۔

''بہت اچھا رشتہ لے کر آئی ہوں حجاب بیٹی کے لئے۔ لڑکا بینک میں ملازم ہے۔ ماں کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اپنا گھر گاڑی خدا کا دیا ہوا سب کچھ ہے۔''

"رشتہ تو واقعی اچھا تم ایسا کرو کہ ان لوگوں کو پرسوں لے آؤ'' صباحت نے کہا۔

''میں تو کہتی ہوں کہ کل ہی سے لے آتی ہوں۔'' عورت جھٹ سے بولی۔

"کل مجھے کچھ کام ہے۔'' صباحت نے سمجھایا۔

عورت اپنی چادر درست کرتے ہوئے اٹھ بیٹھی "اب مجھے اجازت دو..."

"میں تو تمہارے لیئے چائی بنوانے لگی تھی'' صباحت نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ جلدی میں تھی۔

استری کرنے کے بعد حجاب صباحت کر بیٹھ گئی۔اس کا چہرہ یک لخت اتر گیا۔صباحت نے اس کا لٹکا ہوا منہ دیکھا تو پوچھنے لگی۔

"یہ چہرے پر بارہ کیوں بج رہے ہیں؟"حجاب نے شکوہ بھری نظروں سے ماں کی طرف دیکھا۔

"اماں! میں نے کہا تھا نہ کہ ابھی میں نے شادی نہیں کرنی"

"اچھا تم نے میری اور فاخرہ کی باتیں سن لی ہیں میں نے خود تم سے اس موضوع پر بات کرنی۔میں تمہاری شادی نہ کرنے کی وجہ جانتی ہوں لیکن میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گی پہلے بھی کئی رشتے تما پنی ضد کی وجہ سے ٹھکرا چکی ہو۔لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔"صباحت نے حکم سنانے کے انداز میں کہا۔

"میں تو صرف یہ چاہتی ہوں کہ ثانیہ اور تحریم کی تعلیم مکمل ہو جائے۔اس کے بعد آپ سوچیں۔"حجاب نے ماں سے التجا کی لیکن صباحت نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔

"میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔ تم نے اپنے بارے میں کبھی نہیں سوچنا۔ ثانی اور تحریم کی تعلیم مکمل ہونے کے بعد تمہیں ان کی شادیوں کی فکر ہو جائے گی۔ یہی عمر ہے شادی کی۔ اگر تمہاری عمر ڈھل گئی تو بہت مشکل ہو جائے گی "۔

حجاب ماں کو کوئی جواب نہ دے سکی لیکن اس کی آنکھوں سے اشک بہہ کر اس کے چہرے کو بھگو رہے تھے۔ ثانیہ نے حجاب کو اس طرح روتے دیکھا تو صباحت کے قریب بیٹھتے ہوئے کہنے لگی۔

"آپک کہا ہوا؟"

حجاب آنسو پونچھتے ہوئے کمرے میں چلی گئی ثانیہ بھی اسکے پیچھے پیچھے کمرے میں چلی گئی

رات کو ثانیہ نے کھانا لگایا اذہاد نے لونگ روم کا دروازہ کھٹکھٹایا

"آنٹی میں دکان پر جا رہا ہوں۔"

جاتے جاتے ثانیہ کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"اماں! میں نے آپی کو کھانے کے لیئے بلایا لیکن وہ کہتی ہے انہیں بھوک نہیں ہے۔"

"جب زیادہ بھوک لگے گی تو خود ہی کھا لے گی۔" صباحت نے سالن کا برتن تحریم کے نزدیک رکھتے ہوئے کہا۔

اذہاد گیٹ کے نزدیک گیا تو حجاب جھولے پر بیٹھی کسی سوچ میں گم تھی اذہاد کو خیال آیا کہ حجاب سے پوچھے کہ کیا معاملہ ہے مگر اسے خیال آیا کہ منیر دکان بند کر دے گا اس لیئے وہ تیزی سے نکل گیا۔ دکان سے واپس۔ آیا تو حجاب اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔

اذہاد بستر پر لیٹ گیا لیکن ثانیہ کی بات بار بار اس کے دل میں کھٹکتی رہی اور اس نے حجاب کو بھی پریشان دیکھا تھا

رات کا ایک بج رہا تھا۔ حجاب بھی بے چین تھی۔ اپنی بے خوابی سے تنگ آ کر وہ باہر لان میں چلی گئی۔ وہ جھولے کی زنجیر پر سر رکھ کے بیٹھ گئی اور خود سے باتیں کرنے لگی کہ اماں کیوں نہیں سمجھتی، مجھے ابا جی کے خواب پورے کرنے ہیں، ان کا خواب تھا کہ ثانی اور تحریم تعلیم مکمل کر کے اپنے پیروں پر کھڑی ہو جائیں۔ اگر میں نے شادی کر لی تو کون ذمہ داری اٹھائے گا؟ اماں بالکل اکیلی ہو جائیں گی، دکان کی آمدن زیادہ نہیں ہے کہ اس میں گھر کے اخراجات کے ساتھ ساتھ چھوٹی بہنوں کی تعلیم بھی پوری ہو سکے۔"

www.novelsclubb.com

اذہاد کو بھی نیند نہیں آ رہی تھی۔ وہ بھی باہر لان میں آ گیا۔ اس نے حجاب کو اس طرح بیٹھے دیکھا تو اس سے رہا نہیں گیا۔ وہ حجاب کے قریب آ گیا۔ حجاب ایک لمحہ کے لئے تو گھبرا گئی۔

"آپ یہاں اس وقت ؟"

"یہی سوال میں آپ سے کروں تو..." اذہاد جھولے کے قریب بینچ پر بیٹھ گیا۔

"میں نے سوچا تھوڑی دیر ٹہل کر آتی ہوں۔" حجاب جھولے سے اتر کر اذہاد کے ساتھ بینچ پر بیٹھی۔

"اس دن جب آپ نے میری ڈریسنگ کی تھی، میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن کہہ نہ پایا" اذہاد نے سر جھکا لیا۔

حجاب نے مسکراتے ہوئے پوچھا "کیوں ہچکچا رہے تھے ہم لوگوں نے کبھی آپ کو غیر نہیں سمجھا، جو کہنا ہے بلا جھجک کہہ دو"

اذہاد نے حجاب کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا "آپ مجھ سے دوستی کریں گی؟"

کچھ دیر حجاب خاموشی سے اذہد کی طرف دیکھتی رہی پھر اس نے اپنا ہاتھ ازہاد کے ہاتھ میں دے دیا۔

"مجھ سے دوستی کر کے آپکو کیا ملے گا میں تو کسی کو خوشی کا ایک لمحہ بھی نہیں دے سکتی"

اذہاد نے حجاب کی معصوم آنکھوں میں جھانکا اور بولا۔

"آپ کو کیا پتہ کون کب آپکی کس بات سے خوش ہو جاتا ہے خوشیاں نہ تو بانٹی جاتی ہیں، نہ چھینی جاتی ہیں یہ تو محسوسات میں کھل کر مسکراہٹ بکھیر دیتی ہیں۔ چلیں ،آج سے ہم کے دوست ہوئے۔"

"ہاں....."حجاب نے دھیرے سے کہا

"تو پھر دوستی کا سب سے پہلا حق ہوتا ہے کہ اپنے دوست سے کوئی بات نہ چھپائی جائے۔" یہ کہہ کر اذہاد نے اپنے پیچھے رکھی ہوئی کھانے کی پلیٹ حجاب کے سامنے رکھ دی۔

"آپ نے کھانا نہیں کھایا تھا شاید آپ آنٹی صباحت سے ناراض تھیں۔"

اذہاد نے روٹی کا لقمہ لیا اور اپنے ہاتھ سے حجاب کی طرف بڑھایا۔

حجاب اس کا خلوص ٹھکرا نہ سکی اور اس نے اذہاد کے ہاتھ سے لقمہ لیا۔

"آپ کھانا کھائیں میں چلتا ہوں۔" اذہاد اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"ٹھہریئے۔" حجاب نے اسے روکا۔

وہ دوبارہ حجاب کے پاس بیٹھ گیا۔

"نہیں پوچھیں گے کہ میں امی سے کس بات ناراض تھی؟"

"کس بات پر...؟" اذہاد نے پوچھا۔

"پرسوں کچھ لوگ مجھے دیکھنے کے لئے آرہے ہیں، پر میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔ میں چاہتی ہوں کہ ثانیہ اور تحریم کی تعلیم مکمل ہونے پر میں اپنے ہاتھوں سے انکی شادی کروں۔ میں نے امی سے یہ نہیں کہا کہ میں شادی کبھی نہیں کروں

www.novelsclubb.com

گی مگر امی کہتی ہیں کہ ثانیہ اور تحریم کی تعلیم مکمل ہونے تک میری شادی کی عمر گزر جائے گی۔"

"اذہاد ایک لمحے کو جیسے پتھر کا بن گیا اسکے ہونٹ سلب ہو گئے وہ کچھ بول نہ پایا"

حجاب کے دوبارہ بلانے پر اس نے جھرجھری سی لی۔

"آنٹی ٹھیک کہتی ہیں آپکو اس طرح ضد نہیں کرنی چاہیئے آپ کو اپنی بہنوں کے لئے اپنی زندگی برباد نہیں کرنی چاہیئے۔آپ کو آنٹی کی بات مان لینی چاہیئے۔"

"یہ میرے لیئے بہت مشکل ہے"حجاب یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی

اذہاد کی حالت بہت عجیب ہو رہی تھی اشتعال میں اس نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ رکھی تھیں اس کے اندر ایک لاوا سا ابل رہا تھا۔وہ خود کو انتہائی بے بس اور لاچار محسوس کر رہا تھا کہ وہ صباحت سے حجاب کا ہاتھ نہیں مانگ سکتا۔جس لڑکی کے لئے اس نے اپنا سب کچھ چھوڑ دیا جو لڑکی اسے اپنی زندگی سے زیادہ پیاری ہے

اس لڑکی سے وہ اظہار محبت بھی نہیں کر سکتا۔اس کی پیشانی کی رگیں ابھر آئیں اور آنکھیں دہک کر انگارہ ہونے لگیں۔

وہ اپنے بازو پھیلا کر گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا اور کسی بھیڑیئے کی مانند چیخنے لگا۔

حجاب جو اپنے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑی تھی سہم کر لان کی طرف دیکھنے لگی۔صباحت تو ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اور سورۃ اخلاص کا ورد کرتے ہوئے لان کی طرف گئی۔

بہت عجیب سی آواز آئی تھی، یہی لان سے ہی آئی تھی۔اس نے لان کے چاروں طرف نظر دوڑائی مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔۔صباحت نے تسبیح پڑھتے ہوئے اذہاد کے کمرے کی کھڑکی کی طرف دیکھا۔اذہاد بے خود سویا پڑا تھا۔صباحت دوبارہ اپنے کمرے میں جا کر سو گئی۔

"شاید یہ میرا وہم ہو۔وہ آواز میں نے خواب میں سنی ہو۔"

www.novelsclubb.com

اگلے روز بھی حجاب سب گھر والوں سے کھچی کھچی سی رہی۔ زیادہ وقت اس نے اپنے کمرے میں گزارا۔

صباحت بھی حجاب کے رویے کی وجہ سے پریشان تھی لیکن وہ اپنی بیٹی کو جانتی تھی وہ جانتی تھی کہ جب لڑکے والے آئیں گے تو خاموشی سے تیار ہو جائے گی وہ اپنی ماں کی نہ تو نافرمانی کرے گی اور نہ ہی مہمانوں کے سامنے کوئی غلط رویہ اختیار کرے گی۔

مہمانوں کے آنے کا دن بھی آ گیا

حجاب کے ساتھ ثانیہ بھی کچن میں مصروف تھی

"آج تو چائے کے ساتھ ساتھ بڑے مزے کی چیزیں بن رہی ہیں، کون آنے والا ہے؟"

ثانیہ نے حجاب کو چھیڑا تو حجاب نے غصے سے کہا

"مجھے اس طرح کا مذاق بالکل پسند نہیں ہے۔"

تحریم دوڑتی ہوئی کچن میں آئی۔

"آپی وہ لوگ آ گئے ہیں۔"

تھوڑی دیر کے بعد صباحت نے حجاب سے چائے لانے کے لئے کہا تحریم اور ثانیہ ان سے پہلے ہی مل چکی تھی۔ حجاب اندر چائے لے کر گئی تو اندر دو خواتین بیٹھی تھیں۔ ان میں سے ایک لڑکے کی ماں اور دوسری پھوپھی تھی۔ حجاب نے انہیں چائے پیش کی، بہت خوشگوار ماحول رہا۔ صباحت بھی خوش تھی، خواتین کے انداز سے لگ رہا تھا کہ انہیں حجاب پسند آ گئی ہے۔ جب جانے کا وقت قریب آیا تو لڑکے کی ماں نے ہچکچاتے ہوئے صباحت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔ اس نے ترچھی نظر سے حجاب کی طرف دیکھا۔

"حجاب بیٹی، یہ برتن لے جاؤ۔" صباحت نے کہا۔

حجاب برتن اٹھا کے کچن میں لے گئی تو صباحت س عورت سے مخاطب ہوئی

"کیا کہہ رہی تھیں آپ.....؟"

"بات دراصل یہ ہے ہمیں آپ کے گھر کا ماحول بہت پسند آیا ہے۔ ہمیں خوشی ہو گی جب ہمارے بیٹے کی شدی اس گھر میں ہو"

صباحت کی باچھیں کھل گئی وہ منہ میٹھا کرانے کے لئے مٹھائی منگوانے لگی تو لڑکے کی پھوپھی نے کہا۔

"لیکن..."

اس کے خاموش ہوتے ہی صباحت نے کہا"آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے بیٹے کی عمر کے حساب سے ثانیہ ٹھیک رہے گی"

لڑکے کی ماں خدیجہ کہ بات سن کر صباحت جیسے سن ہو گئی دونوں خواتین نے اٹھتے ہوئے کہا

"آپ بیٹیوں سے مشورہ کر لیں اور پھر بتا دیجیئے گا ہمیں مایوس مت کیجئے گا ہمیں آپ کے فون کا انتظار رہے گا۔"

ان کے جانے کے بعد صباحت کی ساری خوشی ہوا ہو گئی

ثانیہ اور تحریم صباحت کے پیچھے پڑ گئیں۔

"اماں! کیا بات کی لڑکے والوں نے انہیں آپی پسند تو آ گئی ہے؟"

صباحت برتن اٹھاتے ہوئے چڑ کر بولی۔

"جب تینوں بہنیں جوان ہوں تو لوگ رشتہ مانگتے ہوئے چھوٹی بڑی نہیں دیکھتے"

"کیا مطلب۔" ثانیہ اور تحریم ایک دوسرے کی طرف پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"تم دونوں بہنیں یہ برتن سمیٹو" صباحت یہ کہہ کر کچن سے باہر جا کر حجاب کو ڈھونڈنے لگی۔

اس کا دل غم کے بوجھ سے چور چور تھا۔ دعا مانگنے لگی تو اس کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

"اے میرے رب تیرے سوا میرا کوئی پرسان حال نہیں مجھے صحیح راہ دکھا اور درست فیصلہ کرنے کی قوت دے مجھے سرخرو کر دے۔"

صباحت نے حجاب سے رشتے کے موضوع پر کوئی بات نہیں کی

جب تک اس کے ذہن نے کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا اس نے بیٹیوں سے بات کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ رات ہوئی تو حجاب صباحت کے قریب آکر بیٹھی تو صباحت نے حجاب کی طرف دیکھا جو کسی پری کی مانند خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔

"میری بیٹی تو شہزادی ہے، پتہ نہیں لوگوں کی آنکھوں کو کیا ہو گیا ہے اس وقت سے ڈرتی تھی میں لڑکی کی عمر کے آگے اس کی خوبصورتی کی اہمیت نہیں رہتی"

"آپ کیا کہنا چاہتی ہیں۔۔۔" حجاب نے ماں کے ہاتھ پر دھیرے سے ہاتھ رکھا

صباحت نے حجاب کی طرف دیکھا۔"جو لوگ رشتے کے لئے آئے تھے۔وہ کہہ رہے تھے کہ تمہاری عمر انکے بیٹے کی عمر سے زیادہ ہے۔وہ اپنے بیٹے کے لئے ثانیہ کا ہاتھ مانگ رہے تھے۔"

حجاب نے سر جھکاتے ہوئے پوچھا"تو آپ نے کیا کہا۔"

"میں نے فی الحال ان سے کچھ نہیں کہا۔البتہ سوچنے کے لئے وقت مانگا ہے۔"

صباحت نے حجاب سے جیسے آنکھیں چرالیں۔

"اماں ٹھیک ہے۔انہیں اپنے بیٹے کے لئے ثانیہ پسند آئی۔مجھے یہ بات بری نہیں لگی لیکن جب تک ثانیہ کی تعلیم مکمل نہیں ہو جاتی ہم اس کی شادی کے بارے میں کیسے سوچ سکتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

حجاب نے کہا۔

صباحت کسی ٹوٹے برتن کی طرح کھنکی۔

''میں جن حالات سے دوچار ہوں۔اس میں اگر ثانیہ کا اچھا رشتہ آتا ہے تو میں قطعا نہیں سوچوں گی کہ اس کی تعلیم مکمل ہوئی ہے یا نہیں۔میں ثانیہ کے لئے رشتہ قبول کر رہی ہوں اور یہ رشتہ بہت اچھا ہے۔تم نے ہمیشہ اپنی ضد کی وجہ سے اچھے رشتے ٹھکرائے۔ورنہ پہلے بڑی بہن کی شادی ہونی چاہیے۔میں چاہتی ہوں کہ تم فیصلہ کرنے میں میری مدد کرو''

حجاب جو سر جھکائے اداس بیٹھی تھی شکستہ اداس لہجے میں بولی

"اماں اگر آپ نے فیصلہ حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے تو پھر ہمیں خواب دیکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔جو آپ بہتر سمجھیں فیصلہ کر لیں۔"حجاب نہ جانے من میں کتنی باتیں چھپائے وہاں سے اٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

ثانیہ اور تحریم کے لئے یہ خبر کسی بم پھٹنے سے کم نہ تھی۔

حجاب نے انہیں یہ باتیں امی کے فیصلہ سنانے سے پہلے اس لیئے بتائیں کہ ثانیہ کا ذہن بن جائے۔اگلے روز دوپہر کے کھانے کے بعد صباحت نے ثانیہ سے بات کی

اس نے ثانیہ کے آگے اپنے دکھوں کا تار تار دامن پھیلا دیا ماں کی مجبوریاں سمجھتے ہوئے ثانیہ نے رشتے کے لئے ہاں کہہ دی۔

صباحت نے آگے بڑھ کر ثانیہ کو اپنے سینے سے لگا لیا "سدا خوش رہو۔"

دوپہر کے ساڑھے تین بج رہے تھے۔ثانیہ اور تحریم حسب معمول سو گئیں حجاب قالین پر بیٹھی دیوار سے پشت لگائے کسی گہری سوچ میں گم تھی۔

دل پر غم کے بادل چھائے تھے۔آنکھیں بار بار بھیگ جاتی تھیں۔اس کے اندر ایک جنگ جاری تھی۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اس کی کوئی قریبی دوست ہو جس سے وہ اپنا دکھ بانٹے شاید اس کی کوئی ایسی دوست بھی نہ تھی۔وہ اپنے کمرے سے نکلی تو اس کے قدم اسے اذہاد کے کمرے تک لے گئے۔اس نے اذہاد کے کمرے کے دروازے دروازے پر دستک بھی نہ دی۔وہ کھوئی کھوئی سی دروازے کے باہر ہی کھڑی رہی۔

اذہاد کو جیسے اس کے آنے کی خبر ہو گئی وہ کمرے سے باہر آ گیا۔

"آپ...."

حجاب نے اداسی سے اسکی طرف دیکھا تو اس کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔ وہ لان میں جا کر گھاس پر بیٹھ گئی اذہاد بھی اسکے پاس بیٹھ گیا

نے جیسے اذہاد کی بات ہی نہ سنی۔ وہ ایک دم سے مسکرانے لگی۔ ندنی دوایا

"کیا بات ہے آج بہت اداس لگ رہی ہیں"

اذہاد نے حجاب کے سپاٹ چہرے کی طرف دیکھا حجاب نے جیسے اذہاد کی بات ہی نہ سنی وہ ایک دم سے مسکرانے لگی

"تمہیں معلوم ہے اذہاد کچھ ہی دن میں ہمارے گھر خوشیوں کے شادیانے بجیں گے۔"

www.novelsclubb.com

اذہاد منہ بسور کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ "آپ کا رشتہ پکا ہو گیا۔"

"میرا نہیں ثانیہ کا رشتہ پکا ہو گیا۔"

حجاب نے اذہاد کو چونکا دیا۔

"ثانیہ وہ تو آپ سے چھوٹی ہے اور پڑھ رہی ہے"

حجاب نے اذہاد کی آنکھوں میں دیکھا تو اسکی آنکھوں میں ایک عجیب سی اپنائیت تھی وہ بولنا شروع ہوئی تو محسوسات کے کسی سمندر میں جیسے غرق ہو گئی ہو۔

"دیکھو کسی نے ایک لمحے کو بھی یہ نہ سوچا کی ثانیہ اور تحریم کی تعلیم مکمل کرنے کے لیئے میں نے اپنی خوشیاں داؤ پر لگا دیں۔اتنا بڑا فیصلہ لیتے ہوئے اماں نے صرف یہی کہا کہ تم نے اپنی ضد سے اچھے اچھے رشتے ٹھکرائے اور اب وقت آگیا ہے کہ لوگ تمہاری عمر کا سن کر پیچھے ہٹنے لگے ہیں۔میرے ارمانوں کا ثانیہ نے بھی نہ سوچا"

جاب کی آنکھوں سے آنسو چھلک گئے اس کے رخسار بھگو گئے۔

www.novelsclubb.com

اذہاد نے حجاب کے چہرے کو خفیف سا چھوا۔

"تم انسانوں کا یہی پرابلم ہے.."

"کیوں! کیا تم انسان نہیں ہو؟"

"اوہ سوری میرا مطلب ہے کہ ہم انسانوں کا یہی پرابلم ہے کہ ہم صرف اپنے ارمانوں کے بارے میں سوچتے ہیں۔اگر تم خود کو اماں کی جگہ یا ثانیہ کی جگہ رکھ کے سوچو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ دونوں اپنی اپنی جگہ ٹھیک ہیں۔"

"اور میں۔۔۔۔۔۔۔"

حجاب نے اذہاد کی طرف اپنائیت سے دیکھ کر اذہاد کا ہاتھ تھام لیا

اذہاد نے اپنے ہاتھوں سے حجاب کے آنسو پونچھے

"آپ اچھی ہیں اپنی جگہ ٹھیک بھی ہیں لیکن حقیقت تو یہی ہے کہ والدین کے سوا دنیا کا ہر رشتہ کھوکھلا ہے۔اگر کوئی آپ کی طرح مخلص ہو جائے تو اسے غم اور ٹھوکروں کے سوا کچھ نہیں ملتا۔

حجاب نے اذہاد کی طرف دیکھا۔

"مجھے بھلے ٹھوکریں ملیں لیکن میں اماں اور بہنوں کے لیئے جو ہو سکا کروں گی۔ آج مجھے اپنے دوست سے کچھ اور بھی چاہیئے۔"

"مجھ سے۔"

"ہاں تم سے..."

"آپ مانگیں تو سہی۔" اذہاد نے کہا۔

"مجھے ہر مشکل میں تمہارا ساتھ چاہیئے، دو گے نا۔"

اذہاد نے مسکراتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"زندگی کے ہر موڑ پر تمہیں جب بھی میری ضرورت ہو گی میں پہنچ جاؤں گا کسی بھی مشکل میں تمہیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔"

اذہاد کا لہجہ اس قدر گہرا تھا کہ حجاب اس کی باتوں میں کھوئی گئی۔

اذہاد نے اسے دلاسہ دیا اور کہا۔

www.novelsclubb.com

"رات بہت ہو گئی ہے اب تمہیں اپنے کمرے میں جا کر سو جانا چاہیے۔"

"مجھے نیند نہیں آئے گی۔" حجاب نے بے دلی سے ہاتھوں کو جھٹکا تو اذہاد نے اس کے داہنے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

"میں دم کر دیتا ہوں۔"

حجاب نے بھنوؤں کو سکیڑ کر اذہاد کی طرف دیکھا۔

"اپنی آنکھیں بند کر لو۔" یہ کہہ کر اذہاد نے ہونٹوں کی تیز جنبش کے ساتھ کچھ ورد کرنا شروع کر دیا۔ وہ دھیرے دھیرے اپنا ہاتھ حجاب کی پیشانی تک لے گیا۔ اس نے اپنا انگوٹھا حجاب کی بھنوؤں کے درمیان میں رکھا اور باقی انگلیوں کو اس کی پیشانی پر خفیف سے انداز سے حرکت دینے لگا۔ ساتھ ساتھ وہ پڑھتا بھی رہا۔

کچھ دیر بعد جب حجاب نے آنکھیں کھولیں تو اسکی آنکھیں نیند سے بوجھل ہو رہی تھیں۔ وہ جا کر اپنے کمرے میں سو گئی

صباحت نے لڑکے والوں سے رشتے کے لیئے ہاں کہہ دی۔ جلد ہی ان کے گھر میں ثانیہ کی منگنی کی تیاریاں ہونے لگیں۔

حجاب نے خود کو اس طرح سنبھالا کہ ساری منگنی کی تیاری اپنے ہاتھوں سے کی

منگنی سے ایک دن پہلے جب ساری تیاری مکمل ہوئی لڑکے سبحان کی والدہ کا فون آیا کہ جتنے لوگ ان کے ساتھ آئیں گے ان سب کو سوٹ دیتے ہیں۔

صباحت نے سبحان کی والدہ کو سمجھایا کہ انہوں نے سبحان کے کپڑے خریدے ہیں۔ابھی ان کا ہاتھ تنگ ہے۔

انشاءاللہ شادی میں یہ رسم پوری کر دیں گے لیکن لڑکے کی ماں رضامند نہ ہوئی۔

حجاب نے صباحت سے فون لے لیا۔ ”آنٹی بے فکر رہیں، جیسا آپ چاہتی ہیں ایسا ہی ہو گا۔“

حجاب کے کانوں میں سونے کے چھوٹے چھوٹے بندے تھے، وہ بندے بیچ کر کپڑے خرید لائی۔

صباحت کو علم ہوا تو وہ حجاب پر خفا ہوئی۔

"اماں، ایک بار منگنی ہو جائے۔ میں اور بنالوں گی۔"

حجاب نے صباحت کو منا لیا۔

آج ثانیہ کی منگنی کے روز صباحت کے گھر خوشیاں محو رقص تھیں۔ صباحت نے تھوڑے لوگوں کو مدعو کیا تھا لیکن ثانیہ کی کزنز اور سہیلیوں نے اچھی بھلی رونق لگا رکھی تھی۔

سب لڑکیاں جو ایک دوسرے سے بڑھ کر تیار ہوئی تھیں کچن میں گھسی پھولوں کی پلیٹیں تیار کر رہی ہوں

www.novelsclubb.com

"جلدی کرو، بس لڑکے والے آتے ہی ہونگے سبحان بھائی کا فون آیا ہے وہ گھر سے چل پڑے ہیں۔ تحریم اپنا دوپٹھیک کرتے ہوئے اذہاد سے ٹکرا گئی

"اذہاد بھائی آپ یہاں لڑکیوں میں کیا کر رہے ہیں" تحریم نے شرارت بھرے انداز میں اذ باد کی طرف دیکھا۔

اذہاد نے بادامی رنگ کا کرتہ شلوار پہنا ہوا تھا قمیص پر براؤن کلر کے دھاگے کا نفیس کام تھا، وہ بہت وجیہہ دکھائی دے رہا تھا۔

تحریم کی سہیلی نے تحریم کو اپنا کندھا مارا اور سرگوشی کے انداز میں بولی

"یہ تمہارے گھر شہزادہ کون ہے؟"

تحریم نے گلا گھنگھارتے ہوئے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا

"ہاں بھائی آپ نے بتایا نہیں کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔"

اذہاد اتنی لڑکیوں میں گھبرا سا گیا۔

"وہ.....میں پوچھنے آیا تھا کہ کوئی کام تو نہیں ہے۔"

"آپ ایسا کریں آپی حجاب سے پوچھ لیں جو ابھی تک خود تیار نہیں ہوئیں" تحریم نے ہنسی روکتے ہوئے کہا؟

اس کی سہیلی نے ایک بار پھر کندھے اچکائے۔

"تحریم! جا کے اپنی آپی کو تیار ہونے میں مدد تو دو، انہیں تو میک اپ بھی کرنا نہیں آتا ہو گا۔"

"خبردار تو میری آپی کا مذاق اڑایا۔ وہ سادی بھی بہت پیاری لگتی ہیں۔ یہ کہہ کر تحریم نے پھولوں کی پلیٹیں اٹھائیں اور سہیلیوں کے ساتھ لان کی طرف بڑھیں۔"

www.novelsclubb.com

اذہاد کی متلاشی نگاہیں ہر طرف حجاب کو ڈھونڈ رہی تھیں اتنے میں لڑکیا شور مچاتی ہوئیں گیٹ کی طرف بھاگیں

"لڑکے والے آ گئے ہیں۔"

بڑے ہال میں بیٹھے تمام لوگ باہر لان میں چلے گئے۔

اذہاد وہاں اکیلا کھڑا تھا۔ پازیب کی جھنکار کی آواز پر اس نے دروازے کی طرف دیکھا۔ حجاب سرخ اور فیروزی لہنگے میں اس کے سامنے کھڑی تھی۔ اس نے فیروزی کلر کے لہنگے کے اوپر سرخ کرتی پہنی ہوئی تھی۔ وہ بلا کی خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے لمبے سیاہ بال کمر سے نیچے تک تھے۔ سرخ نگوں کے لاکٹ سیٹ نے اس کی خوبصورتی میں اضافہ کر دیا تھا سادہ سے میک اپ میں بھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ حسن تو ایسا اذہاد بے اختیار کہہ اٹھا۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔"

www.novelsclubb.com

حجاب نے مسکراتے ہوئے اذہاد کو سر تا پا دیکھا۔

"تم تو بہت چھپے رستم نکلے۔ تمہارا سوٹ تو بہت زبردست لگ تو رہا ہے"

حجاب نے ہاتھوں میں پھولوں کی پلیٹ تھامی ہوئی تھی اذہاد کی نظریں اسکے چہرے پر ہی ٹھہر گئی تھیں۔

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وقت یہیں تھم جائے وہ بس حجاب کو یوں ہی تکتا رہے۔وہ اپنی ارد گرد کی ہر چیز سے غافل ہو گیا تھا کہ حجاب نے پلیٹ سے پھولوں کی چند پتیاں اٹھائیں اور اس کے چہرے پر مار دیں۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے۔لڑکے والے آ گئے ہیں۔آؤ ان کا استقبال کرتے ہیں۔"

وہ دونوں بھی باہر چلے گئے۔

لڑکے والوں کے استقبال کے بعد لڑکے والوں کو کھانا کھلایا گیا۔اس کے بعد منگنی کی رسم ہوئی۔ فنکشن رات گئے تک جاری رہا۔اذہاد نے سارا کام ایسے سنبھالا کہ صباحت کو اپنے بیٹے کی کمی محسوس نہیں ہوئی۔

مہمانوں میں سے جس نے بھی اذہاد کے بارے میں پوچھا تو صباحت نے یہی کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ فنکشن ختم ہونے کے بعد جب سب مہمان چلے گئے تو اذہاد اور حجاب صباحت کے ساتھ مل کر رات ایک بجے تک چیزیں سمیٹتے رہے۔ کام ختم ہو گیا تو اذہاد نے صباحت سے کہا۔

"آنٹی میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں۔""بیٹا تم نے تو کچھ ٹھیک سے کھایا بھی نہیں ہے میں سالن اور چاول گرم کرتی ہوں تم کچھ کھا لو۔" صباحت نے کہا۔

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے..اگر چائے مل جائے تو....." اذہاد نے کہا۔

صباحت نے حجاب کو بلایا۔"حجاب اذہاد کے لیئے چائے بنا دو"

تھوڑی دیر کے بعد حجاب چائے کے دو کپ لے کر اذہاد کے پاس آ گئی۔

"میرے ہاتھ کی چائے پیو گے تو ساری تھکان دور ہو جائے گی"

حجاب نے کپڑے تبدیل کر لئے تھے اس نے بالوں کو کلپ کی مدد سے پیک کر لیا تھا وہ سادی بھی پیاری لگ رہی تھی۔

اذہاد نے مسکراتے ہوئے حجاب کی طرف دیکھا۔

"تم اگر مجھ سے کچھ روز مسلسل کام کراؤ تو بھی میں نہیں تھکوں گا۔"

"کیوں تم کوئی جن زادے ہو جو تھک نہیں سکتے" حجاب نے تمسخرانہ انداز میں اذہاد کی طرف دیکھا۔

اذہاد کی آنکھیں فضا میں بھٹکنے لگیں جیسے وہ کسی گہری سوچ میں کھو گیا ہو۔ حجاب کی اس کو آواز بہت دور سے

آتی ہوئی محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں! میں جن ہی تو ہوں کبھی خواب کبھی اذہاد اور کبھی اچانک دھویں کی طرح تمہاری زندگی سے غائب ہو جاؤں گا۔"

"لیکن تم نے تو ہر مشکل وقت میں میرا ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا ہے۔" حجاب نے کہا۔

اذہاد کی آنکھیں حجاب کی آنکھوں میں کھو گئیں۔ "میں نظر آؤں یا نہ آؤں، میں ہر لمحے ہر وقت تمہارے پاس ہوں گا۔"

حجاب نظریں جھکا کر تیز تیز سانس لینے لگی۔ بس کرو اذہاد۔ مجھے ڈر لگنے لگا ہے۔ میرے ساتھ ایسا مذاق مت کرو۔"

"سوری حجاب، آئندہ ایسا مذاق نہیں کروں گا۔" اذہاد کا لہجہ معنی خیز ہو گیا۔

وہ چائے پی کر کمرے میں چلا گیا حجاب بھی صباحت کی مدد کرانے کچن میں چلی گئی

"آج فنکشن میں سب لوگ اذہاد کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔" صباحت نے برتن سمیٹتے ہوئے حجاب سے کہا۔

"آپ نے کیا بتایا کہ کون ہے اذہاد"

"میں نے کیا کہنا تھا۔ میں نے تو کہہ دیا کہ اذہاد میرا بیٹا ہے اگر آج میرا بیٹا ہوتا تو اذہاد جیسا ہی ہوتا۔" صباحت کے اس مان نے حجاب کو پریشان کر دیا۔

"اماں کیا پتا وہ کب ہمیں چھوڑ کر چلا جائے" حجاب نے صباحت کو دبے الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کی کہ کسی غیر کو ہم اتنا اپنا نہیں سمجھ سکتے۔

صباحت کی نظر ایک ہی جگہ ٹھہر گئی۔

"جب بھی جائے گا، ڈھیروں دعائیں لے کر جائے گا میری" حجاب صباحت سے کچھ مزید نہ کہہ سکی۔ صباحت نے پانی کا جگ حجاب کو پکڑایا۔

"یہ پانی کمرے میں رکھ لینا کل تو تم نے سکول سے چھٹی لی ہے نا۔"

"ہاں"۔

www.novelsclubb.com

''اچھی بات ہے۔میں نے منت مانی تھی کہ میری بیٹی کی منگنی خیریت سے ہو جائے تو میں شاہ جی کے مزار پر چادر چڑھاؤں گی۔سوچ رہی ہوں کہ کل ہی جا کر چادر چڑھا دوں۔میں چاہتی ہوں کہ تم میرے ساتھ جاؤ۔''

''ٹھیک ہے اماں!'' یہ کہہ کر حجاب پانی لے کر کمرے میں چلی گئی۔

صبح ثانیہ اور تحریم کے جانے کے بعد صباحت اور حجاب نے جلد ہی گھر کا کام ختم کر لیا۔وہ نکلنے لگیں تو اذہاد انہیں گیٹ پر ہی مل گیا۔

"آج تم کام پر نہیں گئے" صباحت نے اذہاد سے پوچھا۔

"آج دل نہیں چاہ رہا تھا سو میں نے چھٹی کر لی"

چلو پھر تم بھی چلو ہمارے ساتھ" صباحت بے تکان بولی

"کہاں.....''

www.novelsclubb.com

"تم آؤ تو سہی، راستے میں میں بتا دوں گی" صباحت اس کا ہاتھ کھینچتی ہوئی ٹیکسی تک لے گئی

اذہاد کچھ بول نہ پایا۔

راستے میں اذہاد نے پھر پوچھا۔

"اب تو بتا دیں کہ کہاں جا رہے ہیں۔"

"شاہ جی کے مزار پر جا رہے ہیں میں نے چادر چڑھانے کی منت مانی تھی"

صباحت کی بات سن کر اذہاد کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ پورے سفر میں کچھ بول نہ پایا جب مزار کے قریب پہنچ گئے تو حجاب نے صرف اتنا کہا۔

www.novelsclubb.com

"کیا تمہیں مزار پر جانا پسند نہیں"

اذہاد نے مسکراتے ہوئے حجاب کی طرف دیکھا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔خدا کے کسی پیارے بزرگ کے آستانے پر جانا تو مجھے اس قدر پسند ہے کہ وہاں جا کے میں اپنے ہوش کھو بیٹھتا ہوں۔ڈر رہا تھا کہ آج میں کہیں خود کو کھو نہ دوں"

حجاب انجانی سی کیفیت میں اپنی آنکھیں ادھر ادھر گھمانے لگی۔اسے اذہاد کی بات سمجھ نہیں آئی۔

مزار کے قریب ٹیکسی رکی تو وہ تینوں لوگوں کے ہجوم سے گزرتے ہوئے مزار کے اندرونی حصے میں داخل ہو گئے

مزار کے باہر ہہ صباحت اور حجاب نے گلاب کے پھولوں کی چادر لے لی تھی

مزار کے صحن میں شیشم کا پرانا درخت تھا جس کی جڑوں کے قریب بہت سے دیئے پڑے تھے۔

درخت کے ایک حصے میں صباحت دیئے جلانے لگی اور دوسرے حصے کے قریب حجاب اور اذہاد بیٹھ گئے انہوں نے ایک ساتھ دیئے جلائے تو ایک انجانے سے رشتے کے احساس نے حجاب کے دل کی دھڑکنوں میں ہلچل مچادی۔

خاص ہی کشش اسے اپنی طرف کھینچے لگی۔اذہاد کے لب تو خاموش تھے تو پھر اس کے دل میں ایسا کیا تھا کہ جس کا بھید اس کی آنکھیں کھول رہی تھیں۔

صباحت کی آواز نے ان دونوں کا سکوت توڑ ڈالا

"آجاؤ،اندر جا کر شاہ جی کی قبر پر چادر چڑھادیں"

صباحت کے ساتھ وہ دونوں وہاں سے اٹھے۔بہت بڑے صحن کے بعد ایک برآمدہ تھا جس کے ساتھ ہی شاہ صاحب کی قبر تھی۔

وہ تینوں صحن عبور کر کے برآمدے کی طرف بڑھنے لگے۔تو قوالی کے دل کو چھو لینے والے بول ان کے کانوں سے ٹکرائے۔

قوال برآمدے کے قریب براجمان مخصوص دھن کے ساتھ رب کریم سے اپنی عقیدت کا اظہار کر رہے تھے۔

اذہاد کے قدم بے اختیار قوالوں کی طرف بڑھنے لگے۔

حجاب نے اسے پیچھے سے پکارا۔

"اذہاد..."

لیکن اذہاد کو جیسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ قوالوں کے سامنے خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

صباحت نے اسے پکارا۔ "اذہاد ادھر آؤ بیٹا۔"

www.novelsclubb.com

لیکن وہ تو قوالی کے سروں پر مست آنکھیں بند کئے کھڑا تھا۔

پھر اچانک اس نے دھمال ڈالنا شروع کر دیا مزار پر آئے ہوئے کچھ لڑکے بھی دھمال میں اسکا ساتھ دینے لگے

حجاب اور صباحت آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس کے قریب آ گئی

صباحت کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

"میں تو جانتی تھی کہ اذہاد من کا فقیر ہے دیکھو کس طرح مست ہو کر دھمال ڈال رہا ہے۔"

اذہاد نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیا کھڑی کر لی اور اپنے سر کو اپنے کندھوں پر گھمانے لگا کہ اچانک اسکے ساتھ دھمال ڈالنے والے لڑکے چیخ کر پیچھے ہٹ گئے۔

اذہاد کی شکل بدل چکی تھی اور اس کے بال کندھوں تک لمبے ہو چکے تھے

حجاب کے پسینے چھوٹ گئے اسکی آنکھیں باہر کو ابل پڑیں جو خواب آج تک وہ بند آنکھوں سے دیکھتی تھی آج وہ سب کچھ کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

اذہاد کی جگہ وہی لڑکا اس کے سامنے تھا جو اسے بار بار خواب میں سحر زدہ کر دیتا تھا اس کی محسوسات پر قابض ہو جاتا تھا۔ پر ہیبت زدہ ماحول میں حجاب کی چیخ گونجی ہی

نہیں تھی کہ اس کی اصلیت کھل گئی۔اس نے اپنے چہرے کو چھوا پھر ایک دم اس کا جسم روشنی کی شعاع میں تحلیل ہو گیا جو آسمان کی طرف بڑھتی ہوئی غائب ہو گئی۔

کچھ دیر تو حجاب پر سکتہ طاری رہا پھر وہ بے ہوش ہو گئی۔مزار میں خوف و ہراس پھیل گیا۔لوگ بھگدڑ میں زخمی ہو کر گرنے لگے۔

بہت مشکل سے صباحت حجاب کو ہاسپٹل پہنچا سکی۔حجاب کے ہوش میں آنے کے بعد وہ اسے گھر لے آئی۔حجاب کو اس کے کمرے میں لانے کے بعد صباحت صحن میں آ گئی۔اس کے ہاتھ ابھی تک کانپ رہے تھے۔دل کی دھڑکنیں بار بار بے قابو ہو رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"او میرے خدا،اذہاد آسیب تھا جو انسان بن کر ہمارے ساتھ رہتا رہا،مجھے بی بی بختاور نے بتایا بھی تھا جو آسیب حجاب کو خواب میں دکھائی دیتا تھا وہ حجاب کے حسن کا اسیر ہو چکا ہے۔اس نے تو اس آسیب کو حجاب سے دور کر دیا تھا لیکن میں نے اس

کی یہ بات نظر انداز کر دی کہ وہ آسیب حجاب کو اتنی آسانی سے نہیں چھوڑے گا، وہ دو سال کے بعد پھر آئے گا۔"

صباحت لمبے لمبے سانس لینے لگی۔

"وہ آسیب اذہاد کے روپ میں لوٹا"

"اماں ذرا پانی تو لا دیں" حجاب کی آواز کمرے سے آئی

صباحت حجاب کے لیئے پانی لے کر گئی تھوڑی دیر کی بے ہوشی نے بھی حجاب کو نڈھال کر کے رکھ دیا تھا۔

اس نے اپنی بھاری بھاری پلکیں بہت دھیرے سے اوپر اٹھائی تو ماں کے چہرے پر لکھی دہشت کو اس نے صاف صاف پڑھ لیا۔

صباحت نے اسے پانی دیا اور پھر وضو کرنے کے لیئے صحن میں چلی گئی

www.novelsclubb.com

اسے اذہاد کے کمرے سے کچھ آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی اندر ہو اس نے ترچھی نظر سے اذہاد کے کمرے کی طرف دیکھا، کمرے کی لائٹ بھی جلی ہوئی تھی۔

اس نے جلدی جلدی وضو کیا اور تیز تیز چلتی کمرے میں جا کر اندر سے چٹخنی چڑھا دی

وہ قرآن پاک کھول کے بیٹھ گئی اور سورۃ یسین پڑھنے لگی۔ سورۃ پڑھنے کے بعد اس نے پانی پر دم کیا اور حجاب کو بلایا۔ حجاب صباحت کی حالت دیکھ کر بہت پریشان ہو رہی تھی۔ثانیہ اور تحریم بھی آنے والی تھیں۔

حجاب نے چولہے پر ہنڈیا چڑھائی وہ خود بھی مزار میں ہونے والے واقعے کے اثر سے نہیں نکل پا رہی تھی گھر میں صباحت اور حجاب کے ہونے کے باوجود سناٹا چھایا ہوا تھا جس میں اندیشوں اور وسوسوں کی سرسراہٹیں تھیں۔ برتنوں کی کھڑکھڑاہٹ کی آوازیں سن کر صباحت کچن میں آئی۔

"تم چھوڑو بیٹی، میں خود کھانا بنالوں گی۔"

"اماں، میں بیمار تو نہیں ہوں۔ آپ آرام کریں، میں فارغ بیٹھ کر کیا کروں گی۔"
حجاب نے صباحت کو سمجھا کر بھیج دیا وہ ہنڈیا کا سامان تیار کرتی رہی اور اپنے دماغ میں والے سوچوں کے غبار میں الجھی رہی۔-

اذہاد کے ساتھ گزارے ہوئے لمحے ایک ایک کر کے اسے یاد آرہے تھے۔ اذہاد کی کہی ہوئی باتیں من میں ہلچل سی مچا رہی تھیں اس کے دونوں روپ بار بار اسکی آنکھوں کے سامنے آرہے تھے

کبھی اسکا تصور من میں خوف بھر دیتا اور کبھی دلفریب احساس کی طرح سانوں میں گھلنے لگتا

سوچوں میں گم حجاب کو احساہی نہ ہو کب اس کے دوپٹے کو آگ لگ گئی، اس نے چیخ کر دوپٹہ زمین پر پھینک دیا مگر آگ اسکی قمیص تک پہنچ چکی تھی

اس سے پہلے کہ آگ اس کے جسم کو جھلساتی کسی نے اس کے جسم پر کمبل ڈال کر اسے بانہوں کے حصار میں لے لیا۔

حجاب نے سر اوپر اٹھایا تو وہ اذہاد کی دسترس میں تھی حجاب نے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا اور دیوار کے ساتھ جا لگی۔

"کون ہو تم..." اذہاد دھیرے دھیرے چلتا ہوا اس کے قریب آ گیا اس نے اپنی نم دار آنکھوں سے حجاب کی آنکھوں میں جھانکا!

حجاب نے اپنی آنکھیں جھکا لیں۔

"مت دیکھو مجھے اس طرح، میں جانتی ہوں کہ تم کوئی ساحر ہو تم مجھے اپنی آنکھوں سے سحر زدہ کر دو گے اور میں تمہاری ان خوبصورت آنکھوں میں کھو کے تمہارے اصل روپ کو بھول جاؤں گی۔" "ٹھیک ہے تم میری طرف مت دیکھو۔ لیکن میں نے تم پر کبھی کوئی جادو نہیں کیا.....اپنے دل سے پوچھو کیا میں تمہیں خطرناک لگتا ہوں۔ کیا میں تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکتا ہوں؟"

حجاب نے اذہاد کے طرف دیکھا۔

"تمہارا اصل روپ کیا ہے تم جن ہو، روح ہو یا کوئی جادوگر...."

میں وہ ہوں جو تمہارے لئے چھوٹی چھوٹی چیز لے کر ہوا تک، جانور سے لے کر انسان تک ہر روپ لے؟ سکتا ہوں۔ تم مجھے ظاہر میں نہ دیکھنا چاہو تو باطن میں دیکھ لو مجھے اپنے شعور سے نکال دو تو لاشعور میں پالو۔ میں ہر لمحے ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں حجاب، میرا اصل نام اذہاد ہی ہے لیکن میں ایک جن زادہ ہوں۔"

یہ کہہ کر اذباد ایک ہی ساعت میں غائب ہو گیا۔ شاید اس لئے وہ صباحت کی آمد کا پتہ چل چکا تھا۔ جونہی صباحت کچن میں داخل ہوئی تو حجاب نے اپنا دوپٹہ زمین سے اٹھا کر اپنے کاندھے پر گرایا تو یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئی کہ اس کا دوپٹہ کہیں سے نہیں جلا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جھلسا ہوا دوپٹہ کیسے ٹھیک ہو گیا۔۔" وہ سہمی سہمی دیوار سے جا لگی

صباحت اس کے قریب آئی تو وہ ماں سے لپٹ گئی۔

"اماں بہت ڈر لگ رہا ہے۔"

"ڈرو مت! میں اس مسئلے کا حل جلد نکال لوں گی تم جس قدر ہو سکے قرآن پاک پڑھا کرو

حجاب اس کے پیچھے ہٹ گئی اور دھیرے سے بولی۔

"اذہاد خود بہت اچھی تلاوت کرتا تھا وہ کوئی شیطانی روح نہیں جس سے بچنے کے لئے ہم قرآن پاک پڑھیں وہ تو خود نیک راہوں کا مسافر ہے۔"

"تم اس کے بارے میں اتنا کیسے جان سکتی ہو۔ میرے لئے یہ بات اہمیت نہیں رکھتی کہ وہ اچھا ہے یا برا۔؟ مجھے تو یہ بات پریشان کیے ہوئے ہے کہ ایک ماورائی مخلوق تمہارے آس پاس رہتی ہے۔ میں کل ہی تمہیں پیر سبحان کے پاس لے جاؤں گی۔"

حجاب مزید کچھ نہ کہہ سکی اور خاموشی سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

•●••●••●••●••●••●••●••●••

ثانیہ اور تحریم کو جب اذہاد کے بارے معلوم ہوا تو انہوں نے پورے گھر میں شور و غل مچا دیا

ثانیہ اور تحریم حجاب اور صباحت سے طرح طرح کے سوال کرنے لگیں۔

ثانیہ تو کسی بھی طرح ماننے کو تیار نہیں تھی۔

"ایک شخص پینگیسٹ بن کے ہمارے ساتھ رہتا ہے اور آپ کہتی ہیں کہ وہ ایک آسیب تھا جو انسانی شکل میں ہمارے ساتھ رہتا رہا۔"

تحریم نے بھی ثانیہ کی بات کی تردید کی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں اماں! ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ مزار میں جو کچھ بھی ہوا وہ سب آپی کا Imagenation ہو شاید حجاب جاگتے میں خواب دیکھنے لگی ہو۔"

صباحت سختی سے بولی۔

"حجاب جاگتے میں خواب دیکھ سکتی ہے۔ میں تو جاگتے میں خواب نہیں دیکھ سکتی، جو کچھ تمہیں اذہاد کے بارے میں معلوم ہوا ہے وہ سب ٹھیک ہے جب تک میں اس مسئلے کا توڑ نہیں کر لیتی کوئی اس موضوع پر دوبارہ بات نہیں کرے گا اور سنو میں اذہاد کے کمرے پر تالا چڑھا رہی ہوں کوئی اس کمرے کے آس پاس بھی نہ بھٹکنا تم تینوں بہنیں ایک ہی کمرے میں رہنا"

تحریم کی سانس اٹک گئی اسکی آنکھیں خوف سے پھیلنے لگیں۔

"اماں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔

صباحت نے تحریم کے بالوں کو سہلایا۔

"حوصلہ رکھو، کچھ نہیں ہوتا۔"

www.novelsclubb.com

رات کو صباحت بیٹیوں کے ساتھ ہی لیٹ گئی۔آج رات کے سناٹے میں خوف و دہشت کے اوہام سمٹ آئے تھے اس رات کا ہر پل آنے والے اگلے پل سے زیادہ خوفزدہ تھا نہ جانے کب کیا ہو جائے

صباحت خدا کے کلام کی ڈوری مضبوطی سے تھامے تسبیح کا ورد کر رہی تھی۔

بظاہر تو تینوں بیٹیوں نے آنکھیں موندی ہوئی تھیں لیکن نیند ان کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

نصف رات میں صباحت اور ثانیہ تحریم سو گئیں۔حجاب ٹکٹکی باندھے چھت کو گھور رہی تھی۔اس کے ساتھ جو کچھ ہوا،وہ سب کچھ بھول نہیں پا رہی تھی۔

اذہاد کا تصور اس کی دوسری ساری سوچوں پر محیط تھا۔اس کی دوستی کے پل یاد آتے تو اس خوبصورت تصور میں وہ مسکرانے لگتی،اپنے خیالوں کے اس شہزادے کو جب فقیروں کے روپ میں مزار پر دیکھتی تو دل میں آتا کہ زمانے بھر کی خوشیاں اس کے کشکول میں ڈال دوں۔پھر اچانک اسکے آسیب ہونے کے خیال سے حجاب

ہڑبڑا کو خوف سے اٹھ بیٹھی اسکا چہرہ پسینے سے تر تھا اس نے اٹھ کر پانی پیا تو دیکھا صباحت اور اس کی بہنیں گہری نیند سو رہی تھیں۔ وہ دوبارہ بستر پر دراز ہونے لگی تو بلی کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

"کہیں کچن کا دروازہ کھلا تو نہیں رہ گیا۔" وہ بستر سے اٹھ کر کچن کی طرف بڑھی۔

کچن کا دروازہ بند تھا۔ اس نے کچن کی کھڑکی کھول کے باہر جھانکا تو ایک بار اس کا دل زور سے دھڑکا۔ ایک سیاہ بلا اذہاد کے کمرے کے دروازے کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔

وہ کمرے کی کھڑکی کی طرف گیا تو کھڑکی خود بخود کھل گئی وہ اندر کود پڑا حجاب نے جھٹ سے کچن کی کھڑکی بند کر دی اور بھاگ کے بستر میں گھس گئی۔

اگلی صبح جونہی ثانیہ اور تحریم کالج گئیں صباحت حجاب کو لے کر پیر سبحان کے پاس چلی گئی۔ پیر سبحان کا گھر ڈھونڈتے ڈھونڈتے صباحت انتہائی پرانے طرز کے گھروں کی گلی میں داخل ہو گئی ہر گھر دیکھنے میں کھنڈر معلوم ہو رہا تھا۔ صباحت ایسے ہی کھنڈر نما گھر کے آگے کھڑی ہو گئی۔

سامنے ہی صحن میں زمین پر بچھی دریوں پر بہت سی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ صباحت اور حجاب تنگ سی گلی سے گزر کر صحن میں داخل ہو گئیں۔ سامنے دیوان پر پیر سبحان براجمان تھے۔

پیر سبحان نے صباحت کی طرف دیکھا تو اسے آگے اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

دونوں پیر سبحان کے قریب بیٹھ گئیں اور پیر صاحب کو سلام کیا۔ پیر سبحان نے گہری نظر سے صباحت کے پریشان چہرے کی طرف دیکھا۔

"کیا پریشانی ہے...."

صباحت نے اپنے ہاتھ آپس میں جوڑ لئے۔ "سائیں ہم نا سمجھ لوگوں کو معاف کر دیں۔ اس دن قبرستان میں ہم آپ کی بات نہیں سمجھ پائے، آپ بہت پہنچے ہوئے ہیں، آپ ہمیں بتا دیتے کہ اذہاد ایک آسیب ہے۔" پیر سبحان نے تسبیح گھماتے ہوئے تحمل سے کہا۔

"جب آپ کو اس کی طرف سے کوئی پریشانی نہیں تھی تو ہم نے بھی بتانا مناسب نہیں سمجھا۔ یہ مخلوق بھی ہماری طرح اپنے اپنے کاموں میں سرگرم رہتی ہے۔ جب تک ہمیں ان کی طرف سے کوئی خطرہ نہ ہو، ہم انہیں نہیں چھیڑتے۔ اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔"

"صباحت نے پیر سبحان کو سب کچھ تفصیل سے بتایا حجاب سر جھکائے خوموش بیٹھی رہی"

"اچھا تو یہ معاملہ ہے پیر سبحان نے گہری نظر سے حجاب کی طرف دیکھا۔ ادھر آؤ بیٹی میرے پاس"

حجاب پیر سبحان کے قریب بیٹھ گئی پیر سبحان نے اس کی رنگت کا معائنہ کیا۔ اس کی آنکھیں دیکھی اور ناخنوں کی رنگت کا معائنہ کیا

"جاؤ اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ"

پیر سبحان نے حجاب سے کہا اور حجاب صباحت کے پاس آ کر بیٹھ گئی پھر پیر سبحان گویا ہوئے۔ ”صباحت! تمہاری بیٹی بالکل تندرست ہے۔ آسیب زدہ انسان تو ایسا ہوتا ہے جیسے کسی نے اس کا خون نچوڑ لیا ہو۔ تمہاری بیٹی آسیب زدہ نہیں ہے بلکہ وہ آسیب اس کے حسن کے قفس میں گرفتار ہے۔ اس نے اس کو ذرا سی بھی اذیت نہیں دی اور خود اس کے لئے اذیتیں لے رہا ہے۔"

بابا کی اس بات پر حجاب کی خاموشی ٹوٹ گئی۔

"بابا! آپ کو کیسے پتا کہ وہ اذیتیں اٹھا رہا ہے۔"

”اگر کوئی آسیب کسی آدم زادی کی زلف کا اسیر ہو جائے تو وہ اکثر اس کے جسم پر قابض ہو جاتا ہے اس سے آسیب کی طاقت بحال رہتی ہے لیکن وہ لڑکی دن بدن کمزور ہوتی جاتی ہے جب کہ اذہاد ایک عفریت ہونے کے باوجود ایک انسان کے روپ میں تمہارے آس پاس رہتا ہے۔ اس کا یہ مادی وجود ہماری آب و ہوا میں کسی

بھی قسم کی تبدیلی سے زخمی ہو جاتا ہے جیسے اس دن وہ تمہارے ساتھ قبرستان آیا تو میرے چلے کی وجہ سے اسکا وجود جگہ جگہ سے جھلس گیا"

حجاب کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔۔"لیکن وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے۔"

پیر صاحب کی آنکھیں جیسے فضا میں ٹھہر گئیں۔

"میرا خیال ہے کہ وہ تمہاری اور تمہارے خاندان کی حفاظت کر رہا ہے۔"

صباحت نے روتے ہوئے پیر سبحان کی بات کاٹ دی۔"باباجی! گستاخی معاف کریں، ہم کمزور انسان ہیں۔آپ جیسا حوصلہ نہیں ہے ہمارے اندر...."

"تو کیا چاہتی ہے۔" پیر نے صباحت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میں چاہتی ہوں کہ آپ اسے حجاب کی زندگی سے دور کر دیں۔آپ اسے کوئی نقصان نہ پہنچائیں پر ہماری زندگی سے دور کر دیں ہم اس سے چھٹکارا چاہتے ہیں"

"پیر سبحان نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا۔"

"ٹھیک ہے میں کل تمہارے گھر آؤں گا"

گھر آنے کے بعد صباحت کچن میں مصروف ہو گئی مگر حجاب کھوئی کھوئی سی کمرے کے ایک کونے میں بیٹھ گئی پیر سبحان سے ملنے کے بعد اسکے دل کا بوجھ مزید بڑھ گیا اسے پیر سبحان کا گھر میں آنا قدرے ناپسند تھا، مگر وہ صباحت کی مرضی کے آگے کیا کہہ سکتی تھی۔

اگلے روز بھی اس کے من کو کھٹکا لگا رہا کہ نہ جانے کیا ہونے والا ہے

پیر سبحان رات کے وقت آئے۔ان کے ساتھ ان کے دو مرید بھی تھے۔مہمان خانے میں حجاب نے انہیں چائے پیش کی اس کے بعد اماں نے تینوں بیٹیوں کو اپنے کمرے میں رہنے کی ہدایت کی۔چائے پینے کے بعد پیر سبحان نے پورے گھر کا جائزہ لیا

آخر میں وہ اذہاد کے کمرے پاس کھڑے ہو گئے۔دھیمی سی آواز میں صباحت سے گویا ہوئے۔

''اس کمرے کا تالا کھولو۔ ہم آج رات اس کمرے میں گزاریں گے۔''

''جیسا آپ کا حکم''صباحت نے کمرے کا تالا کھول دیا۔

''ایک بات آپ سے اور کہنی ہے۔''

پیر سبحان نے ارد گرد دیکھا اور پھر اپنے مریدوں سے اذہاد کے کمرے میں ٹھہرنے کے لئے کہا۔

مہمان خانے میں جانے کے بعد صباحت نے تشویش بھرے انداز میں پوچھا۔

''کیا بات ہے سائیں۔"

پیر سبحان نے بھاری سی آواز میں کہا

www.novelsclubb.com

"رات کے کسی پہر ہمیں اذہاد کی آمد کا علم ہوا تو ہمارا عمل ہمیں جس کمرے کی طرف اشارہ کرے ہمیں اس کمرے میں جانا ہو گا۔"

"جیسا آپکا حکم سائیں، میں بھی رات بھر جاگوں گی آپ بس میرے کمرے کے دروازے پر دستک دے دینا، میں خود آپ کو اس کمرے تک لے جاؤں گی۔"

تینوں بہنیں ایک کمرے میں سو گئیں اور صباحت اپنے کمرے میں عبادت میں مشغول ہو گئی۔ پیر سبحان ازہاد کے کمرے میں اپنے مریدوں کے ساتھ کسی خاص عمل میں مصروف ہو گئے رات کے دو بجے صباحت کے دروازے پر دستک ہوئی۔

صباحت نے دروازہ کھولا۔

پیر سبحان کے مرید نے اسے سرگوشی کے انداز میں اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا

وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چل دی صحن میں پیر سبحان آنکھیں بند کئے کچھ پڑھ رہے تھے۔ وہ صحن کے وسط میں کھڑے تھے، ان کے ہاتھ میں لوہے کا چمٹا نما چیز تھی۔ پیر سبحان نے صباحت کی طرف دیکھا۔

"اذہاد آ گیا ہے۔ یہ لوہے کی چمٹی ہمیں جس طرف اشارہ کرے گی ہمیں اس طرف ہی جانا ہو گا۔"

پھر وہ کچھ پڑھنے لگے جس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چمٹی دائیں طرف کو مڑ گئی۔

پیر سبحان اس چمٹی کے تعین کی ہوئی سمت کی طرف چلنے لگے۔ ان کے قدموں میں خوف کی سرسراہٹیں تھیں۔ پیر کے علاوہ سب کے رنگ اڑے ہوئے تھے۔

چلتے چلتے پیر سبحان کے قدم حجاب کے کمرے میں رک گئے۔ انہیں آگے جانے کا اشارہ نہیں ملا۔ چمٹی کے اشارے کے مطابق اذہاد اسی کمرے میں تھا۔

پیر سبحان نے پورے کمرے کا جائزہ لیا تینوں بہنیں الگ الگ پلنگوں پر سوئی ہوئی تھیں۔

صباحت نے پیر سبحان کو اشارہ کیا۔

"حجاب کو دیکھیں۔"

حجاب بے چینی سے سر کو ادھر ادھر پٹخ رہی تھی اس کا چہرہ پسینے سے تر تھا۔وہ سخت نیند میں تھی لیکن شاید خواب اسے نہ جاگنے دے رہا تھا نہ سونے دے رہا تھا۔

پیر سبحان نے ایک بار پھر کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔اس بار چمٹی کا رخ حجاب کی طرف تھا۔

پیر سبحان نے خفیف سے انداز میں سرگوشی کی۔

"اذہاد حجاب کے لاشعور پر قابض ہے۔وہ اس وقت اذہاد کو خواب میں دیکھ رہی ہے وہ کوئی تصور نہیں اصل میں تمہاری بیٹی سے مل رہا ہے"

یہ کہہ کر پیر نے لوہے کی چمٹی حجاب کی پیشانی پر رکھ دی۔

حجاب کریہہ آواز کے ساتھ چلائی اور ایک جھٹکے میں پلنگ سے نیچے گر گئی۔

صباحت نے دھک سے اپنے سینے پر ہاتھ مارا۔ ”سائیں جی، یہ حجاب کو کیا ہو گیا ہے؟“

سائیں نے اپنے ہونٹوں پر انگشت رکھتے ہوئے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا حجاب پیر سبحان کی طرف کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ سائیں بھی زمین پر حجاب کے قریب بیٹھ گیا۔

حجاب کے چہرے کا تاثر ایک دم بدل گیا تھا اس کی سانس کی آواز کافی بلند تھی جس پر دو طرح کی آوازیں تھیں۔ پیر سبحان نے اس کے قریب جا کر پوچھا۔

”کون ہو تم؟“

حجاب پیر سبحان کو گھورے جا رہی تھی۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

پیر سبحان ایک بار پھر گرج دار آواز میں چلائے۔

”میں پوچھ رہا ہوں کہ کون ہو تم....؟ حجاب مردانہ آواز میں بولی۔

"اذہاد"

"میں تمہیں کسی قسم کی اذیت دینا نہیں چاہتا۔"

ابھی بات سائیں کے منہ میں ہی تھی کہ حجاب چلائی۔

"تم مجھے حجاب کے بدن میں کیوں لائے، کیسے عامل ہو، کیا نہیں جانتے کہ حجاب گھائل ہو جائے گی۔"

"گھائل ہوتی ہے تو ہو جائے تم تو میری گرفت میں ہو۔" سائیں نے یہ کہہ کر کپڑے کی پوٹلی میں تھوڑی سی راکھ نکالی اور حجاب پر چھڑک دی۔

اذہاد کی خوفناک غراہٹوں سے کئی آوازیں فضا میں گونج اٹھیں۔ کمرے میں جیسے بھونچال سا آگیا ہو۔

www.novelsclubb.com

چیزیں اس طرح ہلنے لگیں جیسے خوفناک زلزلے میں پل بھر میں سب کچھ مسخ ہو جاتا ہے۔

حجاب لکڑی کے تخت کی طرح اکڑ کر بیٹھ گئی۔وہ خوفناک غراہٹوں کے ساتھ اذہاد کی آواز میں چلائی۔

"میرے اور حجاب کے بیچ میں مت آؤ تمہیں میری طاقت کا انداز نہیں ہے۔"

حجاب نے انگشت سے پیر سبحان کی طرف اشارہ کیا تو وہ روئی بھرے پتلے کی طرح ہوا میں اچھل کر چھت سے ٹکرائے اور جب واپس زمین پر گرے تو انکی چیخ نکل گئی جسکے ساتھ ہی بھونچال ختم ہو گیا اور حجاب بے ہوش ہو گئی پیر سبحان کے مرید انہیں اٹھا کر ہسپتال لے گئے کچھ دیر بعد حجاب کو ہوش آیا تو وہ بلکل ٹھیک تھی

حجاب کے ٹھیک ہونے کے بعد صباحت یہی سمجھی تھی کہ اذہاد حجاب کی زندگی سے نکل چکا ہے

www.novelsclubb.com

پیر سبحان کے زخمی ہونے پر وہ یہی سمجھی کہ اذہاد نے حجاب کو چھوڑتے ہوئے اپنے غصے کا اظہار کیا تھا۔

پیر سبحان کی ٹانگ کی ہڈی میں فریکچر ہوا تھا ان کی تیمارداری کے لئے صباحت چار روز تک ہسپتال جاتی رہی

پیر سبحان نے اذہاد کے بارے میں صباحت سے کوئی بات نہیں کی بس یہی کہا کہ نماز، قرآن پاک باقاعدگی سے پڑھا کرو۔ کوئی شیطانی طاقت تمہیں تنگ نہیں کرے گی نیک انسان ہو یا نیک جن لوگوں کو تنگ نہیں کرتے ان سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیئے۔

حجاب اپنا پیریڈ لینے کے بعد سکول کی کینٹین میں بیٹھ گئی اس نے اپنے لئے چائے منگوائی جو گزشتہ تین دن میں ہوا تھا وہ سب اس کے مزاج کے خلاف تھا۔ وہ سب حجاب نہیں چاہتی تھی وہ انہیں سوچوں میں گم تھی کہ اسے پیغام پہنچا کہ پرنسپل صاحبہ اسے بلا رہی ہیں وہ آفس گئی۔ پرنسپل صاحبہ نے اسے خوشخبری سنائی وہ ایک عام ٹیچر سے وائس پرنسپل بن گئی تھی تنخواہ بھی اچھی بھلی بڑھ گئی تھی۔ یہ خبر سنتے ہی حجاب اپنی ساری پریشانی بھول گئی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں یہ ترقی مبارک ہو لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ہم ایک اچھی ٹیچر سے محروم ہو گئے ہیں۔ تمہاری ٹرانسفر بھلوال ہو گئی ہے۔ سکول کے ہاسٹل میں تمہاری رہائش کا بندوبست بھی ہے۔" پرنسپل نے ٹرانسفر لیٹر حجاب کی طرف بڑھایا۔

حجاب نے ٹرانسفر لیٹر لیا اور پھر سے سوچوں میں ڈوب گئی

چہرے پر پھیلی مسکان ایک ہی ساعت میں غائب ہو گئی

پرنسپل نے گہری نظر سے حجاب کی طرف دیکھا۔

"مس حجاب آپ کس سوچ میں پڑ گئیں آپ چاہیں تو وہاں کوئی کرائے کا گھر لے کر اپنی فیملی کے ساتھ رہ سکتی ہیں اور اگر آپ ہاسٹل میں ہی رہیں تو اپنی تنخواہ سے آپ اپنی فیملی کے لئے بہت کچھ کر سکتی ہیں"

لیکن حجاب کو اپنی فیملی سے دور جانے کا دکھ ترقی کی خوشی سے کہیں زیادہ تھا وہ خاموشی سے آفس سے چلی گئی۔

دوپہر کھانے پر اپنے گھر والوں کو جب حجاب نے اپنی ترقی اور ٹرانسفر کے بارے میں بتایا تو ثانیہ اور تحریم مارے خوشی سے جھوم اٹھیں تحریم نے بمشکل نوالہ اندر کیا

۔

"واہ آپی اب تو چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لئے ترسنا نہیں پڑے گا۔

ثانیہ بلا تامل بولی۔

"میں تو آپی سے گولڈ کا سیٹ لوں گی۔"

صباحت کا تو دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا تھا۔ وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"تم دونوں کیا پاگل ہو گئی ہو۔ یہ خیال نہیں آیا کہ تم دونوں کو کہ حجاب ہم سب سے کتنی دور چلی جائے گی بس کوئی ضرورت نہیں ہے ہمیں ایسے پیسوں کی۔"

حجاب نے صباحت کا ہاتھ تھاما۔ "اماں میری خوشی کے لئے مان جائیں ایسا موقع بار بار نہیں ملتا۔ ثانیہ کی شادی بھی تو کرنی ہے"

"لیکن....."

صباحت کے منہ میں ہی بات رہ گئی۔ حجاب نے صباحت کے گلے میں بانہیں حائل کر لیں۔

حجاب نے اپنا فیصلہ نہیں بدلا اور وہ بھلوال کے گرلز ہاسٹل میں شفٹ ہو گئی۔

ان تین مہینوں میں جیسے بہت کچھ بدل گیا

اس کے مزاج کی سنجیدگی زندگی کے ہر پہلو پر چھا گئی زندگی کی رعنائیوں اور خوشیوں سے جیسے اسکا واسطہ ٹوٹ گیا وہ خاموشی سے کسی مشین کی طرح کام میں لگی رہتی گھر والوں سے رابطے کے لئے اس نے سستا سا موبائل بھی خرید لیا۔

گھر والوں سے دور جانے کے بعد اسے احساس ہوا صرف صباحت ہی تھی جسے اس کی فکر تھی۔ ثانیہ اور تحریم تو شاذ و نادر ہی اسے فون کرتیں۔

حجاب اپنی بے رونق اور مصروف زندگی سے نکل کر چھٹی پر گھر جاتی تو ثانیہ اور تحریم اسے کسی نہ کسی بات پر ناراض ہی ملتی۔

یہ سوچ کسی ناسور کی طرح اسے اندر ہی اندر کھا رہی تھی کہ دکان کی آمدن اور اسکی تنخواہ میں بھی گھر کا گزار نہیں ہو رہا۔ گھر والے مطمئن نہیں ہیں تو انہیں خوش کرنے کے لئے کیا کرے۔

صباحت نے ساتھ ساتھ ثانیہ کی شادی کی تیاری بھی شروع کر دی تھی۔ وہ اپنے گھر سے غموں کا ڈھیر سارا بوجھ لئے واپس آجاتی۔

رات کے دس بج رہے تھے پورے ہاسٹل میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔

حجاب اپنے کمرے کی کھڑکی سے باہر لان کا نظارہ کر رہی تھی۔ بہار کے مہینے کے دلفریب ہواؤں کے جھونکے اس کے چہرے کو چھو کے گزرتے وہ آنکھیں بند کر کے کھو جاتی۔ آخر اس سے رہا نہ گیا، اس نے اپنے ساتھ والے کمرے میں رہنے والی ٹیچر کو SMS کیا کہ واک کرتے ہیں SMS پڑھ کو وہ ٹیچر باہر آگئی۔

"بہت اچھا کیا میں خود سوچ رہی تھی کہ واک کروں اتنے میں تمہارا میسیج آ گیا"

ربینہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

حجاب نے ایک لمبا سانس کھینچا

"مجھے یہ موسم بہت پسند ہے۔"

دونوں سہیلیاں واک کرنے لگیں۔بہت اچھا لگ رہا تھا۔روبینہ تھوڑا اور چل پائی تھی اس کا فون آ گیا تھا۔وہ فون سننے کے لئے رکی۔

حجاب روبینہ سے باتیں کرتی رہی پھر اس نے جواب نہ پا کر پیچھے پلٹ کر دیکھا روبینہ اس سے چند قدم پیچھے تھی حجاب نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے آگے کی طرف کھینچا تو وہ دونوں ہم قدم ہو گئیں دور دور تک ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا حشرات کی سیٹی نما آوازوں نے خاموشی کا احساس بڑھا دیا تھا چنبیلی کے پھولوں کے پاس پہنچ کر حجاب کے قدم بے اختیار رک گئے۔

"لگتا ہے تمہیں چنبیلی کے پھول بہت پسند ہیں۔ روبینہ نے پھولوں کو چھوا

حجاب کی کمان دار بھنویں ایک لحظہ کے لئے سکڑ گئیں، تیکھی گہری آنکھیں کسی یاد کے جھروکوں میں جیسے کھونے لگیں۔

"ہمارے پرانے گھر میں چنبیلی کے پھولوں کے بہت سے پودے تھے۔"

"اور ایسا کیا تھا تمہارے پرانے گھر میں جو تم بھول نہیں سکی۔"

روبینہ نے پرانی یادوں کو پھر سے کریدا۔

"اس گھر میں ڈھیر سارا سکون اور بہت ہی خوشیاں تھیں جو شاید اس گھر میں ہی رہ گئیں۔"

www.novelsclubb.com

حجاب کا بے خیالی میں لوہے کی تار پر ہاتھ لگ گیا۔ اس کے منہ سے سی کی آواز نکلی۔

"حجاب، ادھر سامنے جاتے ہیں۔" روبینہ نے سامنے وسیع و عریض کھلے میدان کی طرف اشارہ کیا۔

حجاب نے تعجب سے روبینہ کی طرف دیکھا۔

"وہاں تو خاردار جھاڑیاں ہیں، ایسی بیابان جگہ پر مجھے تو خوف آتا ہے۔"

یہ کہہ کر اس نے جھرجھری لی

روبینہ نے حجاب کی خاموش آنکھوں میں جھانکا

"جس کے اندر سناٹے ہوں اسے باہر کے سناٹوں کا کیا خوف۔"

"کیا مطلب" حجاب کو روبینہ کا لہجہ قدرے بدلا بدلا لگا

"آؤ چلتے ہیں"

حجاب کو روبینہ کا ہاتھ کسی مرد جیسا ہاتھ لگا

www.novelsclubb.com

وہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی روبینہ کے ساتھ خاردار جھاڑیوں کی طرف چلی گئی

وہ دونو خاردار جھاڑیوں پر پاؤں رکھ کر ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے آگے بڑھ رہی

تھی۔ حجاں چھوٹی چھوٹی چیخیں مارتی آگے بڑھ رہی تھی اس کا دوپٹی کسی کانٹے سے اٹک گیا۔

بس روبینہ یہیں ٹھہرتے ہیں۔ حجاب نے اپنا دوپٹہ کانٹوں سے نکالتے ہوئے کہا

حجاب نے روبینہ کی طرف گہری نظر سے دیکھا۔

"اور یہ تمہیں خاردار جھاڑیاں اور کانٹے کیوں بھانے لگے تم تو سطحی سوچ کی چنچل لڑکی ہو"

تیز تیز بولنے والی روبینہ انتہائی ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی۔

"خاردار جھاڑیوں سے بھری اندھیروں میں ڈوبی ہوئی اس کھلی زمین کی طرف دیکھتے ہوئے ستاروں کے جگمگاتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھو۔ اپنی نظروں کی وسعتوں سے تم چند لمحوں میں زمین اور آسمان کا فاصلہ ختم کر دو گی اور پھر تمہیں

محسوس ہو گا جیسے تمہارا جسم کسی ہیولے کی طرح آسمان کی طرف پرواز کرنے لگا ہے۔اپنی لاشعوری قوتوں کو تیز کرنے کی ایک مشق ہے، کرو گی؟"

"ہاں...." یہ کہہ کر حجاب نے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ویران جگہ کی طرف دیکھتے ہوئے آسمان پر نظریں مرکوز کر دیں۔

چند لمحوں کے بعد اس کی آنکھوں کے پردوں کے پردہ بصارت سے زمین کا عکس ختم ہو گیا اور وہ آسمان کے اندھیروں میں کھو گئی۔ پھر جیسے اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور وہ خود کو ہوا میں معلق محسوس کرنے لگی۔ان لمحوں میں اس کے ذہن پر اپنا پورا کنٹرول تھا۔وہ جب چاہے یہ مشق ختم کر سکتی تھی مگر جب اس کا جسم کسی ہیولے کی طرح آسمان کی طرف پرواز کرنے لگا تو اس کا ذہن اس کے کنٹرول میں نہیں رہا۔ کوئی غیبی طاقت اسے اپنی طرف کھینچے لے جا رہی تھی کسی نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔اس کی چیخ نکل گئی جب اس ہوائی جسم نے اس کا دوسرا ہاتھ بھی اپنے ہاتھ میں لے لیا۔وہ خوف سے چلائی۔"کون ہو تم"

www.novelsclubb.com

وہ ہوائی جسم اپنے مادی وجود میں آ گیا

"اذہاد!"

حجاب کھل اٹھی۔ جیسے کوئی اپنے پیار کو دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے

اذہاد نے خفیف سا اس کے چہرے کو چھوا۔ "میں جانتا تھا کہ اس پیارے موسم میں تم باہر ضرور آؤ گی"

حجاب کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی، اس نے شکوہ بھری نگاہوں سے کہا۔ "مجھے چھوڑ کے کیوں چلے گئے.... تم نے تو مجھے دوست کہا تھا نہ، دوست تو اس طرح نہیں چھوڑتے"

"میں نے کب چھوڑا تم نے مجھے محسوس کرنا چھوڑ دیا۔ میں تو ہمیشہ تمہارے آس پاس ہی تھا۔"

اذہاد نے انگلی سے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا۔ "تم تو مجھ سے خوفزدہ تھی تو یہ لہجے میں اپنائیت کیسی۔"

حجاب نے اپنی زبان کو دل کی ترجمانی کرنے سے نہیں روکا، وہ بے اختیار بول اٹھی

۔

"پتہ نہیں اذہاد! تمہارے جانے کے بعد مجھے یوں محسوس ہونے لگا کہ کوئی غمگسار عزیز دوست مجھ سے جدا ہو گیا ہے۔ تم یقین کرو میں پیر سبحان کو بلانا نہیں چاہتی تھی۔"

اذہاد نے حجاب کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

"میں سب جانتا ہوں۔ میری اصلیت ظاہر ہونے سے تمہیں کس قدر اذیت سے گزرنا پڑا۔ کوئی مجھے تم سے دور کرنے کے لئے تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔ مجھے بہت محتاط رہنا ہو گا تمہیں جب بھی میری ضرورت ہو بس دل میں یاد کرنا، میں

آجاؤں گا، جیسے تم نے اپنے پرانے گھر کے ساتھ مجھے بھی یاد کیا تھا.." حجاب کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

اذہاد نے چند ساعتوں کے لئے اپنی آنکھیں بند کیں اور پھر کھول لیں۔

"تمہیں اب واپس جانا چاہیے، تمہاری سہیلی روبینہ تمہیں ڈھونڈ رہی ہے تمہیں ترقی مبارک ہو تمہارلئے تحفہ لایا ہوں۔" یہ کہہ کر اذہاد نے نگینوں سے جڑا ہوا سونے کا کڑا حجاب کے بازو پر پہنا دیا۔

حجاب پر ایکدم خوشی طاری ہو گئی، وہ کب نیند کی آغوش میں چلی گئی اسے علم ہی نہ ہوا۔ روبینہ کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ بمشکل گہری نیند سے جاگی۔

نجاب نے مبہوت نظروں سے روبینہ کی طرف دیکھا اور ارد گرد نظر دوڑائی خار دار جھاڑیوں والی اسی ویران جگہ پر تھی جہاں سے اس نے زمین و آسمان کی وسعتوں کو اپنی نظروں میں سمونے کی کوشش کی تھی۔

"میں تمہیں پورے ہاسٹل میں ڈھونڈتی رہی اور تم یہاں ان جنگلی جھاڑویوں میں میں سوئی پڑی ہو تم ہاسٹل کے اس ویران حصے میں کیوں آئی ہو، وہ بھی اس اندھیرے میں..." روبینہ سوال پر سوال کیئے جا رہی تھی اور حجاب حیرت سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے روبینہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"روبینہ تم خود تو مجھے یہاں لے کر آئی تھی۔"

"میں.....میں تمہیں یہاں لائی تھی؟" روبینہ پریشان سی ہو گئی پھر اس نے حجاب کو سہارا دیتے ہوئے اٹھایا۔

"تم اٹھو، میں تمہیں تمہارے کمرے تک لے جاتی ہوں۔"

روبینہ حجاب کو اس کے کمرے میں لے آئی۔ اس نے اسے چائے بنا کے دی اور اپنا چائے کا کپ لے کر اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"تو تم یہ کیوں کہہ رہی تھی کہ میں تمہیں اس جگہ لے گئی تھی۔ ہم دونوں تو تھوڑا ساہی ساتھ چلے تھے کہ میرا فون آ گیا۔ میں موبائل لے کر جھکا بیل کے پاس کھڑی ہو گئی تم واک کرتے ہوئے آگے چلی گئی۔ امی کا فون تھا مجھے کافی دیر لگ گئی ۔فون سننے کے بعد میں تمہیں ڈھونڈتی رہی۔"

"اگر تم میرے ساتھ نہیں تھی تو میرے ساتھ کون۔۔۔۔۔۔؟" اس ادھورے سوال کے ساتھ ہی حجاب کے ذہن میں اذہاد کا خیال آیا۔

"کیا اذہاد روبینہ کے روپ میں اس کے ساتھ تھا۔" وہ خود سے سوال کرنے لگی۔

"لگتا ہے تم نے کوئی خواب دیکھا ہے جسے تم سچ سمجھ رہی ہو۔" روبینہ نے کہا

"شاید میں نے کوئی خواب دیکھا تھا۔" حجاب نے یہ کہہ کر روبینہ کے ذہن میں اٹھنے والے سوالوں کو ختم کر دیا

اس نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے روبینہ کی طرف دیکھا

"تم اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو سوری میں نے تمہیں اتنی تکلیف دی"

روبینہ کی نظر حجاب کے بازو پر پڑی

"اتنا پیارا کڑا یہ تم نے کب لیا حیرت ہے میں نے پہلے کبھی تمہارے بازو پر نہیں دیکھا اسے"

حجاب بوکھلا سی گئی "یہ تو میں نے بہت پہلے سے پہن رکھا ہے تمہاری نظر نہیں پڑی ہو گی"

روبینہ نے کڑا چھو کر دیکھا

"اس میں تو قیمتی نگینے جڑے ہیں"

www.novelsclubb.com

"روبینہ مجھے نیند آ رہی ہے" حجاں نے کہا

روبینہ کے جانے کے بعد حجاب بستر پر براجماں ہو گئی۔اس نے کلائی اپنے چہرے کے قریب رکھتے ہوئے کنگن کو ہاتھ سے چھوا تو ایک اچھوتا احساس اس کی سانسوں

میں گھل گیا۔ یہ کنگن اذہاد کے مادی وجود کا ثبوت ہے کہ وہ کوئی خیالی وجود نہیں یا میرے تخیل کا کوئی پراسرار تصور نہیں۔

دروازے کی دستک سے وہ اپنے خیال سے چونک گئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو دروازے پر روبینہ تھی۔

"وہ میرا موبائل یہاں رہ گیا۔" روبینہ نے کہا۔

حجاب بھی اس کے ساتھ موبائل ڈھونڈنے لگی۔

"اوہ مل گیا۔" کچن سے روبینہ کی آواز آئی۔

روبینہ کے جانے کے بعد حجاب نے چٹخنی لگالی پھر زیرو وولٹ کی مدھم سی روشنی جلالی اور ٹیوب لائٹ بند کر دی۔ ابھی وہ نیند کی آغوش میں نہیں گئی تھی کہ اسے یوں محسوس ہوا کہ کنگن کے بجائے اس کی کلائی کسی کے ہاتھ کی گرفت میں ہے۔ اس کے پورے وجود میں تھرتھراہٹ دوڑ گئی، وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ اس کے دل

کی دھڑکن بہت تیز تھی۔خوف کے سپید سائے جیسے کمرے میں منڈلا رہے تھے۔اس نے جلدی سے کنگن اتار کر الماری میں سنبھال دیا اور آیت الکرسی کا ورد کرتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگی۔

کبھی اذہاد کی موجودگی میں حجاب اپنا دوست ڈھونڈتی اور کبھی انتہائی خوفزدہ ہو جاتی، شاید وہ جن وانس کا وجود تھا جس میں کوئی جزبہ پروان نہیں چڑھ سکتا تھا

کلاس میں پیریڈ کے دوران حجاب کا موبائل سائلینٹ تھا وائبریٹر کی خفیف سی آواز پر اس نے موبائل چیک کیا، صباحت کا فون بار بار آرہا تھا۔

پیریڈ ختم ہونے پر اس نے صباحت کو فون کیا۔

"جی اماں! کیا حال ہے آپ کا.."

"میں ٹھیک ہوں بیٹی تم سناؤ۔"

"خدا کا شکر ہے، میں ٹھیک ہوں۔ثانیہ اور تحریم کیسی ہیں"

www.novelsclubb.com

"تم سے ثانیہ کے متعلق بات کرنی تھی ثانیہ کے سسرال والے شافی کی تاریخ مانگ رہے ہیں اس اتوار کو تم گھر آجاؤ...."صباحت نے کہا۔

"اماں! بچوں کے پیپرز ہو رہے ہیں۔کام بہت زیادہ ہیں۔اگر اگلے اتوار کو یہ پروگرام رکھ لیں۔"حجاب نے کہا

صباحت شش و پنج میں بولی۔

"وہ اس اتوار کو آنا چاہ رہے ہیں۔"

"آپ ایسا کریں کہ اس اتوار کو اپنی مرضی سے تاریخ دے دیں، میری طرف سے معذرت کر لینا۔میں فون پر ان سے بات کر لوں گی۔"حجاب نے کہا۔

صباحت نے حجاب کی مجبوری کو سمجھ لیا۔"تم نہیں آسکتی تو چلو میں ثانیہ کو سمجھا دوں گی۔اس اتوار کو ہی تاریخ دوں گی۔تم اپنا دھیان کرنا، دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہو صحت کا دھیان نہیں کرتی"

اماں کی باتیں سن کر حجاب مسکرادی لیکن ساتھ ہی اس کی آنکھیں بھی بھر آئیں۔

"اچھا اماں میں نے کلاس لینی ہے میں فون رکھ رہی ہوں خدا حافظ۔"

حجاب ٹہلتی ہوئی بالکونی میں لگی جالی کے قریب آگئی۔آج اس کی آنکھوں کی نمی سے پھولوں کا رنگ بھی مدہم سا ہو گیا۔

اس نے اپنی پیشانی کو چھوا

"میرے ماتھے پر کون سا بندیا چمکتی ہے جو کسی کی آنکھوں کے نور میں کھو جائے ان کلائیوں پر کونسا چوڑیاں کھنکتی ہیں جن کی کھنک میں کوئی اپنی خوشیاں ڈھونڈے میری زندگی کے سناٹے شاید کبھی خوشیوں میں نہیں بدلیں گے" حجاب نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف دیکھا اس کے اگلے پیریڈ کا وقت ہو گیا تھا وہ تیز تیز چلتی ہوئی کلاس روم میں چلی گئی۔

حجاب جس سکول میں پڑھاتی تھی وہاں ہاسٹل میں ٹیچرز کو چھوٹے چھوٹے کوارٹرز دیئے گئے تھے جو ایک کمرے، ایک کچن اور ایک باتھ روم پر مشتمل تھا۔اس لئے حجاب کو وہاں کوئی پریشانی نہیں تھی۔رات کے دس بجے حجاب نے اپنے لئے چائے بنائی، وہ چائے لے کر باہر لان میں بیٹھ گئی۔چار کرسیوں اور ایک میز کے علاوہ یہاں گارڈن لائٹ بھی لگی تھی۔اسے اذہاد کی بات یاد آئی۔

"جب بھی دل سے پکارو گی میں آجاؤں گا۔"اس نے آنکھیں بند کی اور اذہاد کو دل سے پکارا۔دوسری ہی ساعت میں اذہاد اس کے سامنے بیٹھا تھا۔اس نے مبہوت نظروں سے اذہاد کی طرف دیکھا۔

"تم واقعی آگئے ہو یا میرا وہم ہے۔"

www.novelsclubb.com

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تم بلاؤ اور میں نہ آؤں۔"حجاب اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کے سرگوشی کے انداز میں بولی۔

"آہستہ بولو۔کوئی تمہاری آواز نہ سن لے۔"

اذہاد مسکرایا۔ ''تمہارے علاوہ نہ تو کوئی میری آواز سن سکتا ہے اور نہ مجھے دیکھ سکتا ہے۔ہاں البتہ تم آہستہ بولنا ورنہ لوگ سوچیں گے حجاب پاگل ہو گئی ہے اکیلے ہی بول رہی ہے۔"

"آج دل چاہ رہا ہے کہ تم سے ڈھیر ساری باتیں کروں''حجاب نے اپنائیت سے اذہاد کی طرف دیکھا۔

ازہاد نے اپنی کرسی حجاب کی کرسی کے قریب کر لی"اس اتوار کو ثانیہ کی شادی طے ہو رہی ہے"

"تمہیں کیسے معلوم....؟

"مجھے کیسے معلوم ہوا یہ چھوڑو یہ بتاؤ تم کیوں نہیں جا رہی"اذہاد نے پوچھا اور اذہاد کے سوال پر حجاب سوچ میں پڑ گئی اس کے سپاٹ چہرے پر کسی چھپے ہوئے غم کے تاثرات عیاں ہونے لگے

''میرے جانے یا نہ جانے سے کیا فرق پڑتا ہے بس میں فنکشن میں ہونے والے خرچے کا بندوبست کر دوں۔ مجھے تسکین مل جائے گی۔ میرے اندر کے سناٹے یہ خوشیوں بھری روایتیں سہہ نہیں سکتے''

"تم بھی اپنے یہ سناٹے ختم کر دو اور خوشیوں کی راہ ڈھونڈ لو۔''اذہاد حجاب کی اداسی میں خود بھی کھو گیا۔

حجاب اذہاد کی اس بات پر پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

''میرے لئے ممکن نہیں۔ میں آج کل سوچ کے ایک عجیب کرب سے گزر رہی ہوں۔ مجھے یہ احساس ہونے لگا ہے کہ میری بہنوں کو صرف اپنی خوشیاں عزیز ہیں۔ اب وہ میرے بارے میں نہیں سوچتیں، وہ اب صرف اپنے بارے میں سوچنے لگی ہیں۔ بس اماں ہیں جن کے لیے میری ذات سے جڑی ہر بات قصہ پارینہ بن چکی ہے۔ اذہاد میں بہت کوشش کرتی ہوں کہ ان دونوں کی جہاں تک ہو سکے

خواہش پوری کروں مگر جب بھی گھر جاتی ہوں وہ محرومیت کی تصویر بن کے میرے سامنے کھڑی ہو جاتی ہیں، ہمارے پاس یہ نہیں ہے، وہ نہیں ہے۔"

اذہاد، حجاب کو اس طرح اداس نہیں دیکھ سکتا تھا، وہ خاصا پریشان ہو گیا، وہ حجاب کی کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا۔اس نے کرسی کے پشت پر ہاتھ رکھ لئے۔

"میں خود اس وقت کا انتظار کر رہا تھا کہ کب تم یہ بات اپنے منہ سے کہتی ہو۔میں نے تو انسانوں میں یہ چیز زیادہ دیکھی ہے کہ وہ چیزوں کی ہوس میں خونی رشتوں کو پامال کرتے ہیں۔خواہشات کی غلامی ان سے بڑے سے بڑے گناہ کراتی ہے۔ والدین جو اپنی اولاد کو کامیاب کرنے کے لئے بڑے بڑے مصائب کا سامنا کرتے ہیں وہی اولاد انہیں بڑھاپے میں لاوارث چھوڑ دیتی ہے"

www.novelsclubb.com

"انسانوں کے بارے میں تمہارا اتنا مشاہدہ کیسے ہے حجاب کے لہجے میں حیرت تھی۔اذہاد ایک بار پھر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"میں تین سو سالوں سے مختلف لوگوں کے ساتھ رہ رہا ہوں"

"ک۔۔۔کی۔۔۔کیا۔۔۔۔۔۔۔تین سو سال" الفاظ حجاب کے حلق میں اٹک گئے اذہاد مسکرا دیا

"ہماری عمر کئی سو سالوں پر محیط ہوتی ہے اور میں ابھی نوجوانی کے دور میں ہوں آج سے 35 برس پہلے میں ایک گھر کے چوبارے پر رہتا تھا۔ایک بوڑھی عورت اپنے بیٹے اور بہو کے ساتھ گھر کے نچلے حصے میں رہتی تھی۔اوپر کا چوبارہ ویران تھا اس لئے میں نے وہاں بسیرا کر لیا۔جب تک وہ بوڑھی عورت گھر کے کام کاج میں بہو کا ہاتھ بٹاتی رہی، بہو ان کے ساتھ ہی رہی۔جب ولاغر ہوئی تو گھر کے پرانے سامان کی طرح ان لوگوں نے اسے چوبارے میں چھوڑ دیا۔

بہو ملازمہ کے ہاتھ کھانے پینے کی اشیاء اوپر بھجوا کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاتی۔بوڑھی عورت سیڑھی اترنے کے قابل نہیں تھی۔بچے تو فرشتے ہوتے ہیں، دادی سے ملنے بھی آجاتے تو ماں ڈانٹ کر بلا لیتی کہ دادی سے باتیں کرنے سے بچوں کا لب و لہجہ خراب ہو جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

رفتہ رفتہ بوڑھی عورت کی بیماری بڑھتی گئی۔ڈاکٹر بھی آتا،چیک اپ بھی ہو جاتا،دوا بھی دے دی جاتی مگر خونی رشتوں سے دوری اس کی بیماری کا موجب تھی۔اسے دوا کی ضرورت نہیں ان پیار بھرے دلاسوں کی ضرورت تھی جس سے وہ میٹھی نیند سو جائے۔

دو بیٹیاں اور ایک بیٹا اس کی آل اولاد تھی۔بیٹیاں اپنے گھروں کے جھنجھٹ میں الجھی رہتیں اور بیٹا پندرہ یا سولہ دنوں کے بعد ماں سے ملنے آتا،جب بھی آتا اپنی مصروفیت کے قصے سناتا رہتا،پھر ایک روز میں اس کے سامنے آ گیا،پہلے تو وہ انتہائی خوفزدہ ہو گئی،پھر دھیرے دھیرے میں نے ان کی تنہائی بانٹ لی۔مگر ہمارا ساتھ ایک ماہ بھی نہ رہ سکا اور وہ بوڑھی عورت فوت ہو گئی۔پھر میرا دل اچاٹ ہو گیا اور میں نے وہ مسکن چھوڑ دیا۔میں مختلف لوگوں کے ساتھ مختلف جگہوں پر رہتا رہا۔کہیں عورتوں پر ظلم کہیں بچوں پر ظلم کہیں جائیداد کے پیچھے خون خرابہ،نہ جانے کیسے کیسے کرب ناک واقعات میں نے دیکھے ہیں اور جو پیار کرنے والا ہوتا ہے،وہ

www.novelsclubb.com

تنہا رہ جاتا ہے۔اس دنیا میں اچھے لوگ بھی ہوں گے مگر کوئی کوئی ایسا خوش نصیب ہوتا ہے جسے ایسے لوگوں کا ساتھ ملے۔"

اذہاد کی باتیں سن کر حجاب سن ہو کر رہ گئی وہ خاموشی سے اس کی طرف دیکھتی رہی۔

اذہاد نے اس کی آنکھوں کے آگے اپنا ہاتھ لہرا دیا۔"تم کن سوچوں میں پڑ گئی ہو۔"

حجاب نے گہری نظر سے اذہاد کی طرف دیکھا۔"میں یہ سوچ رہی ہوں کہ آسیب ہونے کے باوجود تمہارے اندر احساس اور پیار کرنے والا دل ہے مجھے بتاؤ کہ تم میری زندگی میں کس طرح آئے؟"

قدموں کی ٹک ٹک کی آواز باڑ کے عقب سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔"لگتا ہے کوئی آرہا ہے۔مجھے اب جانا چاہیے۔"اذہاد نے کہا

"پہلے میری بات کا جواب دو۔"

''اگلی ملاقات میں بتاؤں گا۔''

''اچھا! بس اتنا بتا دو کہیں مجھے چھوڑ کر تو نہیں چلے جاؤ گے۔''حجاب نے پوچھا۔

''جب تک اس جسم میں سانس ہے میں تمہارا ساتھ نہیں چھوڑوں گا۔'' یہ کہہ کر پلک جھپکتے ہی اذہاد غائب ہو گیا۔

"اوہ حجاب تم اتنے رات گئے یہاں کیا کر رہی ہو؟" ہیڈ آف ہاسٹل کی کڑک دار آواز حجاب کے کانوں سے ٹکرائی۔

حجاب کھڑی ہو گئی۔

''وہ میڈم اندر گھٹن ہو رہی تھی''

"اپنی کسی سہیلی کو ساتھ بٹھا لیا کرو اس طرح اکیلے مت بیٹھا کرو حالات ٹھیک نہیں ہیں" ہیڈ آف آفس نے ایمرجنسی لائٹ گھماتے ہوئے کہا تو حجاب اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

اتوار کے روز صباحت نے ثانیہ کی شادی کی تاریخ دے دی اور اگلے ماہ کی 26 تاریخ طے پائی منگنی کے فورا بعد ہی صباحت نے شادی کی تیاری شروع کر دی تھی، اس لئے اس کے لئے اب شادی کی تیاری مسئلہ نہیں تھی۔ شام کے چار بجے ٹیوشن پڑھنے والے بچے آ گئے تو حجاب نے حسب معمول صحن میں اپنی کرسی رکھ لی اس وقت اکثر روبینہ بھی اس کے ساتھ بیٹھ جاتی اور بچوں کو پڑھانے میں اس کی مدد کر دیتی۔

دس بچے ٹیوشن پڑھتے تھے، وہ ہر بچے سے دو ہزار روپے لیتی تھی اور انہیں مختلف Subject پڑھاتی تھی۔ جس وقت صباحت کا فون آیا روبینہ بھی حجاب کے قریب بیٹھی تھی۔ ”مبارک ہو آپ کو، اگلے ماہ کی چھبیس تاریخ یعنی 26 اپریل طے پائی ہے۔ بس اب آپ شادی کی تیاریوں میں مصروف ہو جائیں۔ ثانیہ کو فون دیں۔“ حجاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

ثانیہ کی اداس اداس آواز فون پر آئی۔

"مجھے پرایا کر کے تم سب بہت خوش ہو رہے ہو۔"

پگلی تجھے کیا معلوم سہاگن بننا کتنی بڑی خوش نصیبی ہے قسمت والیاں ہوتی ہیں جن کے ہاتھوں میں مہندی لگتی ہے"

"ذرا اماں کو فون دو"

صباحت نے فون لیا تو حجاب بولی۔ "اماں آپ بتا رہی تھیں کہ آپ نے شادی کی تیاری تقریباً کر رکھی ہے فرنیچر اور شیور کے پیسے بھی آپ نے رکھے ہوئے ہیں۔

"ہاں میری بیٹی، جس ماں کے تیرے جیسی محنتی بیٹی ہو اسے کوئی پریشانی کیسے ہو سکتی ہے، تیرے بھیجے ہوئے پیسوں میں سے میں نے دو کمیٹیاں ڈالی تھیں، ان سے انشاءاللہ زیور اور فرنیچر دونوں بن جائیں گے۔" صباحت کی خوشی سے بھرپور آواز فون سے باہر تک آ رہی تھی۔

"اچھا اماں خدا حافظ...." حجاب نے موبائل بند کر دیا۔

روبینہ نے مسکراتے ہوئے حجاب کی طرف دیکھا۔ "مبارک ہو.... بہن کی شادی کی تاریخ طے ہو گئی ہے۔"

"خیر مبارک" حجاب نے کہا۔

روبینہ نے ترچھی نظر سے حجاب کی طرف دیکھا۔

"ویسے عجیب لگتا ہے کہ بڑی بہن بیٹھی ہو اور چھوٹی کی شادی ہو جائے۔"

حجاب نے بے اعتنائی سے سر کو جھٹکا۔ "چھوڑو زندگی کے فیصلے ہمارے اختیار میں نہیں ہوتے۔ ویسے بھی خوشی ہے کہ اماں نے ساری تیاری کر لی ہے۔ اب مجھے کوئی فکر نہیں۔"

www.novelsclubb.com

روبینہ جو حجاب کی ساری باتیں بہت دلچسپی سے سن رہی تھی مسکراتے ہوئے بولی۔

"پھر تم ایسا کرو، کچھ پیسے جمع کر کے اپنے لئے چھوٹا سا سونے کا سیٹ بنوا لو"

"ہاں! میں نے ایک چھوٹی سی کمیٹی اسی لئے ڈالی تھی کہ ثانیہ کی شادی میں سونے کا چھوٹا سا سیٹ بناؤں گی" حجاب اپنی دمکتی آنکھوں میں جیسے اپنا عکس دیکھنے لگی کہ وہ سونے کے سیٹ میں کیسی لگے گی۔

•●•●•●•●•●•●•●•●•

ایک بچہ حجاب کے پاس اپنی نوٹ بک لے کر آیا تو روبینہ اسکا کام چیک کرنے لگی ساتھ ساتھ وہ حجاب سے باتیں بھی کرتی جا رہی تھی

"اس قدر مصروفیت میں شادی کی تیاری میں امی کی مدد کیسے کرو گی"

"ویک اینڈ پر چکر لگا لیا کروں گی۔ تم بھی تیاری شروع کر دو۔ میں پورے سٹاف کو بلانا چاہتی ہوں"

www.novelsclubb.com

حجاب کی اس بات سے روبینہ اچانک سنجیدہ ہو گئی۔

"ارے اتنے لوگوں کو جواب کیسے دو گلگی سٹاف والے باتیں بنائیں گے کہ بڑی کو چھوڑ کر چھوٹی کی شادی پہلے کیوں ہو رہی ہے۔"

حجاب نے اپنی ابروئیں سکیڑ لیں۔

"اب مجھے لوگوں کے سوالوں سے ڈر نہیں لگتا۔ایسی باتیں کر کے میرا موڈ خراب مت کرو۔تم جا کے چائے بناؤ، میں مٹھائی منگواتی ہوں"

روبینہ چائے بنانے چلی گئی کہ ایک دم حجاب کے کان کے قریب کسی نے سرگوشی کی۔"مجھے مٹھائی نہیں کھلاؤ گی۔"

حجاب یکلخت کھڑی ہو گئی،اس کی نگاہیں خلا میں گھورنے لگیں۔اس کے لبوں سے بے اختیار نکلا۔"اذہاد"

www.novelsclubb.com

اسے اپنے ارد گرد کوئی دکھائی نہیں دیا،وہ اسے اپنا وہم سمجھ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

بچوں کو چھٹی دینے کے بعد حجاب اپنے کمرے میں آ گئی،روبینہ مٹھائی کے ساتھ

چائے بنا کے لے آئی۔دونوں نے ڈبے سے مٹھائی لی تو اچانک کچن سے برتنوں کے کھڑکنے کی آواز آئی۔

"کچن میں کون ہے، کہیں بلی تو نہیں گھس گئی میں دیکھ کر آتی ہوں۔"روبینہ یہ کہہ کر کچن میں چلی گئی۔

حجاب کے ہاتھ میں برفی تھی اچانک کسی غیبی ہاتھ نے حجاب کا ہاتھ تھاما اور اس کے ہاتھ کو اپنے چہرے کے قریب لاتے ہوئے برفی کھالی اور کوئی خفیف سی آواز میں بولا۔"مبارک ہو"

حجاب نے مسکراتے ہوئے ایک لمبی سانس کھینچی۔"اذباد! تم میرے سامنے کیوں نہیں آتے۔"

www.novelsclubb.com

اتنے میں روبینہ کچن سے ہڑبڑاتے ہوئے آگئی

"پتہ نہیں یہ کیسی آواز تھی..... کوئی بھی نہیں تھا لگتا ہے تمہارے گھر میں کوئی جن ہے

حجاب نے ہنستے ہوئے روبینہ کو سر تا پا دیکھا۔"جن نہیں لیکن جننی ہے۔"

روبینہ نے کشن اٹھا کے حجاب کو دے مارا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ثانیہ کی شادی کی تیاری زور و شور سے ہونے لگی۔دن اس قدر تیزی سے گزر رہے تھے کہ مہینے بھر کا وقت ایک ہفتے کی طرح لگ رہا تھا۔شادی میں پندرہ روز رہ گئے تو حجاب تین روز کی چھٹی لے کر آئی۔

اس نے صباحت کے ساتھ مل کر بچھڑے ہوئے کچھ رکے ہوئے کام مکمل کروائے ۔وہ بہت خوش تھی۔سٹاف کے ساتھ مل کر ڈالی ہوئی کمیٹی بروقت نکل گئی تھی۔

وہ روپے ساتھ لے کر آئی تھی اس سے اپنے لیے گولڈ کا چھوٹا سا سیٹ بنوا لے گی۔

ثانیہ اور تحریم لونگ روم میں بیٹھی ہوئی تھیں۔صباحت اور حجاب بھی ادھر ہی بیٹھ گئیں۔ تحریم صباحت کو دیکھتے ہی شروع ہو گئی۔

"اماں! آپی حجاب کو وہ کپڑے دکھاؤ نا جو ہم نے ثانیہ کے لئے بنوائے ہیں۔"

"پہلے اچھی سی چائے بنا کے لاؤ پھر میں کپڑے دکھاتی ہوں۔" صباحت کو کافی تھکاوٹ ہو گئی۔وہ اپنا سر دبانے لگی

"حجاب اٹھ کر ماں کا سر دبانے لگی۔

"جاؤ تحریم پہلے چائے بنا لاؤ۔" تحریم چائے بنانے کے لئے چلی گئی۔

صباحت نے اپنے کپڑے دکھانے کے لیئے سارے کپڑے بیڈ پر پھیلا دیے۔

تحریم بھی چائے لے آئی،اس نے حجاب کی طرف دیکھا۔

"دیکھا ہے آپی، ہم نے ثانیہ کے لئے کس قدر خوبصورت کپڑے بنائے ہیں۔"

حجاب کی آنکھیں دنگ رہ گئیں۔ کپڑے اس قدر خوبصورت تھے کہ نہ تو حجاب نے ایسے کپڑے دیکھے اور نہ ہی کبھی پہنے۔ وہ ستائش بھری نظروں سے کپڑوں کی طرف دیکھتی رہی، کپڑوں پر اس قدر نفیس اور جاذب نظر کام بھی ہو سکتا ہے، ملازمت کی مصروفیات میں اس طرف اس کا دھیان ہی نہ گیا۔ اس نے کچھ کپڑوں کو چھوتے ہوئے کہا۔؟

"اماں! بی تو بہت قیمتی ہوں گے۔"

صباحت نے مسکراتے ہوئے حجاب کو دیکھا۔ "میری بھولی بیٹی شادی پر لڑکی کو ایسے ہی کپڑے دیئے جاتے ہیں۔ ایک سوٹ بھی پانچ ہزار سے کم کا نہیں ہے۔ وہ جو اوپر والے دس سوٹ ہیں، وہ تو سارے دس ہزار، بارہ ہزار سے پندرہ ہزار تک کے ہیں ۔"

"اور شادی کا لہنگا..... وہ کتنے کا ہے؟" حجاب بوکھلا ہی گئی۔

www.novelsclubb.com

"وہ تو بہت مشکل سے 35 ہزار میں بنا ہے۔" صباحت نے بتایا اور پھر کپڑے سمیٹنے لگی۔

اس نے حجاب کی طرف دیکھا۔

"حجاب بیٹی تمہیں ان میں سے جو سوٹ پسند ہے، لے لو، میں ثانیہ کے لئے اور لے آؤں گی۔" اس سے پہلے کہ حجاب کچھ کہتی ثانیہ جھٹ سے بولی۔

"اماں! آپی کو اس قدر شوخ کپڑے سوٹ نہیں کرتے۔"

حجاب نے کھوکھلی سی مسکراہٹ کے ساتھ صباحت کی طرف دیکھا۔

"اماں! یہ کپڑے جس کے لئے آئے ہیں اس کو نصیب ہوں۔" یہ کہہ کر حجاب اندر کمرے میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

صباحت نے غصیلی نظروں سے ثانیہ کہ طرف دیکھا

خبردار جو تم نے حجاب کو اسکی بڑی عمر کا احساس دلایا میں اپنی حجاب کے لیئے اس قدر پیارا سوٹ لاؤں گی کہ میری حجاب شہزادی لگے گی وہ تو ہے ہی اتنی پیاری.. بس خود پر توجہ نہیں دیتی"

"بس کریں اماں میں تو بات کر کے پھنس ہی گئی ہوں" ثانیہ بھی منہ بسور کے اندر چلی گئی۔

تحریم نے صباحت کے ساتھ مل کے کپڑے سمیٹ کر اٹیچی کیس میں سیٹ کیئے حجاب کھڑکی کے پاس کھڑی ہو گئی اس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔ وہ جانتی تھی کہ یہ سب ٹھیک نہیں ہے اسکے گھر والے کیا سوچیں گے کہ بہن کی خوشیاں دیکھ کر حسد کرنے لگی ہے مگر کیا کرتی لڑکی تھی وہ بھی اپنے چہرے پر ٹھہری پختگی کی طرح اپنا دل پختہ نہ کر سکی۔ اس کی بھی خواہش تھی زندگی کے وہ پل دیکھے کہ جن میں بہار کا موسم ٹھہر جائے۔

وہ بھی ان رنگ برنگے کپڑوں میں بھی سنوری خاوند کا پیار سینچتی رہے۔اس خود فریبی میں عمر کٹ جائے کہ ہم نے اپنے حصے کی خوشیاں مٹھی میں بند کر لی ہیں۔ بہت چاہ کر کے بھی حجاب اپنی سوچوں سے فرار حاصل نہیں کر سکی۔

اگلے روز حجاب نے تحریم سے کہا۔

"تم میرے ساتھ بازار چلو، مجھے جیولرز کے پاس جانا ہے، کچھ کام ہے۔"

تحریم نے منہ بسورتے ہوئے اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا۔"میرے کپڑے ٹھیک نہیں ہیں، بس دو منٹ میں کپڑے بدل کے آتی ہوں"

وہ کپڑے بدلنے چلی گئی۔ حجاب نے پرس سے روپے نکالے۔پورے 25 ہزار تھے۔ان پیسوں میں ایک سونے کا چھوٹا سا سیٹ آجائے گا۔روپے گن کر اس نے واپس پرس میں ڈال لئے۔صباحت تولیے سے ہاتھ پوچھتی ہوئی حجاب کے پاس آئی۔

"کہیں جا رہی ہو مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی تھی۔"

حجاب بیٹھ گئی۔ ''جی اماں! کیا بات ہے؟"

صباحت بھرائی آواز میں بولی

"میں نے توثانیہ کی ساری جیولری بنوائی تھی مگر احسن کی ماں نے پھر پریشان کر دیا ہے کہتی ہے کہ نتھ اور ٹیکہ میکے والوں کی طرف سے ہوتا ہے جبکہ ہمارے ہاں سسرال والے پہناتے ہیں میں نے توثانیہ کے لیئے ایک سیٹ بنوایا اور چوڑیاں بنوائی ہیں باقی ایک سیٹ اور ایک جھومر لڑکے والے دے رہے ہیں۔

حجاب تذبذب کی کیفیت میں بولی۔

"آپ ان سے بات کر لیں کہ اگر نتھ اور ٹیکا وہ بنا لیں تو جانا ان کے ہی گھر ہے۔ ہم لوگوں کے لئے تو مشکل ہے۔''

صباحت نے تولیہ ایک طرف رکھتے ہوئے ہاتھوں سے اشارہ کیا

"دو بار بات کر چکی ہوں ان سے مگر وہ نہیں مانتی تبھی تم سے بات کر رہی ہوں میرے پاس جو پیسے رکھے ہیں اس میں کھانے کا بندوبست ہو جائے گا۔"

حجاب نے پریشانی سے سر جھکا لیا۔

"اماں میں کیا کروں؟"

صباحت اس کے قریب ہو کر بیٹھ گئی۔

"وہ تم بتا رہی تھی نا کہ تم نے سٹاف کے ساتھ مل کر کمیٹی ڈالی ہے۔ وہ کب نکل رہی ہے۔ تم کہہ رہی تھی کہ اس مہینے یا اس سے اگلے مہینے تمہاری کمیٹی نکل جائے گی۔"

صباحت کی بات سن کر حجاب نے اپنے گلے میں پہنا ہوا ہینڈ بیگ بے دلی سے چارپائی پر پھینک دیا۔

وہ کمیٹی نکل گئی ہے، وہ روپے میں ساتھ ہی لائی ہوں۔"

تحریم ڈریس چینج کر کے آ گئی۔ ''چلو آپی میں تیار ہوں۔"

''اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں بازار نہیں جا رہی ہوں۔'' حجاب نے نفی میں سر ہلایا۔

صباحت نے سوالیہ نظروں سے حجاب کی طرف دیکھا۔

"بازار جانے کا پروگرام کیوں بدل دیا۔"

حجاب نے روپے بیگ سے نکال کر صباحت کے پاس رکھ دیئے۔

"مجھے کوئی اور کام یاد آ گیا ہے" یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی

صباحت کے ساتھ مل کر اس نے گھر کے کام نبٹائے اس میں اسے دو روز لگ گئے پھر وہ واپسی کی تیاری کے لئے پیکنگ کرنے لگی۔

صباحت بھی حجاب کی مدد کرنے لگی۔ ''گھر جیسا سکون تو نہیں ہو گا ہاسٹل میں۔''

www.novelsclubb.com

کپڑوں کی تہیں لگاتے ہوئے حجاب کے ہاتھ وہیں رک گئے "سکون تو انسان کے اندر ہوتا ہے دل میں سکون ہو تو اس ہاسٹل ہو یا گھر فرق نہیں پڑتا۔

"پریشان ہو....“صباحت نے سوالیہ نظروں سے حجاب کی طرف دیکھا۔

"نہیں اماں! میں تو صرف آپ کی بات کا جواب دے رہی ہوں۔"

صباحت نے حجاب کے ہاتھ سے کپڑے لے لئے اور اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے اپنے پاس بٹھالیا۔

”جب تمہاری شادی ہو گی نا تو میں تمہارے بھی سارے چاؤ ایسے ہی پورے کروں گی جیسے ثانیہ کے کر رہی ہوں“

وہ دوبارہ کپڑے تہہ کرنے لگی۔اٹیچی کیس بند کرتے ہوئے اس نے بس اتنا ہی کہا۔

”میں ثانیہ کے ابٹن سے پہلے آجاؤں گی۔" ٹیکسی باہر آچکی تھی۔غروب آفتاب کا وقت تھا،ہر طرف سرخی مائل مدھم سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔حجاب کو یہ وقت

بہت پسند تھا۔ حجاب گاڑی میں بیٹھی اس ڈوبتے سورج کو دیکھتی رہی جو اس کی گاڑی کے ساتھ ساتھ محو سفر تھا۔ پھر اس نے گاڑی کی سیٹ کے ساتھ اپنا سر نکالیا۔

''جن رشتوں سے ہم اپنی ذات سے زیادہ پیار کرتے ہیں وہی ہمیں تکلیف دیتے ہیں۔ شاید جب ہم خود کو نظر انداز کرنا شروع کر دیں تو لوگ بھی ہمیں نظر انداز کرنے لگتے ہیں، اپنے وجود کی اہمیت اپنی نظر میں ہونی چاہیے؟ ورنہ وہ لوگوں کی نظروں میں بے معنی ہو جاتا ہے جیسے میں اپنوں کے بیچ تنہا رہ گئی ہوں۔ سوائے اماں کے میرا ہمدرد کوئی نہیں سمجھتا اور وہ بھی نہ چاہتے ہوئے میری ذات کی نفی کر دیتی ہیں۔ انہی سوچوں میں گم بہت سا سفر کٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

ثانیہ کے سسرال میں احسن کے ساتھ اس کی ماں اور بہن رہتے تھے۔ بہن نے بی اے پاس کر لیا تھا۔ باپ کا انتقال ہوئے تین برس گزر چکے تھے۔ اس کی والدہ تیز مزاج عورت تھی۔

احسن کی آمدن بھی اچھی تھی ثانیہ کے لیئے یہ رشتہ ہر طرح سے موزوں تھا اسے بڑی فیملی کے جھنجھٹ میں نہیں پڑنا پڑا۔

صباحت بھی بہت مطمئن تھی۔

رسم کے مطابق شادی سے دس دن پہلے ثانی کو مایوں بٹھانے کی رسم کی گئی۔اس کے بعد صباحت شادی کی تیاری میں لگ گئی کہ شادی سے پہلے تمام جہیز کا سامان سسرال پہنچا دیا جائے تاکہ وہ لوگ ثانیہ کا کمرہ سیٹ کر سکیں زیادہ فکر فرنیچر کی تھی خدا کا کرم ہوا فرنیچر بھی وقت پر تیار ہو گیا۔ساری تیاری مکمل ہوئی تو خاندان کی لڑکیوں نے ڈھولکی رکھ لی۔

لڑکیاں ڈھولک کی تھاپ پر شادی کے روایتی گانے بھی گاتی جاتی اور ساتھ ساتھ رقص بھی کرتی رہتیں۔کچھ لڑکیاں صباحت کے ساتھ مل کر جوڑے ٹانکنے لگیں ۔ابٹن کی رسم میں بس ایک روز باقی تھا۔حجاب کی کزنز نے ثانیہ کے لئے کرسی بھی

تیار کرنی تھی جو کاغذ سے بنے پھولوں کلیوں اور گوٹے کی تاروں سے بنی ہوئی تھی۔

ثانیہ کی خالائیں اور چچا دوسرے شہروں میں رہتے تھے اس لئے وہ ابٹن سے دو روز پہلے ہی آ گئے تھے۔ گھر میں مہمانوں کی گہما گہمی سے شادی کا ماحول پہلے ہی بن گیا تھا۔

روبینہ حجاب کے کمرے میں آئی تو وہ گھر جانے کے لئے پیکینگ کر رہی تھی۔ ”گھر جانے کی تیاری ہو رہی ہے۔“

روبینہ نے مدد کرنے کی غرض سے حجاب کے جوتے ڈبے میں رکھے۔

"یہ تم کیا کر رہی ہو، میں خود کر لوں گی۔“ حجاب کو روبینہ کا اس طرح جوتوں کا ہاتھ لگانا اچھا نہیں لگا۔

”تم نے اپنے لئے کس طرح کے جوڑے بنوائے ہیں تم نے بتایا ہی نہیں“

"تمہیں کیوں بتاتی تم میری نقل کر لیتی" حجاب نے روبینہ کو چھیڑا اور ساتھ ہی ہینگر سے سوٹ اتار کر اٹیچی کیس میں رکھنے لگی۔

حجاب کی بات پر روبینہ نے بھنویں سکیڑ لیں

"کیوں؟ تم کیا مجھے ایسا سمجھتی ہو۔"

حجاب ہنستے ہنستے روبینہ کے پاس بیٹھ گئی۔

"میری پیاری سہیلی میں نے کوئی ایسی خاص چیز خریدی ہی نہیں جو میں تمہیں دکھاؤں۔ مہندی کے لئے بھی میرے پاس ساڑھی ہے، رہی بات ولیمے کی تو اس کے لئے اماں نے کہا۔۔۔ وہ اپنی پسند کا جوڑا بنائیں گی۔"

حجاب کی یہ بات روبینہ کو پہلی والی بات سے بھی زیادہ کڑوی لگی۔

www.novelsclubb.com

"حد ہو گئی، حجاب یہی تو موقع ہوتا ہے اپنی پسند کے کپڑے بنوانے کا جیولری خریدنے کا میچنگ کا سمیٹکس لینے کا تم نے تو کوئی تیاری ہی نہیں کی ہے تمہاری اچھی بھلی تنخواہ ہے اچھا بتاؤ سونے کا سیٹ کیسا لیا ہے"

حجاب نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"جو چیز جس کے نصیب میں ہوتی ہے، اس کو ملتی ہے۔ ثانیہ کے جیولری میں نتھ اور ٹیکا نہیں بنا تھا۔ اماں کو ان دو چیزوں کے لئے پیسوں کی ضرورت تھی وہ پیسے جو میں نے سونے کا سیٹ خریدنے کے لئے لے گئی تھی، میں نے اماں کو دے دیئے۔"

روبینہ حجاب کی بات سن کر چپ سی ہو گئی۔ وہ کیا کہہ سکتی تھی، بس اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے پڑی ہوئی کاسمیٹکس کی چیزیں سمیٹنے لگی۔ اس نے ایک لحظے کے لئے حجاب کی طرف دیکھا۔

"خدا تمہیں تمہاری نیکیوں کا صلہ دے"

حجاب نے ایک بار پھر اس کو اپنی مدد کرنے سے روک دیا۔

"یہ بتاؤ کہ تم شادی پر پہنچ جاؤ گی نا۔" کل ابٹن ہے اور پرسوں مہندی میں مہندی پر پہنچ جاؤں گی شادی کے بعد ہم دونوں اکٹھے ہی واپس آ جائیں گے۔" روبینہ نے کہا۔

"دیکھ لو کچھ اور مہندی پر پہنچ جانا۔"

"ہاں بھئی پہنچ جاؤں گی۔" یہ کہہ کر روبینہ چلی گئی۔

حجاب گھر پہنچی تو کزنز اور سب خاندان والوں کو ایک ساتھ دیکھ کر چہرے پر بشاشت دوڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنا سامان پھینک کر خوشی سے دوڑتی ہوئی گلے ملی۔

"آنٹی انکل کیسے ہیں آپ سب" اپنی خیریت بتانے کے بجائے وہ متاسفانہ لہجے میں بولے۔" شادی کا کارڈ ملا تو ہم خوشی سے پھولے نہیں سمائے کہ حجاب کی شادی ہو

رہی ہے ہمیں کیا معلوم تھا صباحت کی عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں بڑی بیٹی کو بٹھا کو چھوٹی بیٹی کی شادی کر رہی ہے"

پھو پھو تو گلو گیر لہجے میں بولی۔ ''اب کون میری حجاب کی ڈولی لینے آئے گا۔''

صباحت کرخت انداز میں بولتی ہوئی حجاب کی طرف بڑھی۔

"بچی کو بیٹھنے تو دو، آپ لوگ کیا اس کے آتے ہی اول فول بولنے لگے۔ آؤ حجاب فریش ہو جاؤ۔'' صباحت نے حجاب کا اٹیچی کیس اٹھایا تو حجاب نے ماں سے اٹیچی کیس لے لیا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

صباحت اس کے دوشاپر اٹھا کر اس کے کمرے میں آئی۔

''ان رشتہ داروں نے کبھی نہیں پوچھا کہ ہم کس حال میں جی رہے ہیں، اچھے وقت کے ساتھ ساتھ ان لوگوں نے بھی ہم سے ہاتھ چھڑا لیا اور اب طعنے دینے

کے لئے آ گئے ہیں۔ثانیہ کے سسرال والوں کے سامنے بھرم رکھنے کے لئے میں نے ان سب کو بلوایا ہے ورنہ یہ رشتہ دار اس قابل نہیں ہیں۔"

حجاب نے ماں کو پانی کا گلاس دیا۔

"کیا ہو گیا اماں، پلیز غصہ چھوڑ دیں۔خوشی کا موقع ہے،اس وقت پچھلی باتیں یاد نہ کریں۔مجھے تو اتنے سالوں بعد ان سب کو دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے۔ثانیہ کی شادی میں تو نہ جانے کتنے لوگ یہ بات کہہ گئے۔آپ کس کس کو بات کی قصہ کریں گی کس کس کو جواب دیں گی کسی کی پرواہ نہ کریں"

صباحت نے اسے سینے سے لگا لیا۔

"مجھے معاف کر دے میری بیٹی،نہ چاہتے ہوئے بھی مجھے تمہاری حق تلفی کرنی پڑی۔"

"پلیز امی آپ ایسی باتیں نہ کریں آپ جو بھی فیصلہ کرتی ہیں ٹھیک کرتی ہیں مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں ہے میرے تو بھوک سے پیٹ میں میں چوہے دوڑ رہے ہیں بس آپ میرے لئے کھانا لگوا دیں۔"صباحت نے اس کے بالوں کو سہلایا۔

"تم فریش ہو کر آجاؤ میں کھانا لگواتی ہوں"

کھانا کھانے کے بعد صباحت اسے اسکا سوٹ دکھانے لگی جو اس نے حجاب کے لئے ڈیزائن کروایا تھا۔ حجاب تو اپنا سوٹ دیکھتی رہ گئی شارپ پنک کلر کے ٹشو پر موتی اور ستاروں کا نفیس سا کام تھا

"اماں یہ اتنا پیارا جوڑا میرا ہے"حجاب نے جوڑے کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا

"میری بیٹی تو اس جوڑے میں شہزادی لگے گی۔ کل تحریم کے ساتھ جا کر اس جوڑے سے میچنگ جوتی اور جیولری لے آنا ٹھہرو تمہیں ایک اور چیز دکھاتی ہوں ۔"صباحت نے اپنے پرس سے چھوٹی سی ڈبی نکلی۔

"یہ میں نے تمہارے لئے بنوایا ہے۔"

"یہ کیا ہے اماں؟"

"کھول کے دیکھ لو"

حجاب نے ڈبی کھولی تو اس میں سونے کا لاکٹ تھا۔ حجاب کی آنکھیں بھر آئیں۔

"اماں آپ نے اتنا کچھ میرے لیے لیا اور یہ لاکٹ تو بہت خوبصورت ہے۔"

"اچھا ذرا پہن کر دکھاؤ کیسا لگتا ہے۔" صباحت نے حجاب کو اپنے ہاتھوں سے لاکٹ پہنایا۔

"ماشاءاللہ بہت پیارا لگ رہا ہے تم پر۔" حجاب نے خود کو آئینے میں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"واقعی یہ لاکٹ بہت پیارا ہے اور بیش بہا قیمتی ہے کیونکہ یہ میری ماں کا تحفہ ہے"

اس نے لاکٹ کو اپنے ہونٹوں سے لگا لیا اس وقت صباحت کمرے سے جا چکی تھی۔

اسی دوران ثانیہ کمرے میں آ گئی۔

"آپی آپ بھی غیروں کی طرح ٹائم پر ہی آئی ہیں"

حجاب نے آگے بڑھ کر اسے باہوں کے حصار میں لیا

"تمہیں تو میری مصروفیت پتا ہے شادی

کے لئے بھی تو چھٹیاں چاہیئے تھیں پھر اضافی چھٹیاں کیسے لیتیں۔"

"رہنے دو آپی آپ تو ویسے بھی خوشیوں سے بھاگی پھرتی ہیں" ثانیہ نے حجاب کا بازو پیچھے کیا تو اس کی نظر لاکٹ پر پڑی۔

"اتنا پیارا لاکٹ، یہ تم نے اب لیا ہے۔"

حجاب نے مسکراتے ہوئے اپنے لاکٹ کو چھوا۔ "تم نہیں جانتی، یہ لاکٹ اماں نے مجھے دیا ہے۔ یہ دیکھو، یہ جوڑا یہ اماں نے لیا ہے یہ تو تم نے دیکھا ہی ہو گا۔"

ثانیہ نے اچٹتی نگاہ جوڑے پر ڈالی۔

www.novelsclubb.com

"اماں نے تو تمہارے لئے بڑی قیمتی شاپنگ کی ہے، مجھے تو یہ سب انہوں نے دکھایا ہی نہیں۔ میں نے بھی ان سے ایک لاکٹ بنانے کے لئے کہا تھا، انہوں نے صاف انکار کر دیا۔"

حجاب نے اس کے سر پر ہلکی سی تھپکی دی۔

ارے پگلی تمہارا تو زیور بہت پیارا بنا ہے۔ میں نے دیکھا ہے، اس میں ایک چھوٹا سیٹ بھی ہے۔"

شادی کے بعد ہر وقت گھر میں سیٹ تھوڑی نہ پہنا جا سکتا ہے خیر کوئی بات نہیں آپ کا سوٹ بہت پیارا ہے شادی میں یہ جوڑا پہننے میں سے پہلے چہرے کا فیشل ضرور کروالینا، آپ چہرے سے Aged لگنے لگی ہیں اور اماں نے بہت شوخ جوڑا لے لیا ہے۔"

"ثانیہ جیسے لفظوں کا تھپڑ حجاب کے چہرے پر مار کے چلتی بنی۔"

ایسی جلی کٹی باتیں اسے اپنی بہنوں سے ہمیشہ سننے کو ملتی تھیں اس کے دل میں آیا کہ وہ شادی چھوڑ کر فوراً ہاسٹل واپس چلی جائے مگر رشتوں کو نبھانے کی سزا اس کا مقدر تھی ثانیہ سسرال نہیں گئی تھی لیکن شاید وہ پہلے ہی پرائی ہو گئی۔

جہیز میں یہ نہیں ہے وہ نہیں ہے اس کے لب و لہجے میں سسرالیوں کا رنگ جھلکنے لگا تھا۔

سوچا تھا گھر جاؤں گی تو خوشیوں میں اپنے غم کو بھول جاؤں گی مگر یہاں تو آتے ہی آنکھیں بھیگ گئیں۔" حجاب خود کلامی کرتے ہوئے اپنا جوڑا تہہ کر رہی تھی

صباحت نے اسے پکارا۔

"حجاب! آ جاؤ کھانا کھالو۔" حجاب نے ماں کی آواز سن کر لاکٹ اتار کر سنبھالا اور باتھ روم میں جا کر منہ دھونے لگی

وہ ڈائننگ ٹیبل کے پاس بیٹھ گئی۔صباحت نے اسے کھانا سرو کیا تو حجاب نے خالی کرسیوں کو دیکھا۔"اور کسی نے کھانا نہیں کھانا"

"تم دیر سے آئی ہو، سب نے کھانا کھالیا ہے۔"حجاب نے بے دلی سے لقمہ منہ میں ڈالا۔

"سب کو میرے بغیر رہنے کی عادت جو پڑ گئی ہے کوئی ایک دو روز کے لئے اپنی عادت کیوں بدلے"صباحت نے آہستگی سے حجاب کے بالوں کو سہلایا۔

"کیا ہو گیا ہے حجاب، اس قدر حساس کیوں ہو گئی ہو، میں ادھر بیٹھی ہوں تمہارے پاس"صباحت نے حجاب کو پانی ڈال کر دیا۔

ایک لڑکی ہاتھ میں روغنی کاغذ لئے صباحت کے پاس آئی۔

"آنٹی آپ نے ڈسپوزایبل پلیٹس بہت تھوڑی منگوائی ہیں ہمیں اور پلیٹیں منگوا کے دیں۔" صباحت فورا کھڑی ہو گئی۔ "اب تو کافی رات ہو گئی ہے۔اس وقت کون بازار جائے گا۔ صبح منگوادوں گی۔

"آنٹی ہم نے ساری تیاری رات کو ہی کرنی ہے کل تو بہت سارے کام ہونگے" لڑکی نے مضطرب لہجے میں کہا۔

"اچھا میں کچھ کرتی ہوں کسی کو بھیجتی ہوں"

صباحت وہاں سے چلی گئی اس نے خالی کرسی کی طرف دیکھا اس کا نوالہ جیسے پلیٹ میں رہ گیا بہ مشکل اس نے یہ نوالہ زہر مار کیا۔

"بھوک ہی نہیں ہے" اس نے دل میں کہا مگر شناسا سی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

"بھوک ہو یا نہ ہو کھانا تو کھانا پڑے گا۔" حجاب نے جھرجھری لیتے ہوئے نگاہیں اوپر اٹھائیں اذہاد اس کے سامنے بیٹھا مسکرا رہا تھا

حجاب مبہوت نظروں سے آنکھیں جھپکنا بھول گئی "ت...تم.....یہاں"

"کیوں میں یہاں نہیں آسکتا تم نے اپنے دوستوں کو شادی کے کارڈز دیئے تو پھر مجھے کیسے بھول گئی، میں بھی تو تمہارا دوست ہوں۔

حجاب بوکھلائے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ "کسی نے تمہیں دیکھ لیا تو"

"بے فکر رہو تمہارے علاوہ مجھے کوئی اور نہیں دیکھ سکتا۔" اذہاد نے روٹی کا نوالہ لیا اور سالن سے لگا کر حجاب کے منہ کی طرف بڑھایا۔

حجاب مسکرائی تو اس کی اداس آنکھیں بھی مسکرانے لگیں۔

"تم میرے بہت پیارے دوست ہو۔"

میری اتنی تعریف نہ کرو کہ میں خوشی میں سب کے سامنے ظاہر ہو جاؤں۔

www.novelsclubb.com

"نہیں نہیں، پلیز یہ مت کرنا" نوالہ محاب کے حلق میں ہی اٹک گیا۔

"تم آرام سے کھانا کھاؤ میں تو مذاق کر رہا تھا۔ اذہاد نے ایک پل میں ہی حجاب کا اکیلا پن دور کر دیا۔

حجاب کھانے کے بعد اپنے رشتہ داروں کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"تحریم نظر نہیں آ رہی" حجاب نے ارد گرد دیکھا۔

"وہ اپنی سہیلی کے ساتھ درزن زاہدہ کے گھر گئی ہے۔ بہت مصروف ہے زاہدہ، کل ایٹن ہے اور آج کپڑے دے گی۔" صباحت نے حجاب کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا،

پھر وہ حجاب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔ "تم آئی ہی شادی کے بالکل قریب ہو، اب کل صبح تحریم کے ساتھ جا کر جو جوڑا میں نے تمہیں دیا ہے اس کے ساتھ کی میچنگ

کی جیولری اور جوتی لے آنا اور بھی کوئی چیز لینی ہو تو لے لینا، اگر پیسے کم ہوں تو مجھ سے لے لینا"

"پیسے میرے پاس ہیں، میں کل صبح یہ چیزیں لے آؤں گی۔" حجاب مسکراتے ہوئے بولی۔

"تم اپنی خالہ سے باتیں کرو میں چائے بناتی ہوں۔" صباحت اٹھنے لگی تو حجاب نے انکا ہاتھ پکڑ لیا

"آپ بیٹھیں میں بناتی ہوں کتنے کپ بنانے ہیں"

"میرے خیال میں سات کپ کافی رہیں گے" صباحت نے حجاب کی پھوپی اور خالہ کی طرف دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

حجاب چائے بنانے کے لئے کچن میں چلی گئی۔

خالہ حنا نے جاتی ہوئی حجاب کو دیکھ کر ٹھنڈی آہ بھری۔

کتنی خوبصورت ہے ہماری حجاب، نہ جانے مقدر کیوں ٹھنڈے ہیں۔

حنا کی بات سن کر صباحت نے اپنا بھی دل کھول کر اس کے سامنے رکھ دیا۔

"میں تو ماں ہوں، مجھ سے زیادہ کون حجاب کے دکھ کو سمجھ سکتا ہے۔ثانیہ کی شادی ہوتے ہی حجاب کے لئے رشتہ ڈھونڈوں گی۔

پھوپھی فردوس دور بیٹھی ہوئے ان کی گفتگو میں شامل ہو گئی۔ "رہنے دو صباحت اپنی غلطیوں پر پردہ مت ڈالو۔ تھوڑا انتظار کر لیتی پر چھوٹی کی شادی پہلے نہ کرتی، ایک شادی کے بعد اتنی جلدی دوسری بیٹی کی شادی کے لئے روپے کہاں سے لاؤ گی۔"

خالہ حنا نے توفٹ سے اپنا سر پکڑ لیا۔ "میں تو کہتی ہوں، ایک دو سال میں چاندی کی تاریں آجائیں گی حجاب کے بالوں میں"

صباحت کھوئی کھوئی ہی بولی۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا، میں یہ گھر بیچ دوں گی لیکن حجاب کی شادی میں اب دیر نہیں کروں گی"

"خدا کرے حجاب کے لئے بھی ثانیہ جیسا اچھا رشتہ مل جائے" خالہ حنا نے کہا

اتنی دیر میں حجاب چائے لے آئی۔ خیر سے ابٹن کا دن بھی آ گیا۔ حجاب تحریم کے ساتھ بازار سے اپنے جوڑے کے ساتھ جیولری لے آئی۔ وہ آج بہت خوش تھی۔ شام ڈھلنے سے پہلے ابٹن کی رسم کی ساری تیاری ہو گئی۔

مہمانوں کو سات بجے کا وقت دیا گیا تھا۔ سات بجے سے پہلے حجاب اور تحریم تیار ہو گئیں اور انہوں نے ثانیہ کو بھی تیار کر دیا رسم کے مطابق لڑکی کا جوڑا لڑکے والوں کی طرف سے آیا تھا

www.novelsclubb.com

حجاب نے ثانیہ کو پیلے جوڑے کے ساتھ پھولوں کے گہنے پہنائے۔ اس روپ میں ثانیہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ سب لڑکیوں نے مل کر ڈھولک رکھ لی۔ خاندان کی سہاگنیں باری باری ثانیہ کے ہاتھ میں ابٹن رکھتیں اور پھر نے پھر اس کے سر سے

پیسے وار کر ملازمہ کی جھولی میں ڈال دیتیں۔یونہی ان رسموں میں فنکشن رات گئے تک جاری رہا۔۔

ثانیہ کی تھالی کا بچا ابٹن لڑکیوں تک پہنچا تو وہاں سب ابٹن لگانے کے لیے ایک دوسرے کے پیچھے بھاگیں، جس کو ابٹن لگے گا اس کی شادی جلد ہو گی۔خاندان کی بڑی بوڑھیاں ان کا یہ مذاق دیکھ کر ہنستی رہیں۔

حجاب کو اس کی کزنز نے پکڑ کر ابٹن لگا ہی دیا۔

صباحت نے مسکراتے ہوئے دل ہی دل میں دعا مانگی۔"یا اللہ میری بیٹی کے نصیب کھول دے۔"

اگلے دن مہندی کی رسم بھی بہت دھوم دھام سے منائی گئی۔

شدی کے سن ثانیہ نے فیروزی لہنگا پہنا ہوا تھا جو اس نے اپنی پسند سے ڈیزائن کروایا تھا۔خاندان کی لڑکیاں کی اشتیاق سے دروازے کی طرف بڑھیں

تحریم جو ثانیہ کے ساتھ پارلر گئی تھی، خراما خراماں چلتی ہوئی دلہن کو اندر کمرے میں لے کر آ گئی۔ صباحت نے بیٹی کو دیکھا تو خوشی سے اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ اسے اپنی کمسن ثانی دلہن کے روپ میں بہت بڑی نظر آئی تحریم بھی پیاری لگ رہی تھی۔

صباحت نے اسے بڑھ کر اسے پیار کیا

پھر وہ اپنی بہن سے مخاطب ہوئی۔

"حجاب کدھر ہے اسے کافی دیر سے نہیں دیکھا وہ کیسی تیار ہوئی ہے"

"بھئی حجاب بھی آج بہت پیاری لگ رہی کسی پری جیسی وہ تیار ہو کر تمہارے پاس ہی آ رہی تھی کہ کچھ خواتین نے اسے صحن میں بلا لیا" حجاب کی خالہ نے کہا۔

"اچھا میں خود جاتی ہوں اسکے پاس" صباحت یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی

وہ صحن میں گئی تو لڑکیوں کے ہجوم میں حجاب سب سے الگ تھلگ نظر آ رہی تھی اس نے وہی جوڑا پہنا ہوا تھا جو صباحت نے اسے دیا تھا۔ یہ صباحت نے اسے ولیمے کے روز پہننے کو کہا تھا لیکن حجاب نے یہ سوٹ آج پہنا۔ حجاب پر وہ جوڑا بہت جچ رہا تھا وہ واقعی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

حجاب نے صباحت کو دیکھا تو اس کے پاس آ گئی۔

"کیسی لگ رہی ہوں اس جوڑے میں"

صباحت نے خفگی سے حجاب کی طرف دیکھا۔ "اب خیال آیا ہے جوڑا دکھانے کا۔"

"اماں، میں آپ کے پاس ہی آ رہی تھی کہ کچھ خواتین کو مجھے ڈیل کرنا پڑا۔"

صباحت نے حجاب کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ "بہت پیاری لگ رہی ہو۔"

حجاب نے صباحت کا ہاتھ پکڑا تو صباحت نے اس کی کلائی میں کڑا دیکھا۔

"حجاب یہ کڑا..." صباحت مبہوت ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔...

"وہ۔۔۔۔۔وہ میری دوست نے تحفہ دیا"

"اتنا قیمتی تحفہ یہ تو نگینوں میں جڑا سونے کا کڑا ہے تمہاری کون سی اتنی امیر دوست ہے اور اتنا قیمتی تم نے لیا کیوں؟"

صباحت نے ایک ہی بات میں بہت سارے سوال کر ڈالے

حجاب بات ٹالنے کی کوشش کرنے لگی۔

"ہے ایک دوست آپ نہیں جانتی ہیں اسے میں نے بہت منع کیا مگر اس زبردستی یہ تحفہ مجھے دے دیا آپ بتائیں کہ شادی کیسی تیار ہوئی ہے۔"

"بہت پیاری لگ رہی ہے جاؤ تم دیکھ لو"

حجاب ثانیہ کے پاس چلی گئی لیکن کچھ دیر تک صباحت اس کڑے کے بارے میں سوچتی رہی

www.novelsclubb.com

اتنی دیر میں اس کی سماعت سے آواز ٹکرائی کہ بارات آگئی ہے وہ جلدی سے گیٹ کی طرف بڑھی

خاندان کی لڑکیاں ہاتھوں میں پھولوں بھری پلٹیں لے کر پہلے ہی سے کھڑی تھیں۔سب سے آگے حجاب اور تحریم تھیں۔

باراتیوں کا استقبال کرنے کے بعد انہیں اور دوسرے مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد دوسری رسومات کی گئیں۔احسن بھی دولہا کے لباس میں بہت وجیہہ دکھائی دے رہا تھا۔جب ثانیہ اور احسن کو اکٹھا بٹھایا گیا تو لوگ یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ماشاءاللہ جوڑا بہت پیارا ہے،خدا نظر بد سے بچائے۔

شادی کی پوری تقریب میں مسز آفتاب زیدی احسن کی والدہ اور بہن کے ساتھ ہر جگہ خاص مہمانوں میں شامل تھیں۔ان کی حجاب پر خاص نظر تھی۔دودھ پلائی کی رسم میں جب حجاب اور تحریم احسن سے دودھ کا گلاس لئے چٹ پٹی بحث کر رہی

تھیں تو مسز آفتاب زیدی نے حجاب کی طرف اشارہ کیا اور احسن کی والدہ سے مخاطب ہوئی۔ "یہ ثانیہ کی بڑی بہن حجاب ہے، بڑی خوبصورت بچی ہے۔"

احسن کی والدہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "اگر میرے احسن سے بڑی نہ ہوتی تو میں نے کہاں چھوڑنی تھی"

مناسب موقعہ دیکھ کر مسز آفتاب صباحت کے قریب بیٹھ گئیں اور باتوں ہی باتوں میں ان سے پہچان بڑھانے لگی۔

صباحت نے بھی جب انکی توجہ حجاب کی طرف دیکھی تو خصوصاً ڈیل کرنے لگی

دودھ پلائی کی رسم کے بعد صباحت نے حجاب کو بلایا اور مسز آفتاب زیدی سے ملوایا مسز آفتاب زیدی بھرپور شخصیت کی مالک تھیں حجاب ان سے مل کر بہت خوش ہوئی کچھ دیر بعد اسکی کزنز اسے کھینچ کر لے گئی وہ شادی کے شغل میلوں میں پھر مصروف ہو گئی۔

شادی میں خوشیوں بھرے چہرے رخصتی کے وقت افسردہ ہو گئے صباحت نے دل پہ پتھر رکھ کے بیٹی کو رخصت کیا۔ثانیہ میکے سے سسرال چلی گئی،وہ زندگی کی ایک نئی راہ پر گامزن ہو گئی۔

ولیمے کے فورا بعد ہی حجاب ہاسٹل چلی گئی شادی کی رونق پر مسرت گہما گہمی سے سے نکل کر وہ ایک بار پھر بے ہنگم مصروفیت میں چلی گئی لیکن اس کی لاعلمی میں زندگی ایک نیا موڑ لے چکی تھی

مسز آفتاب زیدی اپنی چمکتی دیکتی فراری میں حجاب کے گھر کے چکر لگانے گئی تھیں

۔

ثانیہ اور احسن نے آنا تھا۔صباحت اور تحریم دونوں کچن میں ان کے لئے کھانا بنانے میں مصروف تھیں۔

اتوار کا دن تھا اس لئے تحریم بھی گھر پر ہی تھی۔ ”اماں آج مجھے آپی حجاب بہت یاد آ رہی ہے کس طرح جھٹ سے وہ سارے کھانے بنا لیتی ہے۔ یہ کوکنگ تو اچھا بھلا مشکل کام ہے۔“

صباحت نے روسٹ کو ڈیپ فرائیزر میں ڈالا۔ ”یہ رسب دیکھو، اب یہ سب کام تمہیں سنبھالنا ہے۔ ثانیہ کی تو شادی ہو گئی ہے۔ حجاب اپنی جاب میں مصروف ہے اور ویسے بھی اب اس کی شادی کی باری ہے۔"

حجاب کی شادی کی بات سنتے ہی تحریم نے فوراً تجسس بھرے لہجے میں کندھے اچکائے۔

”اماں! مسز آفتاب کی حجاب آپی میں اس طرح دلچسپی لینا مجھے تو معاملہ گڑبڑ لگ رہا ہے۔“

"اچھا بڑی بی بی کوکنگ میں دھیان دو۔ کسی بھی معاملے میں جلدی رائے قائم نہیں کرتے یہ چکن فرائی کرو، میں چاول دیکھتی ہوں۔“

اسی دوران باہر بیل بجی۔

صباحت چاول چھوڑ کر باہر دروازہ کھولنے گئی۔"تحریم یہ چاول بھی دیکھ لینا، میں جاتی ہوں شاید وہ لوگ آ گئے ہیں۔"صباحت نے دروازہ کھولا تو ثانیہ اور احسن کے ساتھ مسز آفتاب زیدی کو دیکھ کر وہ چونک گئی۔

"ہم نے کہا کہ ہم اماں کو سرپرائز دیں گے کہ ہمارے ساتھ مسز آفتاب زیدی بھی آ رہی ہیں۔"ثانیہ نے کے گلے میں بانہیں حائل کر دیں۔

"کیوں نہیں ان کا اپنا گھر ہے۔مجھے بہت خوشی ہوئی انکو تمہارے ساتھ دیکھ کر"

مسز آفتاب کو دیکھ کر صباحت تھوڑا تکلف میں آ گئی اس نے انہیں مہمان خانے میں بٹھایا

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر میں کھانا لگ گیا سب نے بہت مزے سے کھایا اور سب لیونگ روم میں بیٹھ گئے

"احسن بیٹا! تمہاری امی کیوں نہیں آئی" صباحت نے گلہ کرنے کے انداز میں پوچھا

"ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ان کی جگہ آنٹی جو آگئی ہیں۔" یہ کہہ کر اس نے انہی کی طرف دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارے کرنے لگے۔

صباحت نے ان کے اشارے بھانپتے ہوئے ثانیہ سے پوچھا۔

"کیا بات ہے کچھ کہنا چاہتے ہو۔" ثانیہ نے مسکراتے ہوئے مسز آفتاب کی طرف دیکھا پھر وہ صباحت سے مخاطب ہوئی۔

"مسز آفتاب زیدی آج آپ سے خاص بات کرنے آئی ہیں۔"

صباحت نے مسز آفتاب زیدی کی طرف دیکھا۔"کیا بات ہے باجی!"

مسز آفتاب زیدی پر خلوص لہجے میں گویا ہوئی۔

"میرے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ دونوں بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ سب سے بڑا بیٹا فیضان ہے اس سے دو چھوٹی بہنیں مناہل اور زرقا ہیں۔ چوتھے نمبر پر زریاب ہیں جو انگلینڈ سے انجینئرنگ کی ڈگری لے کر آیا ہے۔ خدا نے بڑا کرم کیا ہے ایک انڈسٹری میں اسے اچھی جاب مل گئی ہے۔ مجھے آپ کی بیٹی حجاب بہت پسند ہے لیکن اس سے پہلے کہ میں کوئی سوال کروں، میں چاہتی ہوں کہ آپ ہمارے گھر آئیں، میری فیملی سے ملیں اگر آپ کو ہم پسند آئے تو میں بات آگے بڑھاؤں گی میرا مطلب ہے حجاب مجھے اپنے بڑے بیٹے کے لیئے پسند ہے اگلے جمعے کو آپ میرے گھر تشریف لایئے گا"

صباحت نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "کیوں نہیں میں ضرور آوں گی آگے سنجوگ بنانے والا تو اللہ ہے"

www.novelsclubb.com

مسز آفتاب کے جسم میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اس نے ثانیہ کی طرف دیکھا۔

"ثانیہ اور احسن تم دونوں بھی ساتھ آنا۔" تحریم جو اس ساری گفتگو میں نظر انداز تھی چائے کی ٹرے لئے منہ بسور کر بولی۔

"آنٹی میں بھی اس گھر میں رہتی ہوں۔"

تحریم کی اس بات پر سب ہنس پڑے

"بھئی آپ کو ہم کیسے بھول سکتے ہیں۔آپ کو ہی تو اپنی آپی حجاب کے لیئے لڑکا ڈھونڈنا ہے"

مسز آفتاب زیدی تحریم کو چھیڑ کر صباحت سے گویا ہوئی۔

"صباحت تحریم کو ساتھ ضرور لانا"

"تحریم بھی ساتھ آئے گی" صباحت نے تحریم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

سب کافی دیر تک گپ شپ میں مصروف رہے۔ مختلف قسم کے موضوعات پر بات ہوتی رہی۔ مسز آفتاب زیدی ایک پڑھی لکھی اور سمجھدار خاتون تھی اس کی پر اثر گفتگو سے صباحت کو اس کی فیملی سے ملنے کا اشتیاق زیادہ ہونے لگا۔

"حجاب دونوں بہنوں کی نسبت کافی سنجیدہ مزاج ہے۔" آفتاب زیدی نے ٹشو پیپر اٹھایا۔

"حجاب شروع ہی سے ایسی ہے سنجیدہ مزاج اور حساس۔ فیضان کیا کرتا ہے۔"

"ماشاءاللہ سے اس کا اپنا شوروم ہے خدا کا بڑا فضل ہے۔ میں تو بس چاہتی ہوں کہ دو بہوئیں گھر میں لاؤں اور گھر کی ذمہ داری انہیں سونپ کر آرام کروں۔" صباحت مسز آفتاب زیدی کی اس بات پر انہیں چھیڑنے کے انداز میں مسکرائی

"آپ ایسی بات کیوں کر رہی ہیں آپ تو اتنی فٹ ہیں کہ کوئی نہیں کہہ سکتا آپ کے جوان بیٹے اور بیٹیاں ہیں"

مسز آفتاب زیدی دھیرے سے بولی

"بھلے عمر کتنی لگے یہ وقت کا دیمک ہمارے جسموں کو کھوکھلا کرتا جاتا اندر سے خیر سے ہمارے بیٹے فیضان کی عمر تو..."

مسز آفتاب زیدی کے ادھورے جملے پر صباحت فورا بولی۔

"کتنی عمر ہے فیضان کی۔" مسز آفتاب زیدی نے ترچھی نظر سے صباحت۔ کی طرف دیکھا تو احسن بلا تامل بولا۔

"آنٹی آپ فیضان سے ملیں گی تو آپکو اندازہ ہو جائے گا"

"ہاں یہ تو ہے میں اگلے جمعے کو ضرور آوں گی مسز زیدی کی طرف"

www.novelsclubb.com

"اب مجھے اجازت دیں، باقی باتیں اب میرے گھر پر ہوں گی۔

احسن بھی گاڑی کی چابی گھماتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

"ثانی کو میں رات کو لے جاؤں گا، مجھے ابھی کام ہے۔آنٹی کو بھی ڈراپ کرنا ہے ۔"ثانیہ اور صباحت ان کو چھوڑنے گیٹ تک گئیں۔

•●•●•●•●•●•●•●•●•

حجاب کینٹین میں بیٹھی چائے پی رہی تھی کہ روبینہ اچانک سے نمودار ہو گئی۔ حجاب نے بیزاری سے چائے کے کپ کی طرف دیکھا غالباً اس کا اکیلے بیٹھنے کا موڈ تھا۔ مسلسل چار پیریڈ لینے کے بعد اب اس کا ذہن تھک چکا تھا۔

"میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں اور تم بیگم صاحبہ یہاں بیٹھی ہو" روبینہ حسب معمول آتے ہی شروع ہو گئی۔

حجاب نے اپنی کن پٹی پر انگلی گھمائی۔

"کلاس کے شور سے سر درد کرنے لگا تھا۔"

"اچھا تو پھر میرے لئے بھی چائے منگواؤ میرا بھی سر درد کر رہا تھا"

www.novelsclubb.com

حجاب روبینہ کے بناوٹی انداز پر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔"تم تو دوسروں کے سر میں درد کرتی ہوں تمہیں درد کب سے ہونے لگا"

روبینہ کا منہ پھول گیا۔"تم بیٹھو اکیلی میں جا رہی ہوں"

حجاب نے اس کا ہینڈ بیگ کھینچ کر اسے واپس بٹھایا۔

"مذاق کر رہی تھی تم ہی تو میری اکلوتی سہیلی ہو"

حجاب نے اس کے لئے چائے منگوائی۔

روبینہ حجاب کے قریب ہو کے بیٹھ گئی۔

"میں نے تم سے پوچھنا تھا کہ ثانیہ کی شادی کی تصاویر اور مووی کب دکھا رہی ہو"

www.novelsclubb.com

"کیا کروں، میرا تو خود بہت دل چاہ رہا ہے کہ گھر جاؤں، اماں سے ملوں مگر تم تو جانتی ہو بچوں کے امتحانات ہو رہے ہیں۔"حجاب ٹیبل پر ہاتھ سے لکیر میں کھینچنے لگی۔

روبینہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"یہ تم مجھ پر چھوڑ دو، میں یہاں سب سنبھال لوں گی۔"

"اس سنڈے نہیں میں اگلے سنڈے پرو گرام بنالوں گی۔ثانیہ کے سسرال بھی جاؤں گی کہ میری کم سن ثانیہ نے بہو کے روپ میں گھر کیسا سنبھالا ہے کبھی کبھی تو دل چاہتا ہے کہ یہ نوکری چھوڑ کر اماں کے ساتھ پہلے کی طرح رہوں لیکن میری ہر خواہش حالات کے بھنور میں جا کر ختم ہو جاتی ہے۔"

"اچھا اپنا موڈ مت خراب کرو۔وہ دیکھو آسمان پر کیسے گھنے سیاہ بادل چھائے ہیں۔ لگتا ہے آج بارش ہو گی۔ چلو اپنی چائے اٹھاؤ، سامنے لان میں بیٹھ کر چائے پیتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

روبینہ اپنا کپ اٹھا کے کھڑی ہو گئی۔

حجاب نے مسکرا کر روبینہ کی طرف دیکھا اور چائے اٹھا کر اسکے پیچھے چل دی اور دونوں جا کر بینچ پر بیٹھ گئیں

حجاب نے اپنی خوبصورت آنکھوں سے بادلوں سے بھرے آسمان کی طرف دیکھا تو کوئی خوبصورت سا خیال اس کے دل کے تار چھیڑ گیا

روبینہ نے اسکی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہرایا

"کن سوچوں میں کھو گئی ہو، ویسے کبھی کبھی مجھے تم پر عجیب سا شک ہوتا ہے۔ادھر دیکھو میری طرف"

حجاب نے اپنی اداس آنکھوں سے روبینہ کی طرف دیکھا۔

"کیسا شک..."حجاب نے حیران کن نظروں سے روبینہ کی طرف دیکھا

"یہی کہ تم نے مجھ سے کچھ چھپایا ہے"

www.novelsclubb.com

"نہیں تو میں بھلا کیا چھپاؤں گی تم تو میری زندگی کے بارے میں سب کچھ جانتی ہو" حجاب نے نگاہیں چرا لیں تو روبینہ نے حجاب کے چہرے کو اوپر اٹھایا

"ادھر دیکھو میری طرف"

حجاب نے اپنی اداس آنکھوں سے روبینہ کی طرف دیکھا "تم بتاؤ تمہیں یہ خیال کیسے آیا"

روبینہ نے حجاب کی آنکھوں میں جھانکا۔

مجھے ایسا لگتا ہے تمہاری زندگی میں کوئی ہے جو تمہیں بہت چاہتا ہے کوئی شہزادہ تمہاری زندگی میں محبت کا رنگ بھر گیا اور تم نے مجھے بتایا بھی نہیں۔"

حجاب نے روبینہ کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بس نگاہیں جھکا کے مسکرانے لگی۔اس کے مسکرانے پر روبینہ اچھل پڑی۔

"دیکھا نہ، میں نے چوری پکڑ لی، اب جلدی سے مجھے اس کا نام بتاؤ۔"

حجاب کی نظریں ایک بار پھر بادلوں سے بھرے آسمان پر ٹک گئیں۔وہ چند لمحوں کے لئے جیسے کہیں کھو گئی بے خودی میں ہی اس کی زبان سے الفاظ نکلے۔

چاہے جانے کا مجھے زعم نہیں ہے لیکن

میں بکھر جاؤں تو پلکوں سے اٹھاتا ہے کوئی

انہیں لمحوں میں خوشبو کا ایک جھونکا حجاب کی سانسوں میں سرایت کر گیا پھر کسی نے اپنا نرم گداز ہاتھ اس کے شانے پر رکھا۔

حجاب نے خوشبو سے معطر لمبا سانس کھینچا اور آنکھیں بند کئے اپنے شانے پر ہاتھ رکھ دیا اور دھیرے سے بولی۔"اذہاد۔"

روبینہ کو حجاب کا لب ولہجہ غیر متوقع لگا مضبوط شخصیت کی مالک حجاب آج کسی جزبے کے آگے ٹوٹ کر بکھری سی گئی تھی۔

"حجاب یقین نہیں آتا کہ تم کسی کے بارے میں اس قدر گہرائی سے سوچ سکتی ہو دوست کہتی ہو اور کبھی اذہاد کے بارے میں بتایا بھی نہیں"

روبینہ کے منہ سے اذہاد کا نام سن کر حجاب نے یکلخت آنکھیں کھول دیں

"ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہی ہو..."

"تو پھر یاد اذہاد کون ہے۔" روبینہ کی سوئی اذہاد کے نام پر ہی اٹک گئی

حجاب چاروں طرف نظریں دوڑانے لگی جیسے کسی کو ڈھونڈ رہی ہو۔

"تم کس کو ڈھونڈ رہی ہو۔" روبینہ نے ایک بار پھر حجاب کو کھوجی نظروں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

حجاب نے روبینہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے اٹھایا۔ "چھٹی ہو جائے تو پھر تمہیں اذہاد کے بارے میں بتاؤں گی۔"

دونوں سٹاف روم کی طرف جانے لگیں تو حجاب نے ایک بار پھر پلٹ کر دیکھا شاید اس کی آنکھیں کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں جواب وہاں نہیں تھا۔

حجاب چھٹی کے بعد اپنے کمرے میں آئی تو اس نے مضطرب کی کیفیت میں فائلیں میز پر پھینکیں اور کمرے میں بے چینی سے ٹہلنے لگی۔

'یہ کیا کر دیا میں نے، مجھے کسی بھی صورت میں روبینہ کے سامنے اذہاد کا نام نہیں لینا چاہئے تھا۔اب میں کیا بتاؤں گی۔چاہے کچھ بھی ہو جائے میں راز واشگاف نہیں کروں گی کہ اذہاد ایک جن زادہ ہے۔میں روبین کو آدھا سچ بتاؤں گی۔''حجاب خود کلامی میں بڑبڑا رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

حجاب نے دروازہ کھولا تو روبینہ دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی تھی، وہ اپنے کمرے میں جانے کے بجائے سیدھی ادھر ہی آگئی تھی۔

"تم فائلز رکھ دو میں کھانا لاتی ہوں مجھے تو بہت بھوک لگی ہے مل کر کھانا کھائیں گے مزہ دوبالا ہو جائے گا" روبینہ دھڑام سے بیٹھی اور حجاب کا ہاتھ کھینچ کر اسے بھی بٹھا لیا

"میں یہاں کھانا لینے نہیں آئی کھانا میرے کمرے میں رکھا ہوا ہے میں تم سے اذہاد کے بارے میں پوچھنے آئی ہوں۔"

حجاب نے بیزاری سے آنکھوں کو ادھر ادھر گھمایا۔

"جس حوالے سے تم اذہاد کے بارے میں سوچ رہی ہو ویسا کچھ نہیں وہ میرا اچھا دوست ہے۔"

"مگر جس طرح تم اس کے بارے میں بات کر رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے تمہاری زندگی میں وہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔" روبینہ نے سوالیہ نظروں سے حجاب کی طرف دیکھا۔

حجاب کی نگاہیں فضا میں ٹھہر گئیں۔الفاظ اس کی زبان سے ادا ہوئے تو یوں لگا اا کی آواز فضا میں گونج رہی ہے مگر وہ خود یہاں نہیں ہے۔وہ سوچوں کی کسی گہری کھائی میں جیسے اترتی جا رہی تھی۔

"اس کا اور میرا رشتہ کوئی انسان سمجھ ہی نہیں سکتا، میں خود بھی آج تک سمجھ نہیں پائی، بس اتنا جانتی ہوں کہ جب تنہائی میں رونے کے لئے مجھے کسی کا شانہ نہیں ملتا تو وہ میرے آنسو پونچھتا ہے۔اس کی قربت میرے ہر دکھ

کے آگے آڑ بن جاتی ہے۔وہ ہوا ہے، خوشبو ہے جس کا احساس اور مہک میری زندگی سے کوئی دور نہیں کر سکتا۔" روبینہ حجاب کی باتیں سن کر پریشان ہو گئی۔ حجاب کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"روبینہ! میری اس غموں سے بھری زندگی میں چند ہی تو خوشیاں ہیں، خدا کے لئے تم وہ خوشیاں مجھ سے مت چھینو۔اگر میں نے تمہیں اذہاد کے بارے میں بتا دیا تو میں اپنا دوست کھو دوں گی۔"

روبینہ خاموشی سے حجاب کے چہرے کی طرف دیکھتی رہی۔

"اذہاد کے لئے حجاب کے محسوسات غیر معمولی ہیں۔یہ کیسا دوست ہے جسے کبھی کسی نے نہیں دیکھا اور حجاب کا اسکا تذکرہ کرتے ہوئے اس طرح کھو جانا روبینہ اپنی شرٹ کا بٹن گھماتے ہوئے جتنا اس بارے سوچتی جا رہی تھی الجھتی جا رہی تھی اسے علم ہی نہ ہوا کہ کب حجاب وہاں سے چلی گئی۔

اس بات کے بعد روبینہ حجاب سے اکھڑی اکھڑی رہنے لگی مگر حجاب کسی بھی طور پر اذہاد کے بارے میں اسے بتانے پر آمادہ نہیں تھی اسے روبینہ کی ناراضگی تو منظور تھی مگر اذہاد کو ایک بار پھر مصیبت میں ڈالنا گوارہ نہ تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

صباحت سبزی کاٹنے میں مصروف تھی کہ تحریم ہاتھ میں موبائل لئے اس کے قریب آ بیٹھی۔

"اماں حجاب آپی کو مسز آفتاب زیدی کے بارے میں بتاتے ہیں"

ابھی نہیں، پہلے مجھے ان کے گھر جانے دو اتنے امیر لوگ ہیں ہم جیسے متوسط طبقے سے تعلق جوڑنا چاہتے ہیں، کیا خبر، لڑکے میں کوئی عیب ہو۔"

"توبہ ہے اماں! آپ تو بہت وہمی ہیں۔"

صباحت سبزی کاٹتے ہوئے رک گئی۔اس نے گہری نظر تحریم پر ڈالی "بیٹی! عمر کے ان گنت سالوں میں ہم نے کون سے خزانے جوڑے ہیں۔ ٹھوکریں، مطلب پرست لوگوں کے بدلتے رویے، ایک ہی انسان کے کئی چہرے، زندگی کے یہ تلخ تجربات ہی تو میری جمع پونجی ہیں۔"

تحریم نے ماں کے گرد بانہیں حائل کر لیں۔

"اماں! آپ تو سنجیدہ ہو گئیں، میں تو ویسے کہہ رہی تھی لیکن لڑکے والوں کے گھر سے آنے کے بعد سب سے پہلے میں آپی کو بتاؤں گی"

صباحت مسکرا دی۔"اس سنڈے وہ خود آ رہی ہے تو پھر بتا دینا۔"

"سچ ! پھر تو بہت مزہ آئے گا۔ میں تو آپی کو بہت ستاؤں گی۔" تحریم اچھل پڑی۔

اپنے جھمکے ڈھونڈنے کے لئے تحریم نے پوری الماری چھان ماری۔ نہ جانے میں نے کہاں رکھ دیئے۔

میرے کپڑوں سے تو صرف وہی میچ کرتے ہیں۔ صباحت اپنے بروشیے کا دوپٹہ درست کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔

"یہ کیا تحریم تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔ احسن آتا ہی ہو گا۔ مسز آفتاب زیدی کو ہم نے سات بجے کا ٹائم دیا تھا اور اب ساڑھے سات بج رہے ہیں۔"

تحریم نے لمبا ڈاسانس کھینچا اور کمر پر ہاتھ کس لیئے

"میں جھمکے رکھ کر بھول گئی ہوں"

"تو کیا ہوا جھمکے کون سا سونے کے تھے، ویسے ہی جھمکے اور لے لینا" صباحت نے اسے تسلی دی تحریم برا سا منہ بنا کے کپڑے الماری میں واپس رکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

''میرے اس جوڑے سے وہی جھمکے میچ کرتے تھے۔

"بس اب جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ کوئی سے جھمکے پہن لو" صباحت نے حکم صدر کرنے کے انداز میں کہا۔ اور کمرے سے چلی گئی تھوڑی ہی دیر میں احسن گاڑی لے کر پہنچ گیا۔

وہ بجلی کے جھٹکے کی طرح گھر میں داخل ہوئی۔

جلدی کرو بہت ٹائم ہو گیا ہے۔ ثانیہ کہاں ہے۔'' صباحت نے کمرے کو لاک لگاتے ہوئے ایک نظر احسن پر ڈالی۔

"ثانیہ کو مسز آفتاب زیدی کے گھر چھوڑ آیا ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے تحریم کی طرف دیکھا جو ہاتھ میں ہینڈ بیگ لئے تیار کھڑی تھی۔ "تحریم تم گاڑی میں بیٹھو، میں آنٹی کے ساتھ لاک لگاتا ہوں۔''

تقریباً آٹھ بجے وہ سب مسز آفتاب زیدی کے گھر پہنچ گئے۔

گاڑی مسٹر آفتاب زیدی کے پورچ میں رکی تو تحریم کی سانس اس کے حلق میں ہی اٹک گئی۔ماں بیٹی نے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے ہی پوری کوٹھی کا جائزہ لیا۔"جو کوٹھی باہر سے کسی شیش محل سے کم نہیں،وہ اندر سے کس قدر خوبصورت ہو گی۔"

احسن نے گاڑی کا دروازکھولا۔"آجائیں آنٹی۔"

صباحت نروس سی بلاوجہ اپنے آنچل کو بار بار درست کرتی ہوئی گاڑی سے اتری مگر ان لوگوں نے جس طرح استقبال کیا ایک پل کی لیئے صباحت امیری غریبی کے امتزاج کو بھول گئی جوان دو خاندانوں میں تھا

کوٹھی میں داخل ہوئی تو آرائش وزیبائش سے اسکی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں ڈیکوریشن پیس سے لے کر فرنیچر تک گھر کی ہر چیز شاہانہ تھی۔

دیواروں پر لگے شیشوں میں اپنا عکس دیکھ کر صباحت نے لجاجت سے آنکھین جھکا لیں جیسے اس کا اپنا ہی عکس اس کا مذاق اڑا رہا ہو کہ بیٹی کا رشتہ کرنے یہ تم کہاں چلی آئی ہو۔

دونوں ماں بیٹی ڈرائینگ روم میں جانے کے بجائے لیونگ روم میں ہی بیٹھ گئیں۔

مسز آفتاب زیدی کی دونوں بیٹیاں زرقا اور مناحل بھی وہیں بیٹھ گئیں

"آپ کو اپنے گھر دیکھ کر مجھے خوشی ہو رہی۔ میں نے اپنی دونوں بیٹیوں کو بھی یہی بلا لیا ہے تاکہ ان کی ملاقات بھی آپ سے ہو جائے۔"

"ماشاءاللہ بہت پیاری بیٹیاں ہیں آپ کی، آپ کے داماد نہیں آئے۔" صباحت نے پوچھا

مز آفتاب زیدی نے ایک نظر اپنی بیٹیوں پر ڈالی، پھر صباحت سے گویا ہوئی۔ "انہیں ضروری کام تھا، انہیں میرے پاس چھوڑ کر دونوں اپنے اپنے کام پر چلے گئے۔ میرا تو دل تھا کہ آفتاب صاحب کی بھی ملاقات آپ سے ہو جاتی لیکن وہ کام کے سلسلے میں بیرون ملک ہیں، ایک ماہ کے بعد ان کی واپسی ہو گی۔ زریاب اور فیضان ابھی تھوڑی دیر تک آجائیں گے۔"

زرقا اٹھ کر کچن کی طرف چلی گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد ملازمہ کولڈ ڈرنک لے کر آ گئی۔ زرقا نے آگے بڑھ کر کولڈ ڈرنک سرو کی۔ مسز آفتاب زیدی نے مسکراتے ہوئے زرقا کی طرف دیکھا۔

"اپنا دو سال کا بیٹا دادی کے حوالے کر کے آئی ہے۔ بہت شریر اور پیارا ہے۔ مناہل کے لئے دعا مانگتی ہوں، خدا اس کی بھی گود بھرے۔"

"کیوں نہیں، پروردگار کی ذات بہت بے نیاز ہے، وہ سب کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ ویسے زرقا اپنا بیٹا لے آتی تو اچھا تھا میں بھی دیکھ لیتی"

صباحت کی بات کے جواب میں زرقا فورا بولی۔ "آنٹی اب تو آنا جانا لگا رہے گا مما نے حجاب کی اس قدر تعریف کی کہ اس سے ملنے کا اشتیاق بڑھ گیا۔"

اسی دوران عقبی دروازے سے آواز ابھری

"السلام علیکم"

صباحت نے دیکھا ایک دراز قد وجیہہ نوجوان کمرے میں داخل ہوا

"آؤ زریاب بیٹا....''مسز آفتاب زیدی بیٹے کو دیکھ کر اٹھی۔

زریاب نے سلیٹی رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ نہایت سلیقے سے صباحت اور تحریم سے ملا۔ اس سے لگ رہا تھا کہ انہیں ٹائم پر آنے کے لئے خاص تاکید کی گئی تھی۔

''فیضان کہاں ہے؟''مسز آفتاب زیدی نے زریاب سے پوچھا۔

''فیضان بھائی بس آتے ہی ہوں گے وہ گاڑی سے کچھ سامان نکلوا رہے ہیں۔"

صباحت کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھی۔ فیضان کو کی۔ فیضان کو دیکھنے کی بے چینی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی ملازمہ کولڈ رنک کے ساتھ پیزا اور برگر بھی لے آئی۔

''آپ نے خواہ خواہ اتنا تکلف کیا۔''صباحت نے مسز آفتاب زیدی کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کچھ لیں تو اور تحریم بیٹی، آپ بھی کچھ لیں۔" مسز آفتاب زیدی نے ٹرے صباحت کے نزدیک رکھی۔

"فیضان بھائی بھی آ گئے۔" زرقا نے دروازے کی طرف دیکھا۔

سفید قمیض شلوار میں ملبوس ادھیڑ عمر شخص دروازے پر کھڑا تھا۔اس کا بھی قد لمبا تھا مگر صحت کے حساب سے وہ بوڑھا دکھائی دے رہا تھا۔چہرے کی جلد جھریوں میں بٹ گئی تھی۔ایک پل کے لئے صباحت کو لگا جیسے وہ شخص مسز آفتاب زیدی کا خاوند ہے۔اس نے اپنی تسلی کے لئے پوچھا۔"یہ فیضان ہے؟" مسز آفتاب زیدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی میرا بیٹا فیضان ہے۔"

www.novelsclubb.com

فیضان مسکراتا ہوا صوفے پر براجمان ہو گیا۔صباحت کے تو چہرے کا جیسے رنگ اڑ گیا۔وہ لبوں پر مصنوعی مسکراہٹ تک نہیں لا پائی اس کے دل کی کیفیت اس کے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی۔

تحریم کی کیفیت اس سے الگ نہیں تھی۔کمرے کی خاموشی کا سکوت ثانیہ کی آواز نے توڑا۔کمرے میں اتنے لوگ اور اس قدر خاموشی۔

صباحت نے شکوہ بھری نظروں سے ثانیہ کی طرف دیکھا۔"تم کہاں غائب ہو تمہیں ہماری آنے کی خبر تک نہ ہوئی"

"آنٹی کا فون آگیا تھا۔"

"امی کیا کہہ رہی تھیں۔"احسن نے ثانیہ سے پوچھا۔

"کہہ رہی تھیں کہ گھر پر مہمان آئے ہیں ہم جلدی گھر پہنچ جائیں آپکا فون بزی تھا اس لئے انہوں نے میرے نمبر پر فون کیا۔"پھر ثانیہ صباحت سے مخاطب ہوئی۔

"آپ کو کیسے لگے فیضان بھائی۔"

www.novelsclubb.com

صباحت نے مسکراتے ہوئے فیضان کی طرف دیکھا۔

"آپ کا بزنس کیسا چل رہا ہے۔"

مسز آفتاب زیدی نے فیضان کے ہاتھ پر شفقت سے اپنا ہاتھ رکھا۔ ''بہت محنتی ہے میرا بیٹا، بس کام میں لگا رہتا ہے۔ اپنی صحت کی طرف دھیان نہیں دیتا۔"

کچھ دیر تک فیضان ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا رہا پھر اس کا فون آ گیا جس کے بعد وہ اجازت لے کر چلا گیا۔ ثانیہ اور احسن کو بھی جلدی تھی لیکن انہوں نے صباحت اور تحریم کو ساتھ لے کر جانا تھا اس لئے وہ مزید رک گئے۔ فیضان کے جانے کے بعد مسز آفتاب زیدی صباحت کے قریب بیٹھ گئیں۔ ''آپ بلا جھجک پوچھیں کیا پوچھنا چاہتی ہیں۔ آپ کی بیٹی کا معاملہ ہے، آپ ہر طرح سے اپنی تسلی کر لیں۔'' صباحت نے اپنائیت سے مسز آفتاب زیدی کی طرف دیکھا۔

''آپ کا خلوص ہی ہے جو مجھے یہاں کھینچ لایا ہے ورنہ جوڑیاں تو عرش پر بنتی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ فیضان کی آپ نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی۔ فیضان کی عمر تو کافی زیادہ ہے۔''

مسز آفتاب زیدی کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے بڑے چاؤ سے فیضان کی شادی کی تھی۔ یہ دس سال پہلے کی بات ہے۔ شادی کے دو مہینے بعد ہی میری بہو کا انتقال ہو گیا۔ اس کی موت برین ہیمرج سے ہوئی اس کی موت کے بعد فیضان کی شخصیت میں جو تبدیلیاں رونما ہوئیں، اس نے فیضان کو بدل کر رکھ دیا۔ آپ ایک بیٹی کی ماں ہیں اس لئے میں آپ سے کچھ چھپانا نہیں چاہتی۔ فیضان کا مزاج انتہائی جھگڑالو ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر بکھر جاتا ہے، خوشی کے موقع پر شامل نہیں ہوتا، زیادہ تنہا رہنا پسند کرتا ہے۔ سائیکاٹرسٹ کا کہنا ہے کہ اگر فیضان کی زندگی میں پھر سے کوئی لڑکی محبت لے کر آئے تو فیضان بدل سکتا ہے۔ میں نے حجاب میں جو سمجھ داری اور خلوص دیکھا ہے میرے دل نے کہا کہ وہی میرے فیضان کو بدل سکتی ہے باقی آگے آپکی مرضی" مسز آفتاب زیدی ٹشو سے اپنے آنسو پونچھنے لگیں

صباحت نے شفقت سے مسز آفتاب زیدی کے شانے پر ہاتھ رکھا

www.novelsclubb.com

"آپ اپنی جگہ ٹھیک سوچ رہی ہیں لیکن میں بھی ایک ماں ہوں مجھے سوچنے کے لیئے وقت چاہیئے"

"ٹھیک ہے، مجھے آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ ویسے فیضان کے لئے لڑکی مل جائے تو مجھے زریاب کے لئے بھی لڑکی ڈھونڈنی ہے۔ میں اپنے دونوں بیٹوں کی شادی ایک ساتھ کرنا چاہتی ہوں۔" مسز آفتاب زیدی نے ترچھی نظر سے تحریم کی طرف دیکھا۔

احسن اور ثانیہ، صباحت اور تحریم کو ان کے گھر ڈراپ کرنے کے لئے جا رہے تھے۔ راستے بھر میں صباحت بہت خاموش تھی گویا وہ ثانیہ سے خفا تھی۔

ثانیہ نے پچھلی نشست کی طرف دیکھا۔

آپ اس قدر خاموش کیوں ہیں۔ کیا آپ کو وہ لوگ پسند نہیں آئے"

www.novelsclubb.com

"میں اس موضوع پر ابھی کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔احسن سے کہو تمہیں بھی ہمارے گھر ڈراپ کر دے"

صباحت کی اس بات پر ثانیہ پریشان ہو گئی۔

"گھر میں مہمان آئے ہوئے ہیں، میں کیسے...."

احسن نے ثانیہ کی طرف دیکھا۔"تم ان کے ساتھ چلی جاؤ۔میں مہمانوں کو سنبھال لوں گا۔"

"مگر....."

"کہاناں میں سنبھال لوں گا"احسن نے نہایت اطمینان سے کہا۔ثانیہ بھی صباحت اور تحریم کے ساتھ کے ان کے گھر چلی گئی۔

"تحریم! بیٹی مجھے پانی لادو۔"صباحت نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا ثانیہ بھی صباحت کے قریب بیٹھ گئی۔

''اماں کیوں اس طرح خفا ہو۔''

"تم نے ایسا رشتہ دیکھا اپنی حجاب کے لیئے لڑکے کی عمر 42 سال اور جو اس کی والدہ اس کی عادات کے بارے میں بتا رہی تھیں وہ سب سنا تم نے میری بیٹی ابھی اتنی عمر کی نہیں ہوئی جو میں اسکے لیئے ایسے رشتے دیکھوں۔''

صباحت انتہائی غصے میں تھی تحریم پانی کا گلاس لے کر آئی، صباحت نے پانی پیا۔

ثانیہ انتہائی تحمل سے بولی۔''اماں، آپ کہہ رہی ہیں کہ میں نے لڑکے کی عمر نہیں دیکھی۔ آپ اس گھر کے عیش و آرام نہیں دیکھ رہیں کہ میں جو میں نے حجاب آپی کے لئے دیکھے۔

"ثانیہ، عیش و آرام، پیسے کی چمک دمک تم دونوں کو متاثر کر سکتی ہے لیکن میری حجاب میں یہ کمزوریاں نہیں ہیں۔ وہ سادہ طرز زندگی پسند کرے گی مگر اس کا جیون ساتھی ایسا ہو جو اس کا دکھ سکھ کا ساتھی ہو جو اس کو سکون دے۔''

ماں کی باتوں سے ثانیہ کا موڈ خراب ہو گیا۔

"اگر لڑکے کی عمر تیس برس ہو تو لوگ اس کے لئے بائیس سال کی لڑکی ڈھونڈتے ہیں۔ایسا نہیں ہوتا کہ آپی حجاب پینتیس برس کی ہو گئی ہیں تو ان کے لئے ان کی عمر کا لڑکا مل جائے گا۔اب تو انہیں ایسے ہی رشتے ملیں گے۔"

صباحت نے سر پکڑ لیا۔"اب مجھ سے اس موضوع پر مزید بات مت کرو، میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔"

دونوں بہنیں کمرے میں جانے لگیں تو تحریم نے کہا۔"آپ کے سر میں درد اس لیئے ہو رہا ہے کہ آپ سچائی سے نظریں چرا رہی ہیں آپ ثانیہ کی باتوں پر ٹھنڈے دماغ سے غور کریں۔"

www.novelsclubb.com

صباحت نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا اب چھوٹی کے منہ میں بھی زبان آگئی تھی

☆☆☆☆☆☆☆

حجاب کے آنے تک صباحت نے مسز زیدی کو کوئی جواب نہیں دیا صباحت گھر کے کام کاج میں بہت کھوئی کھوئی سی تھی کیونکہ حجاب نے آنا تھا۔

وہ پریشان تھی کہ حجاب سے کیسے بات کرے گی اسی دوران ثانیہ کا فون آگیا

"اماں پھر کیا فیصلہ کیا آپ نے حجاب کے رشتے کے بارے میں۔"

"میں پہلے حجاب سے بات کرلوں پھر بتاؤں گی" صباحت کے لہجے میں پختگی نہیں تھی

"پہلے آپ خود کوئی فیصلہ کریں گی تب ہی حجاب سے بات کریں گی"

صباحت نے اپنے ڈھیلے سے وجود کو جیسے صوفے پر پھینک دیا۔

www.novelsclubb.com

"میرا تو دل نہیں مان رہا۔"

"اماں میں ابھی آرہی ہوں کل رات مسز آفتاب زیدی ہمارے گھر آئی تھیں۔ انہوں نے کچھ ایسی باتیں کہی ہیں کہ میرا آپ سے ملنا ضروری ہے۔" ثانیہ کے لہجے سے لگ رہا تھا کہ ضرور کوئی بڑی بات ہے۔

فون بند کرنے کے بعد تھوڑی ہی دیر میں ثانیہ صباحت کے پاس پہنچ گئی۔

ثانیہ، صباحت کے قریب بیٹھی۔

"اماں بات صرف حجاب کے رشتے کی نہیں ہے۔ آنٹی عائشہ چاہتی ہیں کہ ادھر ہم حجاب کے لئے رشتے کی ہاں کریں اور ادھر وہ زریاب کے لئے تحریم کا ہاتھ مانگ لیں۔ انہیں تحریم بھی بہت پسند ہے۔"

"کیا زریاب کے لئے تحریم کا رشتہ..... زریاب تو لاکھوں میں ایک ہے۔ اس کا رشتہ تو کسی بھی رئیس فیملی میں ہو سکتا ہے تو پھر ہماری تحریم کا رشتہ کیوں مانگیں گے" صباحت عائشہ بیگم کی سوچ پر حیران تھی

"آنٹی عائشہ نے کہا ہے کہ دونوں بیٹوں کا رشتہ ایک ہی جگہ کریں گی انکا اشارہ تحریم کی طرف ہے"

صباحت نے جلدی سے کہا"اگر انہیں تحریم پسند ہے تو ایسا کرتے ہیں تحریم کے لیئے ہاں کہہ دیتے ہیں اور حجاب کی

کی شادی کہیں اور کر دیں گے۔"

"نہیں ایسا نا ممکن ہے۔..."ثانیہ نے فوری جواب دیا

صباحت نے گہری نظر ثانیہ کے چہرے پر ڈالی۔"ثانیہ تمہارے لب و لہجے سے ایسا لگ رہا ہے تم حجاب کی بہن بن کر نہیں بلکہ لڑکے والوں کی طرف سے بات کرنے آئی ہو۔مجھے صاف صاف بتاؤ تمہاری عائشہ بیگم سے کیا بات ہوئی ہے جو تم دونوں بہنوں کے رشتے کے لئے میرا ذہن بنا رہی ہو۔"

ثانیہ تزبزب کی کیفیت میں اپنی انگلی کا چھلا گھمانے لگی کچھ کہنے کی کوشش کرتی مگر اپنے ہونٹوں کو بھینچ کر رہ جاتی۔

"چپ کیوں ہو بتاؤ" صباحت سیخ پا ہو کر بولی۔

ثانیہ نے نظریں چراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کہہ رہی تھیں کہ اگر حجاب کے رشتے کے لئے ہاں کہہ دیں تو وہ زریاب کے لئے تحریم کا ہاتھ مانگ لیں گی۔"

"بہت خوب! ایک بیٹی کے دکھ کی قیمت میں دوسری بیٹی کا سکھ خرید لوں۔ یہ مجھ سے نہیں ہو گا۔ فیضان کی شخصیت کے بارے میں پوری طرح چھان بین کروں گی ۔حجاب سے بھی پوچھوں گی۔ اگر میری تسلی نہ ہوئی تو صاف انکار کر دوں گی۔

ثانیہ، صباحت کی اس بات پر پریشان سی ہو گئی۔ ''آپ کہتی ہیں کہ مکان بیچ کر حجاب کی شادی کروں گی پھر کرائے کے مکان میں تحریم کے لئے ایسا اچھا رشتہ نہیں آئے گا۔ آگے آپ کی مرضی ہے۔"

ثانیہ جاتے جاتے بھی ماں کو اس کی مجبوریاں یاد دلائی۔ ثانیہ کے جانے کے بعد صباحت گھر کے کام کاج میں پھر مصروف ہو گئی۔ بے حد سوچوں کی زنجیروں نے اس کا ذہن جکڑ لیا تھا۔ ثانیہ اس کے ذہن کو مزید الجھا گئی تھی تحریم کالج گئی تھی وہ تھرڈ ایئر میں تھی۔ ان دنوں اس کے امتحانات تھے وہ دل لگا کر امتحانات کی تیاری کر رہی تھی

کالج سے آتے ہی اس نے حجاب کے بارے میں پوچھا

''آپی کب آئے گی۔''

"وہ کل آئے گی لیکن تم نے اس سے فیضان

www.novelsclubb.com

کی بات نہیں کرنی میں خود اس سے بات کروں گی۔ تم کھانا کھاؤ"

"ٹھیک ہے آپ خود بات کر لینا" تحریم کھانا کھانے میں مصرف ہو گئی صباحت من میں سوچنے لگی کہ تحریم اور زریاب کی جوڑی کیسی لگے گی مگر جب فیضان کا چہرہ اسکے سامنے آیا اس نے اپنے خیال کو جھٹک دیا

شام کو حجاب اپنے گھر پہنچ گئی۔ صباحت اور تحریم سے ملنے کے بعد حجاب اپنے کمرے میں چلی گئی اپنے بیگ سے ضروری چیزیں اور فیروزی رنگ کا جوڑا نکالا جو وہ ثانیہ کے لئے لائی تھی۔ اس نے جوڑے کو چھوتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھری۔ ''آج ثانیہ کے بغیر سب کچھ کتنا عجیب لگ رہا ہے۔ خدا اسے خوش رکھے۔''

حجاب نے سوٹ الماری میں رکھا۔

www.novelsclubb.com

شام کا وقت تھا۔ آسمان پر سرمئی رنگ کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ حجاب باہر لان میں بیٹھ گئی۔ تحریم چائے کے تین کپ لے کر لان میں آئی۔

"تم پہلے سے یہاں بیٹھی ہو اور میں سوچ رہی تھی کہ تم سے کہتی ہوں کہ لان میں بیٹھ کر چائے پیتے ہیں۔" تحریم نے چائے کی ٹرے اور بسکٹ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"میں اماں کو بلا کر لاتی ہوں۔" حجاب نے تحریم کو پیچھے سے آواز دی۔ "ثانیہ کی شادی کی تصاویر بھی لے آنا"

کچھ دیر بعد صباحت اور تحریم بھی حجاب کے ساتھ بیٹھ گئیں۔

تحریم کے ہاتھوں میں البم تھی

"البم مجھے دو" حجاب نے تحریم کی طرف ہاتھ بڑھایا تحریم نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا "آرام سے پہلے بسکٹ کھاؤ چائے پیو پھر تسلی سے تصاویر دیکھ لینا"

"تحریم کیوں ستا رہی ہو بہن کو البم دے دو" صباحت نے تحریم کو گھورا تو تحریم نے البم حجاب کو تھما دی۔

"دیکھ لو۔ یہ کمال کی تصاویر آئی ہیں تمہاری"

"حجاب نے تصاویر دیکھنا شروع کی تو جیسے پورا فنکشن ایک بار پھر نظروں کے سامنے آ گیا

"احسن اور ثانیہ کتنے پیارے لگ رہے ہیں اور ثانیہ تو مومی گڑیا لگ رہی ہے"

"یہ تو کچھ بھی نہیں جب مووی دیکھو گی تو تمہاری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی" تحریم مسکراتے ہوئے حجاب کے ساتھ البم دیکھنے لگی۔ ابھی زریاب کے رشتے کی بات تحریم کے کانوں تک نہیں پڑی تھی۔

تصاویر دیکھنے کے بعد دونوں بہنیں شادی کی ویڈیوں دیکھتی رہیں۔ حجاب بہت لطف اندوز ہو رہی تھی۔ ہاسٹل کی بور اور تھکا دینے والی ڈیوٹی کے بعد گھر آ کر اس طرح سب کے ساتھ ہنسنا کھیلنا حجاب کو بہت اچھا لگتا تھا۔ حجاب کی موبائل کی رنگ ہوئی۔ موبائل کے اسکرین سیور پر ثانیہ کا نام تھا۔ حجاب نے موبائل کان سے لگایا۔

"ہیلو ثانیہ کیا حال ہے میری بہن کا"

"حجاب! میں بہت خوش ہوں۔ میں نے تو کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ زندگی میں اتنی خوشیاں مجھے ملیں گی۔"

"خدا کا شکر ہے تمہاری یہ بات سن کر میرے دل کو تسلی ہو گئی ہے۔"

"تم سناؤ۔ کیسی ہو۔ جاب کیسی چل رہی ہے۔"

"میں ٹھیک ہوں۔ جاب بھی اچھی چل رہی ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ تم مجھ سے ملنے آؤ گی یا میں آؤں۔" "حجاب ایسا کرو کہ کل تم سب میرے گھر آؤ۔ ہم اکٹھے کھانا کھائیں گے۔ ادھر آؤ گی تو تم سب سے مل بھی لو گی۔" ثانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو حجاب بھی مسکرا دی۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ میں اماں اور تحریم سے پوچھ کر تمہیں فون کر دوں گی کہ کل ہم کس وقت آئیں گے۔ تمہاری تصاویر بہت اچھی ہیں اور مووی بھی کمال کی ہے ۔ تم نے دلہن کے روپ میں کیا ماڈلنگ کی ہے۔"

"حجاب تم میرا مذاق اڑا رہی ہو وہ تو فوٹو سیشن والے کہہ رہے تھے ایسے پوز بناؤ"

ثانیہ نے وضاحت کی۔

"ارے پگلی! ایسا ہی ہوتا ہے میں تمہارا مذاق نہیں اڑا رہی تمہاری تصویریں واقعی شاندار ہیں" حجاب اور ثانیہ کافی دیر باتیں کرتی رہیں پھر فون بند ہونے کے بعد حجاب نے صباحت سے کہا

"ثانیہ کل دوپہر کے کھانے پر ہم تینوں کو مدعو کر رہی ہے"

صباحت نے بے دلی سے کہا۔ "تم دونوں بہنیں چلی جانا، میں گھر پر ہی رہوں گی۔"

"اماں آپ کیوں ایسا کہہ رہی ہیں" حجاب نے ماں سے انکار کی وجہ پوچھی تو صباحت نے اپنے سر کو خفف سا دبایا۔

"پتا نہیں آج کل طبیعت کچھ ٹھیک نہیں رہتی" حجاب نے پریشان ہو کر ماں کا ہاتھ تھاما۔

www.novelsclubb.com

"آپ ابھی چلیں میرے ساتھ ڈاکٹر سے چیک اپ کرواتے ہیں" صباحت نے پیار سے حجاب کا ہاتھ تھاما

"نہیں میری بیٹی یہ کوئی مرض نہیں ہے بلڈ پریشر اوپر نیچے ہو جاتا ہے بلڈ پریشر کی دوا پڑی ہے، میں لے لوں گی۔"

رات ہو گئی مگر صباحت، حجاب سے فیضان کے بارے میں بات نہ کر سکی۔

رات کے دس بجے ہی حجاب، صباحت اور تحریم کو شب بخیر کہہ کر اپنے کمرے میں آ گئی۔ آسمان پر سرمئی بادلوں نے اب کالی گھٹاؤں کا روپ لے لیا تھا۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آسمانی بجلی دھرتی کو روشن کر دیتی اور پھر کڑک دار آواز کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھتی تو دھرتی کا سینہ ہلا کے رکھ دیتی۔ اس طرح کے موسم سے حجاب بہت خوفزدہ ہوتی تھی۔

اس نے کھڑکی کے پردے پیچھے کیے۔ بادلوں کی گڑگڑاہٹ نے لان کے اندھیرے کو خوفزدہ بنا دیا تھا۔ سروں کے پودے بھی یوں محسوس ہو رہے تھے

جیسے دیو سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ابھی بارش نہیں ہوئی تھی لیکن موسم کا حل بتا رہا تھا کہ بہت تیز بارش ہونے والی ہے صباحت نماز پڑھ رہی تھی اور تحریم کپڑے پر کڑھائی کر رہی تھی۔صباحت نماز سے فارغ ہوئی تو تحریم نے کہا۔

"آپ نے آپی سے بات کیوں نہیں کی"

"سفر سے تھکی ہوئی آئی تھی مجھے مناسب نہیں لگا کل بات کروں گی"

بجلی کی خوفناک کڑک پر تحریم نے بھنویں سکیڑ کر کہا"موسم بہت خوفناک ہوتا جا رہا ہے،آپی ڈر تو نہیں رہی ہو گی۔"

صباحت بستر پر براجمان ہو گئی۔"وہ تو اکیلے رہ رہ کر کافی بہادر ہو گئی ہو گی یہ تم آیت الکرسی پڑھ کر سو جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

تھوڑی ہی دیر کے بعد موسلا دھار بارش شروع ہو گئی تحریم آیت الکرسی پڑھ کر ماں کے ساتھ لیٹ گئی۔اسے نیند نہیں آ رہی تھی۔اس لئے اس نے آنکھیں بند کیں تو

باہر سے آنے والی آوازیں زیادہ نمایاں ہو گئیں۔لان کے جھولے کی چڑ چڑ کی آوازوں سے اس نے آنکھیں کھول دیں۔وہ بستر سے اٹھ کر کھڑکی کی طرف بڑھی۔اس نے کھڑکی کھولی تو لان میں لگا پینگ والا جھولا اس طرح زور زور سے ہلنے لگا جیسے تیز بارش میں کوئی اونچی اونچی پینگیں چڑھا رہا ہو۔تحریم نے اطراف پر نظر دوڑائی تو درختوں کے پتے ساکت تھے۔ہوا نہیں چل رہی تھی۔بادلوں کی خوفناک گڑگڑاہٹ کے ساتھ تیز بارش ہو رہی تھی۔

"ہوا نہیں چل رہی تو یہ جھولا..."تحریم کے وجود میں سنسنی دوڑ گئی۔

اس نے کھڑکی بند کی اور صباحت کے قریب جا کر اس کے بازو پر ہاتھ رکھا۔وہ گہری نیند سو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

تحریم نے ماں کا بازو ہلایا۔

"ہونہہ...."صباحت نیند میں بڑبڑائی۔

''اماں! باہر ہوا کا نام و نشان تک نہیں ہے اور جھولا زور زور سے ہل رہا ہے۔''

صباحت چڑ کر بولی۔

"اس قدر تیز طوفان ہے اور تمہیں جھولے کے ہلنے کا تعجب ہو رہا ہے ادھر آ کے سو جاؤ''

تحریم نے ماں کے ساتھ لیٹ کر آنکھیں موند لی۔

حجاب عشاء کی نماز پڑھ کر بست میں گھس گئی تھی۔اس کا بھی دھیان بار بار جھولے کی آواز کی طرف جا رہا تھا۔اس نے کھڑکی کا پردو پیچھے کیا۔اندھیرے میں کچھ ٹھیک طرح دکھائی نہیں دے رہا تھا۔پھر ایک دم سے آسمانی بجلی چمکی تو حجاب کی سانس اٹک کے رہ گئی۔اس طوفانی بارش میں کوئی جھولے میں پینگیں چڑھا رہا تھا۔ آسمانی بجلی تھوڑی دیر کے بعد اندھیرے میں ڈوبے لان کو روشن کر دیتی تھی حجاب اپنے کمرے سے باہر نکل کر باغیچے میں آ گئی اب وہ جھولا اسے سامنے سے

دکھائی دے رہا تھا۔ "از باد" جھولے میں بیٹھے ہوئے شخص کا چہرہ نظر آتے ہی بے اختیار بیکارا اور وہ تیز بارش میں جھولے کی طرف بھاگنے لگی۔

وہ جھولے کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی وہ تیز بارش میں بھیگ رہی تھی اس کا سانس پھولا ہوا تھا

اذہاد نے جھولا روک دیا اور جھولے سے اتر کر وہ حجاب کے قریب کھڑا ہو گیا۔

حجاب کے بال کھلے ہوئے تھے اور بارش کا پانی اس کے بالوں سے دھاریوں کی صورت کپڑوں پر گر رہا تھا۔ پانی کے قطرے اس کے چہرے پر اس طرح چمک رہے تھے جیسے گلاب کے پھولوں پر شبنم۔ بارش میں بھیگی ہوئی آنکھوں میں خوشی کی چمک تھی لبوں پر مسکراہٹ تھی مگر جب اس نے اذہاد کا سپاٹ چہرہ غور سے دیکھا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

بارش نے بہت کوشش کی کہ اذہاد کے آنسو اس میں گم ہو جائیں مگر اس کی دہکتی ہوئی سرخ آنکھوں نے حجاب کو بتا دیا کہ وہ رو رہا ہے۔

حجاب کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ کر رکھ دیا۔ وہ تڑپ کر رہ گئی۔ وہ اس کے آنسو پونچھنے لگی۔

"اذہاد! تمہاری آنکھوں میں اس طرح آنسو..... کیا ہوا ہے۔"

اذہاد گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا، اس نے اپنے ہاتھ کشکول کی طرح حجاب کے سامنے پھیلا لئے اس نے بھیگی آنکھوں سے حجاب کی طرف دیکھا تو اس خواب کی یاد سے حجاب تھر تھرا کر رہ گئی، جس میں وہ اذہاد کو اکثر اس طرح دیکھتی تھی، جیسے فقیروں کے بھیس میں شہزادہ جو اس کے آگے کشکول پھیلائے بیٹھا رہتا ہے۔

حجاب اس کی حسرت بھری آنکھوں میں ڈھونڈتی رہ جاتی کہ وہ اس سے کیا چاہتا ہے۔ آج بھی اذہاد کی آنکھوں میں وہی سحر تھا جس میں کوئی کھو جائے تو دنیا تیاگ دے۔

www.novelsclubb.com

حجاب اذہاد سے آنکھیں چراتے ہوئے چند قدم پیچھے ہٹ گئی

"اذہاد تم مجھے اس طرح مت دیکھا کر تمہاری سحر زدہ آنکھیں کسی دن تمہارا اور میرا جن وانس کا فرق مٹادے گی۔ تمہاری آنکھوں کے جذبات بہت گہرے اور سچے ہیں۔"

اذ باد ایک فقیر کی طرح اس کیفیت میں گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔

"میں نہ جانے کب تمہارے لیئے انسانوں میں بھٹک رہا ہوں میری توانائی دھیرے دھیرے ختم ہو رہی ہے دل چاہتا ہی کہ انسان بن کر تمہاری ماں سے تمہارا ہاتھ مانگ لوں اور زندگی بھر تمہیں خود سے دور نہ کروں" تجاب نے اذہاد کے شانوں پر ہاتھ رکھ کے اسے کھڑا کیا۔

"جو تعلق تم بنانا چاہتے ہو، وہ ایک فریب ہے اور اس فریب سے ہماری سچی دوستی زیادہ بہتر ہے۔ یقین کرو، جتنا سکون، جتنی خوشی مجھے تمہاری دوستی سے ملی ہے اور کہیں نہیں ملی۔ میری بے رنگ زندگی میں تمہاری قربت ہی تو ہے جس میں، میں اس قدر خوش ہو جاتی ہوں تم تو غموں کی تپتی دھوپ میں میرے لئے گھنے سائے کی

طرح ہو، میں لفظوں میں نہیں بتا سکتی کہ تم میرے لئے کیا ہو، بس اتنا بتا سکتی ہوں کہ تم میرے قریب ہوتے ہو تو غم و پریشانی کا احساس مجھے نہیں چھو سکتا۔ اگر تم جن نہ ہوتے تو تم سے پہلے میں تمہاری محبت میں گرفتار ہو جاتی" احساس کی رو میں بہتے ہوئے جذبات میں حجاب کو خیال ہی نہ رہا کہ وہ اس قدر بھیگ گئی ہے۔

حجاب کی باتیں اذہاد کا غم کم نہ کر سکیں، اس کی آنکھوں سے آنسو یونہی بہتے رہے ۔کافی دیر کی خاموشی کے بعد وہ دھیرے سے بولا۔ "تم بہت بھیگ چکی ہو، بیمار پڑ جاؤ گی۔ اگلی ہی ساعت میں حجاب اپنے کمرے میں تھی۔ وہ دوڑتی ہوئی کھڑکی کی طرف لپکی اذہاد بھی جھولے کے پاس سے غائب ہو چکا تھا حجاب جا جگہ کھڑی تھی ادھر قالین گیلا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ مجھے تو اندازہ نہ ہوا کہ میں اتنی گیلی ہو گئی ہوں" وہ جلدی واشروم چلی گئی دوسرے کپڑے پہننے کے بعد وہ بستر پر لیٹ گئی۔ اس کی نیند بھی کسی بدلی کی طرح ہوا ہو چکی تھی۔ وہ ٹکٹکی باندھے چھت کی طرف دیکھتی رہی۔ وہ اذہاد کے بارے

میں سوچ رہی تھی۔ کتنی عجیب بات ہے کہ جن لوگوں کے لئے ہم اپنی خوشیاں داؤ پر لگا دیتے ہیں، جن کی راحت سکھ چین کھو دیتے ہیں۔ان سے ہمیں وفا نہیں ملتی اور کبھی یوں اذہاد کی طرح کوئی وفا کا سرچشمہ بن کر ہماری زندگی میں دبے پاؤں داخل ہو جاتا ہے۔آگے یہ ہمارا نصیب کہ ہم وفا کے ساگر کے قریب کھڑے پیاسے رہ جائیں مگر اذہاد، وہ اس طرح کیوں رو رہا تھا۔اچانک ایسی کیا بات ہو گئی تھی کہ وہ اس طرح رنجیدہ ہو گیا۔وہ کہہ رہا تھا کہ انسانوں میں اس طرح بھٹکنے سے اس کی توانائی ختم ہو رہی ہے۔میں صبح ہی اس سے بات کروں گی کہ وہ اس طرح ہر وقت میرے ساتھ رہ کر خود کو ختم نہ کرے۔وہ جہاں جانا چاہتا ہے، چلا جائے۔ جب اس کا دل چاہے وہ مجھ سے ملنے آ جایا کرے۔"اسی سوچ میں گم اس کا حلق خشک ہو گیا، وہ پانی پینے کے لئے اٹھی تو کمرے میں پانی نہیں تھا۔وہ کچن میں پانی لینے گئی تو صحن میں بکھرے سوکھے پتوں پر کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ حجاب کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"شاید کوئی چور ہے قدموں کی چاپ مسلسل آتی رہی۔ حجاب نے ڈرتے ڈرتے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ حجاب کو کوئی نظر نہیں آیا۔۔ کھڑکی سے تو کوئی نظر نہیں آیا۔ بس اس نے یہ دیکھا کہ کوئی انار کے درخت کے پاس سے اس طرح گزرا ہے کہ درخت جھول کے رہ گیا ہے۔ وہ درخت اس کمرے کے قریب تھا جہاں پہلے اذہاد رہتا تھا۔ پھر ایک دم اس کمرے کے لائٹ جلی جب کہ کمرے کے باہر تالا لگا تھا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد انار کے درخت کے پاس سے اذہاد نمودار ہوا۔ حجاب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اذہاد کا ہوائی جسم قفل چڑھے دروازے سے آر پار ہو کے کمرے میں داخل ہو گیا۔

حجاب لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے ارد گرد دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"اذہاد! پھر اس کمرے میں کیسے آ گیا؟ پچھلی بار اسے کتنی اذیتوں سے گزرنا پڑا تھا۔ اس بار بھی اگر اماں کو شک ہو گیا تو وہ کچھ بھی کر سکتی ہیں۔ یہ سوچ کر ان الجھنوں میں حجاب دھیرے دھیرے چلتی ہوئی اذہاد کے کمرے تک آئی۔ اس نے کھڑکی

سے دیکھا تو اذہاد گہری نیند سو رہا تھا۔ حجاب کافی دیر وہیں کھڑی سے دیکھتی رہی مگر اس میں ہمت نہ ہوئی اسے جگانے کی پھر وہ بھی اپنے کمرے کی طرف چل دی

•●•●•●•●•●•●•●•●•

فجر کے وقت اذہاد کی قرآن پاک کی دل سوز آواز سے حجاب کی آنکھ کھل گئی اذہاد کی تلاوت میں رب کریم کی عقیدت کا سوز تھا جو سننے والے پر وجد کی کیفیت طاری کر دیتا تھا۔ حجاب اٹھ کر بیٹھ گی اور سر پر دوپٹہ اوڑھ کر اذہاد کی مسحور کن آواز میں کھو گئی۔

پھر ایک خیال سے اس کا دل دھک کر رہ گیا اگر تحریم اور اماں نے اذہاد کی آواز سن لی تو کیا ہو گا اسی دوران اس کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی حجاب کو گھبراہٹ کے مارے پسینہ آ گیا اس نے دروازہ کھولا تو صباحت اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"بیٹی نماز کا وقت ہو گیا ہے نماز پڑھ لو"

''جی اماں میں نماز پڑھ لیتی ہوں۔''حجاب نے جواب دیا۔

صباحت کے رویے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے اذہاد کی تلاوت کی آواز نہیں آ رہی اس نے مسکرا کر حجاب کے سر پر ہاتھ پھیرا اور چلی گئی۔

حجاب نے اطمینان کا لمبا سانس کھینچا اور وضو کرنے لگی اس نے نماز پڑھی اور پھر دوڑتی ہوئی اذہاد کے کمرے کے قریب گئی۔

وہ انار کے درخت کے پیچھے چھپ کر اذہاد کو دیکھنے لگی۔وہ قرآن پاک کی تلاوت میں محو تھا۔اس نے اپنی تلاوت مکمل کی اور قرآن پاک الماری میں سنبھال دیا۔ ایک پل میں وہ حجاب کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''کہاں غائب ہو گیا،ابھی تو الماری کے قریب کھڑا تھا۔"وہ پیچھے پلٹی تو اذہاد سے جا ٹکرائی۔اس نے بھنویں سکیڑتے ہوئے اذہاد کی طرف دیکھا۔

''میں تمہیں کمرے میں دیکھ رہی ہوں اور تم میرے پیچھے کھڑے ہو۔''اس نے اذہاد کا ہاتھ تھاما اور اسے کھینچتی ہوئی بالکونی میں لے آئی۔"یہ تم....."

وہ بات کرنے ہی لگی تھی کہ تحریم کی آواز آئی۔حجاب اذہاد کو دروازے کے پیچھے دھکیلتے ہوئے اس کے ساتھ دروازے کی اوٹ میں چھپ گئی۔

تحریم بالکونی تک آئی اور پھر پلٹ گئی۔اذہاد، حجاب کے خوبصورت چہرے کی طرف دیکھ کر مسلسل مسکرا رہا تھا۔

حجاب کو اپنے اس قدر قریب پا کر سکوں و طمانیت کا دل فریب احساس اس کی رگوں میں سرایت کر گیا تھا اچانک اس کی مسکراہٹ قہقہوں میں بدل گئی وہ زور زور سے ہنسنے لگا۔حجاب نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھا۔

"تم اس طرح کیوں ہنس رہے ہو۔''

"تم مجھے دوسروں کی نظروں سے چھپا رہی ہوں جبکہ اس وقت سوائے تمہارے مجھے کوئی اور نہیں دیکھ سکتا"

حجاب نے خفگی سے اس کے بازو کو جھٹک دیا۔

"تم اتنی دیر سے مجھے بیوقوف بنا رہے ہو، بتا نہیں سکتے تھے۔ میں جانتی ہوں کہ اکثر تم اس حالت میں ہوتے ہو جب تمہیں میرے علاوہ کوئی اور نہیں دیکھ سکتا لیکن میں کسی بھی حالت میں رسک نہیں لے سکتی تمہارا مادی وجود ہمیشہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوتا اور میں تم سے یہی کہنا چاہتی ہوں کہ تم دوبارہ اس کمرے میں مت رہو۔ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ اگر میری اماں کو شک ہو گیا تو تمہاری جان کو خطرہ ہو سکتا ہے اور میں تمہارے لئے کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتی۔"

www.novelsclubb.com

اذہاد مسکراتا ہوا کسی چھلاوے کی طرح دیوار پر جا بیٹھا۔

"حجاب صاحبہ، آپ کو معلوم ہو یا نہ ہو، میں تو ہمیشہ اس گھر میں تمہارے ساتھ آتا ہوں۔ رات تم نے میری چوری پکڑ لی ورنہ میں تو ہمیشہ اسی کمرے میں ہی ہوتا ہوں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور رہی بات میری جان کی تو یہ جان تمہاری ہے، میرا اس پر کوئی حق نہیں۔" یہ کہہ کر اباد کسی غبار میں تبدیل ہو گیا اور وہ غبارہ لان میں لگے پام کے درختوں میں غائب ہو گیا۔ عین اسی وقت صباحت کی آواز حجاب کی قوت سماعت سے ٹکرائی تو وہ وہیں سے چلائی۔

"آرہی ہوں اماں" صباحت کی آواز کچن سے آرہی تھی۔

حجاب کچن میں داخل ہوئی تو صباحت نے اسے دیگچی پکڑا دی۔

"بیٹی باہر گوالا آیا ہے دودھ تو لے لو اور دودھ لینے کے بعد اپنے کمرے میں جا کر سو جانا۔ ہاسٹل میں تو تمہاری نیند ہی پوری نہیں ہوتی ہو گی۔"

حجاب نے ایسا ہی کیا، دودھ ماں کو پکڑا کے سو گئی۔ حجاب سو کر اٹھی تو سب نے مل کر ناشتہ کیا۔ تحریم تو ناشتہ کر کے کالج چلی گئی حجاب نے سکول سے دو دن کی چھٹی لی تھی۔

صباحت اور حجاب گھر کی سیٹنگ کرنے لگی پھر ملازمہ آئی تو اسے کام سمجھا کر دونوں ماں بیٹی کمرے میں بیٹھ گئیں۔

صباحت حجاب سے فیضان کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی مگر اسے بات سجھائی نہیں دے رہی تھی کہ کس طرح بات کرے حجاب محسوس کر رہی تھی جیسے صباحت اس سے کچھ کہنا چاہتی ہو

"کیا بات ہے اماں! کوئی الجھن ہے۔" حجاب نے ماں کی بے چینی بھانپتے ہوئے کہا

صباحت نے حجاب کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔

"بہت سوچا کہ تم سے پوچھے بغیر انکار کر دوں مگر میرے دل و دماغ نے بار بار یہی کہا کہ ایک بار تم سے پوچھ لوں"

"میں سمجھی نہیں اماں! آپ کیا کہنا چاہتی ہیں۔ آپ وضاحت سے بتائیں کہ کیا بات ہے۔" حجاب نے صباحت کو بات کرنے کا حوصلہ دیا۔

www.novelsclubb.com

صباحت نے حجاب کو ساری بات تفصیل سے بتائی لیکن صباحت نے تحریم کے رشتے کے متعلق حجاب کو کچھ نہیں بتایا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ حجاب ہمیشہ اپنی خوشیوں کے آگے اپنی بہنوں کی خوشیوں کو اہمیت دیتی رہے۔ حجاب نے خاموشی سے آنکھیں جھکا لیں۔ صباحت اس کی طرف دیکھتی رہی مگر وہ جیسے ماں سے آنکھیں چرانے لگی۔ وہ کافی دیر کے بعد ماں سے گویا ہوئی۔

"مجھے یاد آ گیا۔ میں بچوں کے پیپر زلائی ہوں، ابھی فراغت ہے چیک کر لیتی ہوں۔" حجاب اٹھ کے جانے لگی تو صباحت نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"ادھر بیٹھو میرے پاس، اپنی ماں سے نظر میں مت چراؤ۔"

حجاب اپنا آنچل سنبھالتی ہوئی دوبارہ اپنی ماں کے پاس بیٹھ گئی۔

صباحت نے حجاب کا چہرہ اوپر اٹھایا تو اس کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔ صباحت پریشان ہو گئی۔

"میں جانتی ہوں کہ یہ سب کچھ سن کر تمہیں دکھ ہو گا۔ لیکن بیٹی اپنا فیصلہ سنا کر مجھے فیصلے کے اس بوجھ سے آزاد کر دو۔"

حجاب نے پیار سے ماں کی طرف دیکھا

"اماں میرے آنسو دیکھ کر پریشان نہ ہوا کریں ان آنکھوں میں تو جیسے آنسوؤں کا موسم ٹھہر گیا ہے کسی کا کوئی قصور نہیں ہے۔ جب انسان مجبور ہو جاتا ہے تو ان مجبوریوں کے سودے کرنے والے بہت آ جاتے ہیں۔ ایسے رشتوں سے بہتر ہے کہ آپ مجھے اپنے پاس ہی رہنے دیں۔ مجھے کسی سے شادی نہیں کرنی۔ میں اپنی اسی زندگی میں بہت خوش ہوں۔ مجھے کسی سے بھی کوئی شکایت نہیں ہے۔" یہ کہہ کر حجاب وہاں سے چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد کافی دیر تک گہری سوچ میں گم رہی جونہی تحریم کالج سے گھر آئی تینوں ثانیہ کے گھر کے لئے روانہ ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

ثانیہ نے کھانے میں مزے مزے کی ڈشز تیار کی تھیں۔ تحریم تو چٹخارے لے کر کھانا کھاتی رہی تعریفیں کرتی رہی۔احسن نے کھانا بہت جلدی کھایا اور معذرت کر کے اپنے کام کے لئے چلا گیا۔

کھانے کے بعد ملازمہ برتن سمیٹنے لگی تو ثانیہ آئسکریم لے کر حجاب کی طرف بڑھی۔

"آؤ حجاب آپی! ہم سب آئس کریم اندر بیڈ روم میں بیٹھ کر کھاتے ہیں"

حجاب تحریم اور صباحت، ثانیہ کے کمرے میں چلی گئیں۔ثانیہ نے سب کو آئسکریم ڈال کر دی۔جونہی وہ اپنا کپ لے کر سب کے ساتھ بیٹھی بڑے شوخ انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"آپی حجاب، اماں نے آپ سے فیضان بھائی کے بارے میں بتایا۔" حجاب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ثانیہ کے لہجے کی شوخی مزید بڑھ گئی۔

کچھ نہ پوچھو آپی! وہ لوگ اس قدر امیر ہیں کہ اگر آپ کی شادی وہاں ہو گئی تو آپ کسی ریاست کی شہزادی سے کم نہ ہوں گی۔ ہم جیسوں کو تو آپ پوچھیں گی بھی نہیں۔"

"بس کرو ثانیہ! میں نے کبھی بھی دولت کو اتنی اہمیت نہیں دی۔ اصل بڑائی تو انسان کا اعلیٰ ظرف ہونا ہوتا ہے۔ جہاں زیادہ دولت ہوتی ہے وہاں سچے جذبوں کا فقدان ہوتا ہے۔ میں ظاہری شان و شوکت والے کھوکھلے لوگوں کو پسند نہیں کرتی۔"

"تمہاری یہ کتابی باتیں میری سمجھ سے باہر ہیں۔" ثانیہ نے منہ بسورتے ہوئے تحریم کی طرف دیکھا تو تحریم نے بھی ہونٹ چباتے ہوئے اپنے سر کو جھٹک دیا۔

حجاب نے اپنی بہنوں کے رویے کو صاف محسوس کر لیا۔ صباحت نے حجاب کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

”جو حجاب کی مرضی ہو گی وہی ہو گا۔ ہم میں سے کوئی بھی حجاب پر اپنی مرضی صادر نہیں کرے گا۔“

ثانیہ برتن اٹھا کے کچن میں رکھنے لگی تو حجاب بھی اس کے پیچھے پیچھے برتن لے کر کچن میں چلی گئی۔

حجاب نے برتن سینک میں رکھے تو ثانیہ انتہائی خلوص میں بولی۔

"اگر میری کوئی بات بری لگی تو میں معذرت چاہتی ہوں مگر۔۔۔۔۔"

"مگر کیا....؟" حجاب نے کہا۔

ثانیہ کچھ دیر خاموش رہی پھر بولی "آپکے اس فیصلے کا اثر تحریم کی زندگی پر بھی پڑے گا"

www.novelsclubb.com

"تحریم کی زندگی پر میں سمجھی نہیں" حجاب الجھ سی گئی

''تم سے اماں نے ذکر نہیں کیا، فیضان کے بھائی زریاب کے بارے میں۔''ثانیہ نے کہا۔

"نہیں تم بتاؤ کیا بات ہے۔''حجاب بے چین ہو گئی۔اپنی بہنوں کو خوشیاں اس کی کمزوری جو تھیں۔۔

ثانیہ نے موقع جانچتے ہوئے بات شروع کی۔

''مسز آفتاب زیدی نے احسن سے اور مجھ سے یہ بات کی ہے کہ اگر اماں فیضان بھائی کے لئے تمہارا ہاتھ دے دیتی ہیں تو وہ لوگ زریاب کے لئے تحریم کا ہاتھ بھی مانگ لیں گے اور زریاب جو ایک فرم میں نہ صرف انجینئر ہے بلکہ کئی مربعوں کا مالک ہے۔25 سال کا ہینڈسم نوجوان ہے۔اس کے رشتے کے لئے تو بڑی بڑی امیر فیملیز تیار ہیں مگر یہ تو اپنی تحریم کے نصیب ہیں کہ ایسا رشتہ مل رہا ہے۔حجاب تھوڑا سا پریکٹیکلی سوچو، تمہاری عمر کی لڑکیوں کو اس عمر کے لڑکے ملتے ہیں جتنی عمر فیضان بھائی کی ہے۔تم بھی خوش رہو گی اور تحریم بھی خوش رہے گی۔"

دروازے پر کھڑی تحریم نے دونوں کی ساری باتیں سن لیں۔اچانک ایسی خبر تحریم کے لئے کسی دھماکے سے کم نہیں تھی۔تو سن ہو کر رہ گئی۔اس سے پہلے کہ حجاب اور ثانیہ اسے دیکھتیں وہ جلدی سے صباحت کے پاس جا بیٹھی۔

برتن سمیٹنے کے بعد حجاب اور ثانیہ بھی صباحت کے پاس آ گئیں۔حجاب نے صباحت کو بالکل بھی ظاہر نہ کیا کہ ثانیہ نے اس سے کیا بات کی ہے۔بس اس نے تھوڑی دیر بعد ہی جانے کا اصرار کیا۔ثانیہ نے انہیں چائے کے لئے رکنے کا کہا لیکن صباحت نے بھی گھر جانے کے لئے کہا۔

ثانیہ نے حجاب کو عجیب الجھن میں ڈال دیا تھا گھر آنے کے بعد حجاب سیدھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ثانیہ کی شادی کی تصاویر اور ویڈیو مس قید خوشگوار لمحات کو وہ اپنے غموں کو بھولنے کے لئے آئی تھی مگر ایک نئی الجھن نے اسے پریشان کر دیا تھا۔اسے محسوس ہونے لگا تھا کہ اسے ہر مسکراہٹ کی قیمت چکانا پڑتی ہے۔اس نے اپنے کمرے کی کھڑکی کھولی اور لمبے لمبے سانس لینے لگی۔موسم خوشگوار تھا مگر

www.novelsclubb.com

اس کا دم گھٹ رہا تھا۔ جیسے کسی نے اس کے سینے پر پتھر رکھ دیا تھا۔ یہ غموں کا بوجھ تھا، احساس ذمہ داری کا بوجھ تھا اس کی بڑھتی عمر کے سالوں کا بوجھ، جس نے ایک پل میں ہی حجاب کی ہمت توڑ دی تھی۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی، وہ خود سے باتیں کرنی لگی۔

"کیوں یہ وقت بھیس بدل بدل کر مجھ سے قربانیاں مانگتا ہے۔ کبھی میرے لئے بھی تو یہ وقت مسیحا بن کر آئے اور کہے کہ خوشیاں تمہاری منتظر ہیں۔ مجھے دولت مند گھرانے سے کوئی غرض نہیں نہ ہی میں خواہشات کی غلام ہوں اور نہ دولت میری کمزوری، میں تو ایسا جیون ساتھی چاہتی ہوں جو عمر میں مجھ سے چند سال بڑا ہو یا میرا ہم عمر ہو۔ وہ اعلی ظرف ہو، اچھا اور نیک انسان ہو۔ دنیاوی دولت بس اتنی ہو کہ ہم اپنے چھوٹے سے گھر میں اچھی زندگی بسر کر سکیں، ہم کسی کے محتاج نہ ہوں۔"

انہی لمحوں میں اس کے ذہن میں ثانیہ کی آواز گونجی۔

www.novelsclubb.com

تمہاری عمر کی لڑکیوں کو فیضان کی عمر کے لڑکے ہی ملتے ہیں۔

حجاب آئینے کے قریب ہو گئی اور اپنے چہرے کو چھونے لگی۔

"میرے چہرے پر ابھی جھریاں تو نہیں پڑیں۔ پھر وہ اپنا ہاتھ اپنے بالوں تک لے گئی۔ اس کے سیاہ بالوں میں کہیں کہیں چاندی کی سفید تار میں چمک رہی تھیں۔ مصروفیت میں حجاب کا ان کی طرف بھی دھیان ہی نہ گیا۔

ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ حجاب کی عمر کے سال بھی زینہ چڑھتے رہے۔ اتنا وقت دبے پاؤں ہی گزر گیا۔ حجاب کی آنسوؤں سے بھری دھندلی آنکھوں میں اذہاد کا دھندلا سا عکس ابھرا۔ وہ شیشے میں اس طرح دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ حجاب کے ساتھ کھڑا ہے جبکہ حجاب کو اپنے آس پاس کوئی نظر نہیں آیا۔ حجاب نے بے یقینی کی کیفیت میں آئینے کو چھوا۔

"تم کہیں میرا خیال تو نہیں ہو۔"

اذہاد مسکرایا۔ ''میں ہی ہوں تمہارا دوست تمہارے آنسو مجھے یہاں تک لے آئے۔ جب میری آنکھوں میں آنسو تھے تو تم مجھ سے میرے رونے کی وجہ پوچھتی رہی۔ میرے آنسوؤں کی وجہ بھی وہی بات تھی جس نے آج تمہیں رلا دیا۔ میں نے تمہاری ماں کی باتیں سن لی تھیں۔ ثانیا اور تمہاری امی فیضان سے تمہارے رشتے کی بات کر رہے تھے۔ فیضان کی ماں نے جس طرح تمہاری خوشیوں کا سودا طے کیا، میں ساری صورتحال سے واقف ہوں۔ میں خود فیضان کے گھر گیا تھا بس تم سے ذکر نہیں کیا، چاہتا تھا کہ تمہاری ماں ہی اس رشتے کے بارے میں تم سے بات کرے۔ حجاب تم اپنوں سے ایک اور دھوکہ کھانے جا رہی ہو حجاب تم اس رشتے کے لیئے ہاں مت کہنا فیضان دماغی مریض ہے تحریم کے اچھے مستقبل کے لیئے اپنی خوشیوں کر داؤ پر مت لگاؤ"

www.novelsclubb.com

"اذہاد مسلسل سمجھوتوں کے بعد یہ لگتا ہے جیسے میرے خواب دیکھنے کی عمر گزر گئی ہے" حجاب شکستہ لہجے میں بولی

اذہاد نے اپنا ہاتھ اکڑا لیا۔ "نہیں حجاب ایسا مت کہو، خواب دیکھنے کی کوئی عمر نہیں ہوتی۔ یہ خواب ہی تو ہمارے جسم میں روح کا احساس ہیں۔ ہماری زندہ دلی ہماری کوششیں سب ان خوابوں ہی کی بدولت ہیں۔ جب آنکھیں بے خواب ہو جائیں تو آنکھیں اندھیروں میں ڈوب جاتی ہیں۔"

حجاب جیسے تڑپ اٹھی۔ ''تو میں بھی تو یہی چاہتی ہوں کہ میری آنکھیں اندھیروں میں ڈوب جائیں۔ میں اپنوں کے چہروں میں مطلب پرست لوگوں کے چہرے نہ دیکھ سکوں۔ میرا دل اپنوں سے محبت کرنے پر مجبور ہے اور میرا نصیب ٹھوکریں کھانے پر، میں کیا کروں۔'' حجاب دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ کر رونے لگی۔

اذہاد اپنے عکس سے مادی وجود میں آ گیا۔ اس نے حجاب کے ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹاتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں لے لیئے

www.novelsclubb.com

''سب کچھ جان کر بھی خود کو فریب مت دو، فیصلہ تم نے کرنا ہے۔ آج بھی اگر تم نے دوسروں کے لئے اپنی ذات کو نظر انداز کر دیا تو تم دوسروں کی نظروں میں غیر

اہم ہی رہو گی، یہ اذیتیں، یہ تمہیں کسی نے نہیں دیں تم نے خود اپنے لئے چنیں ہیں۔ کہہ دو سب سے تمہیں اپنی خوشیوں کی سودے بازی نہیں کرنی۔اس رشتے سے انکار کر دو۔ میں تمہارا سچا دوست ہوں، اگر فیضان کی جگہ اگر کوئی ایسا شخص ہوتا جو تمہیں خوش رکھ سکتا تو میں بھی اپنی خوشی بھول کے تمہاری خوشی میں شامل ہو جاتا مگر فیضان ذہنی مریض ہے وہ تمہیں کبھی خوش نہیں رکھ سکتا"

حجاب نے اپنی بھیگی آنکھوں سے اذہاد کو دیکھا جن میں خلوص اور وفا کے سچے جذبات امڈ آئے تھے۔

''میں تو اپنی زندگی اپنے پیارے دوست کے ساتھ ایسے ہی گزارنا چاہتی ہوں کوئی رشتہ بنانے میں میرا دل نہیں ہے مگر تحریم کو ایسا رشتہ دوبارہ نہیں ملے گا۔''

www.novelsclubb.com

اذہاد نے حجاب کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھا۔اس سے پہلے کہ اذہاد کچھ کہتا صباحت کمرے میں داخل ہوئی وہ کرسی پر براجمان ہو گئی۔ حجاب ماں سے نظریں

چراتے ہوئے الماری کی سیٹنگ میں مصروف ہو گئی۔صباحت نے ایک نظر حجاب کو دیکھا۔

"ثانیہ بے وقوف ہے سوچ کر نہیں بولتی تم اس کی باتوں کی طرف دھیان مت دینا۔بس میں اس معاملے کو زیادہ لمبا نہیں کرنا چاہتی۔میں آج ہی عائشہ بیگم کو فون کر کے اس رشتے سے منع کر دوں گی۔"حجاب کپڑے چھوڑ کے صباحت کے پاس بیٹھ گئی۔

"اتنی جلد بازی مت کریں،ایک دو روز ٹھہر جائیں"

صباحت نے حجاب کی آنکھیں دیکھیں۔"تم رو رہی تھی۔کیا بات ہے تم سے کسی نے کوئی بات کہی ہے۔"حجاب نے آنکھیں جھکا لیں۔

"اماں جو بد نصیب ہو اسے رونے کے لئے کسی بات کی ضرورت نہیں ہوتی۔میں تو جب بھی تنہا ہوتی ہوں،ذہن میں ان گنت غموں کا ہجوم اکٹھا ہو جاتا ہے۔"

صباحت نے حجاب کا سر اپنی گود میں رکھ لیا اور اس کے بال سہلانے لگی۔ اگر تم اس رشتے کی وجہ سے پریشان ہو تو بیٹی تو جس گھر میں جوان بیٹیاں ہوں وہاں رشتے آتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ رشتے اچھے ہوں۔ والدین کی مرضی ہوتی ہے کہ وہ یہ رشتہ منظور کریں یا نہ کریں۔"

حجاب نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"اچھے رشتے بھی اس دہلیز پر آتے ہیں جہاں صاحب حیثیت لوگ رہتے ہیں ہم غریب لوگوں کی دہلیز پر اچھے رشتے کب آتے ہیں اگر میری شادی ہو بھی جائے تو آپ کی تنگدستی بڑھ جائے گی پھر تحریم کا ہاتھ کون مانگنے آئے گا۔"

صباحت نے حجاب کے سر سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا۔

"یہ تم مجھ سے ثانیہ کی زبان میں بات کیوں رہی ہو۔"

حجاب اٹھ کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

''اماں آپ میری....''

صباحت تپ کر بولی۔

''تم سے ثانیہ نے تحریم کے بارے میں کوئی بات کی ہے؟''

"وہ....."

''مجھے جواب چاہیے۔ثانیہ نے تم سے زریاب اور تحریم کے رشتے کی بات کی ہے؟''صباحت انتہائی غصے میں تھی۔

حجاب نے اثبات میں سر ہلایا۔

''جی''

www.novelsclubb.com

صباحت برقی سرعت سے ٹیلی فون کی طرف لپکی۔حجاب فون کے آگے کھڑی ہو گئی۔''پلیز اماں اس سے کچھ نہ کہیے۔"

صباحت سر پکڑ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔حجاب صباحت کے لئے پانی لے کر آئی۔

"یہ پانی پی لیں۔ ہم اس موضوع پر بعد میں بات کریں گے۔" صباحت نے پانی کا گلاس میز پر رکھتے ہوئے حجاب پر گہری نظر ڈالی۔

"تم تو انسان کے معیار کو دولت کے ترازو میں نہیں پرکھتی تھی تو آج ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو۔"

"میں ایسا نہیں سوچتی مگر میری بہنیں ایسا سوچتی ہیں۔ ان کی نظر میں انسان کی سب سے بڑی خوش قسمتی امیر ہونا ہے اور ہم کسی کی سوچ پر پہرے نہیں بٹھا سکتے ۔آپ مجھے صرف یہ بتائیں کہ جو کچھ ثانیہ نے ان لوگوں کے بارے میں اور زریاب کے بارے میں بتایا ہے، وہ سب سچ ہے؟"

حجاب کے اس سوال پر صباحت جھوٹ نہ بول سکی۔ "ہاں وہ سب سچ ہے۔ زریاب واقعی بہت اچھا اور کامیاب لڑکا ہے۔ لیکن مجھے فیضان پسند نہیں آیا۔ وہ زریاب کے لئے تحریم کا ہاتھ مانگ لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن عائشہ بیگم تمہارے رشتے کے بدلے میں تحریم اور زریاب کا رشتہ کرنا چاہتی ہیں۔ بس تم مجھے ان باتوں

میں مل الجھاؤ تحریم کے نصیب ہوں گے تو اسے کوئی اور رشتہ مل جائے گا۔ مجھے فی الحال تمہارے بارے میں سوچنا ہے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں کل ہی عائشہ بیگم کو انکار کر دوں گی۔ تم ایسا کرو چائے بنا دو تبھی اس سر درد سے چھٹکارا ملے گا"

حجاب کچن میں چائے بنانے لگی تو وہ گہری سوچ میں ڈوبی رہی۔

چائے تیار ہو گئی تو وہ دو کپ اٹھائے سٹینڈ کی طرف بڑھی تو کپ پہلے ہی سے کسی نے چولہے کے پاس رکھے ہوئے تھے۔

"یہ کپ یہاں کس نے رکھے۔" وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ چینی کا ڈبہ ہوا میں تیرتا ہوا سنک پر آ کر ٹک گیا۔ حجاب نے کمر پر ہاتھ کس کے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ "اذہاد! چپ چاپ سامنے آ جاؤ۔"

"بالکل نہیں آج تو میں تمہارے ساتھ کچن کے کام میں مدد کروں گا۔ آج سامنے نہیں آؤں گا۔ اچھا چلو کے گا گا۔ اچھا چلو اندازہ لگاؤ کہ میں کس طرف ہوں۔ اگر تم نے مجھے چھو لیا تو میں سامنے آ جاؤں گا۔"

"اگر یہ بات ہے تو ٹھیک ہے۔" حجاب نے گردن اکڑاتے ہوئے کہا۔

اذہاد نے ایک ہی وقت میں کتنے ہی برتنوں کو ہوا میں معلق کر دیا۔ حجاب کبھی کسی برتن کے قریب جاتی اور کبھی کسی۔ اذہاد کچن کے مختلف حصوں سے مختلف آوازیں پیدا کرتا رہا جس سے حجاب کبھی کسی جگہ جاتی اور کبھی کسی کیبنٹ پر سر رکھ کے کھڑی ہو گئی جگہ۔ بالآخر کچن کے ایک کیبنیٹ پر سر رکھ کے کھڑی ہو گئی

"تم آخر جیت گئی۔" کسی نے حجاب کے کان میں سرگوشی کی۔

ایک ہی ساعت میں حجاب کا سر اذہاد کے کندھے پر تھا۔ خود کو اذہاد کے اتنا قریب پا کر وہ خود میں سمٹ کر رہ گئی۔ اذہاد نے مسکراتے ہوئے حجاب کی طرف دیکھا "تم نے مجھے ڈھونڈ ہی لیا"

www.novelsclubb.com

حجاب نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا۔ "وہ اماں چائے کا انتظار کر رہی ہیں۔"

"ٹھیک ہے پھر ملیں گے" یہ کہہ کر اذہاد غائب ہو گیا حجاب چائے لے کر صباحت کے پاس گئی تو تحریم بھی صباحت کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔

"اچھا ہوا تم خود آ گئی میں تمہاری چائے بھی بنا لائی ہوں" حجاب نے ٹرے میز پر رکھی

تحریم نے خاموشی سے چائے کا کپ لے لیا ورنہ وہ ضرور کوئی نا کوئی مذاق کر لیتی تھی کسی نہ کسی بات پر ہنسا دیتی تھی۔ مگر آج اس کے چہرے پر عجیب اداسی تھی۔

چائے کا کپ حجاب نے ہونٹوں سے لگایا تو ایک سپ لیتے ہوئے بولی۔

"چائے تو مزیدار ہے تو پینے والوں کے چہرے ایسے کیوں اترے ہوئے ہیں۔"

حجاب نے ترچھی نظروں سے تحریم کی طرف دیکھا۔

تحریم نے برا سا منہ بنایا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے چائے مجھ سے پوچھے بغیر بنادی، میں تو ابھی سونا چاہتی تھی۔" حجاب اس کے قریب بیٹھ گئی۔

"تو کوئی بات نہیں میں دو کپ پی لوں گی تم آرام کر لو۔"

"تھینکس" یہ کہہ کر تحریم خاموشی سے چائے چھوڑ کے چلی گئی۔

صباحت تحریم کا نارواریہ محسوس کر کے سوچ میں پڑ گئی۔ حجاب نے ماں کا دھیان بدلنے کے لئے ٹی وی آن کر لیا صباحت بظاہر تع مسکراتی رہی پھر وہ حجاب سے پوچھے بغیر نہ رہ سکی

"تم نے یا ثانیہ نے تحریم کو زریاب کے رشتے کے بارے میں بتا تو نہیں دیا"

"نہیں اماں! ہم نے تو تحریم سے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا۔ آپ کو تو پتہ ہے کہ وہ ایسی ہی ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض" حجاب نے ماں کی تسلی دی

مگر پھر بھی صباحت نے کہا۔

"تم باتوں باتوں میں پوچھنا شاید اس نے تمہاری اور ثانیہ کی باتیں سن لی ہوں ویسے اسکو اگر اس بات کا علم ہو بھی گیا ہے تو اسے کہہ دینا میں انکار کر رہی ہوں وہ بھی ثانیہ کی طرح گاڑیوں اور بنگلے

کے خواب نہ دیکھے۔اپنی پڑھائی کی طرف دھیان دے۔"

حجاب دھیرے سے بولی۔"گریجویشن تو اس سال مکمل ہو جائے گی اگر کوئی اچھا رشتہ مل جائے تو ہم اسکی منگنی کر سکتے ہیں۔"صباحت کرخت لہجے میں بولی۔

"یہ بات مجھے بار بار کیوں دہرانی پڑ رہی ہے کہ ابھی مجھے صرف تمہارے بارے میں سوچنا ہے پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے،اب میں مزید دیر کر کے اور گناہ گار نہیں ہو سکتی"

www.novelsclubb.com

صباحت کی باتوں سے حجاب خاموش تو ہو گئی مگر اپنے دل و دماغ میں اٹھنے والے بھونچال کو نہ روک سکی۔جس قدر خاموش رہتی،ذہن میں اٹھنے والے سوالات کا تلاطم بڑھتا جاتا۔

تحریم سے کوئی بات کئے بغیر وہ مغرب کی نماز کے بعد چھت پر چلی گئی تحریم سے پہلے وہ خود سے کچھ سوال

کرنا چاہتی تھی کہ بہن کی خوشیوں کے لئے وہ اس قربانی کے لئے تیار ہے یا نہیں۔

در حقیقت تو فیصلہ حجاب کو کرنا تھا۔وہ چھت پر بچھی چارپائی پر لیٹ گئی۔اسے اکثر بغیر بستر اور تکیے کے اس طرح لیٹنا بہت اچھا لگتا تھا۔آسمان ستاروں سے بھرا ہوا تھا۔حجاب آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے خود سے باتیں کر رہی تھی۔

"میری مٹھی سے تو وقت ریت کی طرح پھسل گیا ہے تو میں اپنی بہن کی خوشی کے آڑے کیوں آؤں۔ثانیہ ٹھیک کہتی ہے کہ مجھے اب فیضان جیسے لڑکوں کے ہی رشتے آئیں گے۔مجھے اپنی مرضی کے رشتے کی خواہش کا حق نہیں ہے۔ویسے بھی میں نے اباجی سے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ اپنی چھوٹی بہنوں کا خیال رکھوں گی اور اب تحریم کی خوشیاں میرے فیصلے کی منتظر ہیں۔مگر میرا وہ دوست جوہر مشکل فیصلے میں میرے ساتھ ہوتا تھا وہ کہتا ہے کہ فیضان ذہنی مریض ہے میں جانتی ہوں کہ

اذہاد کوئی بات ایسے ہی بے وجہ نہیں کہتا یقیناوہ فیضان کے گھر گیا ہو گا،اس نے ایسا کچھ دیکھا ہو گا مگر یہ تو مجھے ثانیہ نے بھی بتایا ہے بیوی کے مرنے کے بعد فیضان میں چڑچڑاپن آ گیا ہے۔سب یہی کہتے تھے کہ فیضان شادی کے بعد ٹھیک ہو جائے گا۔ اگر وہ ذہنی مریض ہوتا تو اتنا بڑا بزنس کیسے سنبھالتا۔"حجاب ان سوالوں میں الجھی ہوئی تھی کہ سیڑھیوں سے قدموں کی آواز آئی۔حجاب اٹھ کے بیٹھ گئی۔"تحریم! آجاؤ چھت پر بیٹھنا اچھا لگ رہا ہے۔"

حجاب نے تحریم کو سامنے دیکھ کر کہا تو تحریم ڈھیلے ڈھیلے قدموں سے چلتی ہوئی حجاب کے پاس بیٹھ گئی تحریم نے انتہائی سنجیدگی سے حجاب کی طرف دیکھا

"سوری آپ میرے لیئے چائے لائی تھی اور میں نے ایسے ہی۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

کوئی بات نہیں۔۔۔۔اس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان مت ہو کرو"حجاب نے تحریم کا ہاتھ دھیرے سے دبایا۔ تھی۔

حجاب نے اس کے چہرے پر گہری نظر ڈالی۔ ”کوئی بات ضرور ہے۔ تم تو اس طرح سنجیدہ نہیں ہوتی۔ مجھے نہیں بتاؤ گی۔"

تحریم نے حجاب کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا۔

"کوئی فائدہ نہیں، آج کل ہر کوئی اپنے بارے میں سوچتا ہے کسی دوسرے کے بارے میں سوچنے کی کسے

فرصت ہے“

حجاب نے تعجب سے تحریم کی طرف دیکھا۔ "یہ تم کیسی باتیں کر رہی ہو۔ اگر تمہارا اشارہ میری طرف ہے تو میں نے ہمیشہ پہلے تمہارے بارے میں سوچا ہے پھر اپنے بارے میں..... مجھ سے کہاں کوئی غلطی ہوئی ہے جو تم ایسی باتیں کر رہی ہو۔“

تحریم کے دل کی کڑواہٹ اس کی زبان تک آگئی وہ کھڑی ہو گی۔ اس کی زبان سے جیسے انگارے برسنے لگے۔

"یہ گھر جہاں میں کھڑی ہوں یہ گھر نہیں ہے۔ حسرتوں کی قبر ہے۔ یہاں زندگی کی رعنائیاں نہیں۔ سوگ کی سرسراہٹیں ہیں دل میں اٹھنے والے ارمانوں کو ہونٹوں تک آنے سے پہلے ہی ختم کر دینے کا حکم صادر ہو جاتا ہے۔"

حجاب کے جسم میں سرتاپا جیسے کپکپی دوڑ گئی۔ اس نے تحریم کو شانوں سے پکڑا۔

"اپنی زبان کو لگادو، کیا اناپ شناپ بول رہی ہو۔"

تحریم کے من میں یہ جوالا مکھی نہ جانے کب سے سلگ رہی تھی جو آج وہ لفظوں کے انگارے برسا رہی تھی۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ حجاب کے آگے باندھ لئے۔

"ہمیں اب نہیں جینا تمہارے رحم و کرم پر۔ اماں کے ہر وقت کے طعنوں سے کہ تمہاری 25000 روپے کی تنخواہ سے میں گھر چل رہا ہے۔ ہماری عزت نفس ختم ہو گئی ہے تم شادی کر کے اپنا گھر بساؤ۔ ہم خود کو سنبھال سکتے ہیں۔" تحریم کے جملوں کے طمانچے نے ایک لمحے میں ہی حجاب کی وفا اور قربانیوں کا مان ریزہ ریزہ کر دیا۔

حجاب نے آنسو بھری آنکھوں سے تحریم کو دیکھا اور کانپتے لبوں سے بولی

"تمہارے دل میں آخر ہے کیا...."

پہلے تحریم کوئی جواب دیے بغیر جانے لگی پھر سیڑھیوں کے قریب جا کر رک گئی اور حجاب کی طرف دیکھا۔

"اس غریب خانے سے جان چھڑانے کی کوئی صورت نکلی تھی تو تمہارے نخرے آڑے آ گئے حجاب صاحبہ یہ عمر تمہارے نخرے کرنے کی نہیں، فوری فیصلہ لینے کی ہے۔" یہ کہہ کر تحریم تیز تیز سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی نیچے اتر گئی۔۔

تحریم کے رویے نے جیسے حجاب کو نڈھال کر دیا۔ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی اور بلک بلک کر رونے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تحریم یہ تم کیا کہہ گئی۔ اے میرے رب! اگر کسی کو میری ضرورت نہیں تو مجھے موت دے دے۔"

حجاب کے لب خشک ہونے لگے۔ کوئی ہاتھوں میں مٹی کا پیالہ لے کر اس کی طرف بڑھا۔ حجاب نے پانی سے بھرے مٹی کے پیالے کو تھامتے ہوئے نظر اوپر اٹھائی تو اس کے سامنے وہی غمگسار دوست تھا جو ہمیشہ اس کے آنسو پونچھتا تھا۔ حجاب نے پانی منہ کو لگا کر لب تر کیے۔ ”تم کیوں نہیں مجھے دوسروں کی طرح اپنے حال پر چھوڑ دیتے؟ تم کیوں میرے آنسو پونچھتے ہو“

اذہاد مٹی کا پیالہ زمین پر رکھ کر حجاب کے قریب بیٹھ گیا۔

"کیونکہ میں انسان نہیں ہوں، خونی رشتوں کو چھوڑ کر بے جان چیزوں سے دل نہیں لگاتا میں خواہشات کا غلام نہیں، میں تو آزاد پنچھی ہوں۔ جہاں محبت ملی وہیں بسیرا کر لیا۔“

www.novelsclubb.com

حجاب نے پھر وہی سوال اذہاد سے کیا جو اس کی زبان پر کئی بار آتا تھا۔ "سب انسان تو ایسے نہیں ہوتے۔ تو پھر میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے۔“

اذہاد نے اس کے چہرے پر بکھری ہوئی لٹوں کو پیچھے کیا۔

"حجاب! جس انسان کو خدا نے بنایا وہ تو وفا کا پیکر تھا۔ رشتے صرف نام کے لئے نہیں نبھائے جاتے تھے۔۔ وہ لوگ ایک دوسرے کا دم بھرتے تھے مگر اب معاشرے میں ان اچھائیوں کا فقدان ہے۔ اکثر دوسروں کے لئے جینے والے لوگ تنہا رہ جاتے ہیں۔ تم نے اپنوں کے لئے بہت کچھ کیا مگر تمہیں بدلے میں کیا ملا، یہ خرافات جو تحریم کہہ گئی ہے۔ اپنی زندگی کا تم پر بھی کچ حق ہے۔ تم ہر دفعہ اپنی ذات کی نفی نہیں کر سکتی"

حجاب کے آنسو تھے جو رکنے کا نام ہی نہ لیتے تھے۔ وہ سر جھکائے گلوگیر لہجے میں بولی

۔

"اذہاد! آج کی رات مجھے تنہا چھوڑ دو، مجھے اپنے من سے لڑنا ہے جس کی محبت میرے اپنوں کو زنجیروں کی طرح لگنے لگی ہے۔ اس حجاب سے سوال کرنے ہیں جو اپنی بہنوں کی کامیابی کے خواب دیکھتے دیکھتے زندگی کی حقیقتوں سے دور ہو گئی۔ میں نہیں جانتی کہ رات کی اس جنگ میں کامیابی کس کی ہو گی۔ مگر تم مجھے کمزور کر

www.novelsclubb.com

دیتے ہو، آج کی رات مجھے تنہا چھوڑ دو۔" اذہاد نے حجاب کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور دھیرے سے بولا۔

"فیصلہ کرتے ہوئے یاد رکھنا کہ تمہارا یہ دوست چاہتا ہے کہ تم فیضان کے رشتے سے انکار کر دو"

حجاب سر جھکائے خاموش رہی۔ اس نے اذہاد کی بات کا جواب نہیں دیا، جب اس نے سر اوپر اٹھایا تو اذہاد غائب ہو چکا تھا۔ حجاب نیچے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

رات کے کھانے تک حجاب اپنے کمرے میں بند رہی۔ صباحت نے جب کھانے کے لئے بلایا تو اس نے کھانے کے لیئے منع کر دیا

صباحت نے تحریم کی طرف دیکھا جو بے اعتنائی سے کھانا کھانے میں مصروف تھی

"حجاب کو کیا ہوا ہے کھانا کیوں نہیں کھا رہی"

"پتہ نہیں۔ آپ خود پوچھ لیں۔" تحریم نے کہا۔

صباحت، حجاب کے پاس گئی تو حجاب بے ترتیبی سے بستر پر براجمان تھی۔ تکیہ سر کے نیچے کے بجائے سر کے اوپر رکھا ہوا تھا۔صباحت نے تکیہ اس کے سر پر سے ہٹایا

"یہ کونسا ڈھنگ ہے لیٹنے کا ہیئر برش بھی بستر پر ہے کتابیں بھی گری پڑی ہیں، چادر کہیں ہے اور تم کہیں، کیا بات ہے...."

حجاب آنکھیں ملتے اٹھ بیٹھی

"پتہ نہیں اچانک پیٹ میں درد شروع ہو گیا میرا کچھ بھی کھانے کا من نہیں ہے، اس لئے لیٹ گئی پلیز آپ مجھے سونے دیں بہت غنودگی سی ہے طبیعت میں"

صباحت اس کے بکھرے بال سنوارنے لگی

"ایسے خالی پیٹ کیسے سو جاؤ گی، میں تمہارے لئے سلائس اور دودھ لاتی ہوں"

نجاب کے منع کرنے کے باوجود صباحت اسکے لیئے دودھ اور سلائس رکھ کر چلی گئی اس نے بے دلی سے سلائس اور دودھ لیا اور دوبارہ بستر پر لیٹ گئی۔صباحت کے

سامنے اس نے نیند کا بس بہانہ بنایا تھا،اس کی آنکھیں تو سوچوں کے سراب میں کہیں کھو گئیں تھیں۔چند ساعتوں میں وہ راستہ بھٹک گئی تھی،اس کی منزلیں بے راہ ہو گئی تھیں۔ایک ہی پل میں یہ گمان ہونے لگا تھا کہ اس کے پیروں تلے کی زمین بھی اس کی اپنی نہیں ہے۔آج کی رات اسے اپنی زندگی کا بہت بڑا فیصلہ کرنا تھا۔وہ اٹھ کے کمرے میں چہل قدمی کرنے لگی۔کسی ایک فیصلے تک پہنچنے کے لئے کئی وسوسوں نے اسے کمزور کر دیا۔اس کے ذہن نے اسے بار بار یہی مشورہ دیا کہ اسے ایک بار اس فیملی سے مل لینا چاہیے،اس کے بعد وہ کوئی فیصلہ لے،کیونکہ یہ فیصلہ دو زندگیوں کا تھا۔بالآخر حجاب،نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ مسز آفتاب زیدی کی پوری فیملی سے ایک بار ملے گی پھر ہی کوئی حتمی فیصلہ کرے گی۔وہ بستر پر دراز ہو گئی۔فیصلہ کرنے بعد سوچوں کا سلسلہ ختم نہ ہوا۔اس کا دل نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے فیصلے پر نظر ثانی کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"اماں اور دونوں بہنیں اس بات پر متفق ہیں کہ زریاب کا رشتہ تحریم کے لئے ہر طرح سے Perfect ہے۔اور فیضان کا رشتہ اماں کے خیال میں میرے لئے موزوں نہیں کیونکہ وہ عمر میں مجھ سے بڑا اور نفسیاتی مریض بھی ہے۔۔۔میرے فیضان کے گھر جانے سے یہ صورتحال بدل نہیں جائے گی۔بلکہ وہاں جانے کے بعد رشتے کے لئے ہاں کرنے سے اماں یہ سمجھیں گی کہ ان کی کوٹھی کی شان و شوکت دیکھ کر میرے بھی قدم ڈگمگا گئے ہیں۔حجاب کے دماغ کی رگیں جیسے پھٹنے لگیں، وہ اپنے سر کو پکڑ کے اٹھ بیٹھی۔جب ہر حال میں سمجھوتہ مجھے ہی کرنا ہے تو اتنا سوچنا کیا، ویسے بھی ابھی ابھی تو آزمائشوں سے گزری ہوں، میں کب تک اپنے نصیب سے لڑوں گی۔"سوچوں میں ڈوبی ہوئی حجاب تکیے میں سر چھپا کے لیٹ گئی۔یہ درد بھری رات اس نے جیسے انگاروں پر گزاری۔

www.novelsclubb.com

اگلی صبح سب کچھ حسب معمول تھا مگر حجاب کے لئے ایک رات میں جیسے بہت کچھ بدل گیا تھا۔خود کو ایک نئے سفر کے لیئے تیار کرنے سے اس کا برتاؤ یکسر بدل گیا

تھا وہ ناشتے پر بھی خاموش سنجیدہ اور کھوئی کھوئی سی تھی کون کیا بات کر رہا ہے ۔اس کا دھیان نہیں تھا۔

صباحت گھر کی چیزیں سمیٹنے لگی تو اس نے تحریم سے حجاب کے بارے میں پوچھا

"حجاب کہاں ہے۔"

"اپنے کمرے میں ہو گی۔" تحریم نے کشن پر کپڑا چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

تم سے کوئی جھگڑا تو نہیں ہوا۔ تحریم نے چور نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بات ٹال دی۔

"میں کچن کے برتن سمیٹ آؤں"

"اچھا! حجاب کو بلا کر لاؤ، پھر اپنے کام کرتی رہنا۔" صباحت نے تحریم کو جاتے ہوئے روکا۔

"میں بلاتی ہوں حجاب کو" یہ کہہ کر حریم حجاب کے کمرے میں گئی اور اسے صباحت کا پیغام دیا۔ تھوڑی دیر بعد حجاب، صباحت کے پاس آئی تو صباحت ہاتھ میں تیل کی بوتل لے کر بیٹھی تھی۔

"ادھر آؤ میرے پاس، میں تمہارے سر کی مالش کر دوں۔" صباحت کے کہنے پر حجاب خاموشی سے آلتی پالتی مار کر زمین پر بیٹھ گئی۔

صباحت نے اس کے سر پر تیل ڈالا اور انگلیوں کی مدد سے مالش کرنے لگی۔

"آج تو آرام سے بیٹھ گئی مالش کرانے ورنہ تم تو کئی بہانے بناتی ہو۔ کوئی الجھن ہے، اس طرح پریشان کیوں نظر آ رہی ہو۔"

حجاب یہی سوچ رہی تھی کہ وہ ماں سے فیضان کے رشتے کے بارے میں کیسے بات کرے لیکن صباحت کے بات چھیڑنے پر حجاب نے بات کہنے کی ہمت کی وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی

"اماں میں اپنی زندگی کی یکسانیت سے تھک گئی ہوں دل چاہتا ہے ملازمت چھوڑ کر دوسری لڑکیوں کی طرح گھر سنبھالوں"

صباحت نے شرارت سے حجاب کے سر پر تھپکی دی "یہ گھر سے مراد کون سا گھر ہے.."

حجاب بالوں کو اکٹھا کرتے کھڑی ہو گئی پھر وہ صباحت کے پاس صوفے پر بیٹھ گئی۔

"اماں میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں لیکن آپ نے میری بات پوری سننی ہے" صباحت نے ٹشو سے اپنے ہاتھ صاف کئے۔

"ایسی کون سی بات ہے۔ جس نے تمہیں اتنا پریشان کر رکھا ہے"

صباحت کے اس طرح پوچھنے پر حجاب کی آنکھیں بھر آئیں۔اس نے اپنی نمدار آنکھوں سے ماں کی طرف جھانکا، جن میں بے شمار سوال تھے۔دل چاہ رہا تھا کہ

ماں بغیر کہے ہی اس کے دل کی بات سمجھ لے مگر صباحت جیسے اس کے غم سے انجان تھی۔اس نے پیار سے تجاب کے چہرے کو چھوا۔

"کیا بات ہے حجاب۔۔"

"اماں آپ فیضان کے رشتے کے لئے ہاں کہہ دیں۔"

"یہ تم کیا کہہ رہی ہوں، میں نے بتایا تھا نہ کہ وہ لڑکا بڑی عمر کا ہے۔مجھے وہ تمہارے لئے موزوں نہیں لگا۔"

صباحت نے پریشان کن لہجے میں کہا۔

حجاب نے ماں کا ہاتھ تھاما۔"آپ میری اماں ہیں اس لئے ایک طرفہ سوچ رہی ہیں آپ کو میرے بالوں میں چمکتے چاندی کے تار نظر نہیں آرہے۔اب میرے لئے فیضان کی عمر کے اشخاص کے رشتے آئیں گے اور اگر یہ رشتہ ٹھکرا کر میں کسی اور

جگہ بھی کر لیتی ہوں تو یہ غم میرے لیئے سوہان روح ہو گا کہ میں اپنی بے سہارا ماں پر ایک بیٹی کا بوجھ ڈالے نیا گھر بسانے چلی ہوں"

"بس بیٹی تم نے بہت زمہ داری اٹھالی ہماری اب تم اپنا گھر بساؤ تمہارا اچھی جگہ رشتہ کرنے کے بعد میں تحریم کے لیئے رشتہ ڈھونڈوں گی تم تحریم کی فکر مت کرو اپنی زندگی کا فیصلہ سوچ سمجھ کر کرو" صباحت نے اسے سمجھایا

"اماں مجھے اس بات سے کوئی فرض نہیں پڑتا کہ فیضان کی عمر زیادہ ہے اور رہی بات انکے چڑچڑے پن کی تو مجھے خود پر بھروسہ ہے بقول انکی امی کے میں انکا ادھورا پن ختم کر سکتی ہوں انکی امی کے کہنے کے مطابق جس طرح کے حالات سے وہ گزرے ہیں، انسان ایسا ہو جاتا ہے مگر جب ایسے انسان کو خوشیاں اور پیار ملے تو وہ بدل جاتا ہے۔ مسز آفتاب زیدی چاہتی تو سچائی چھپا بھی سکتی تھی مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ وہ بھی چاہتی ہیں کہ کوئی لڑکی ان کے بیٹے کو پھر سے خوشیاں دے۔ اگر ہم دونوں کا رشتہ ایک گھر میں ہو جاتا ہے تو آپ دونوں بیٹیوں کے فرض سے

www.novelsclubb.com

سبکدوش ہو جائیں گی اور میں بھی اس فکر سے آزاد ہو جاؤں گی کہ میرے بعد تحریم کا کیا ہو گا۔اماں مجھے ایک پر سکون گھر اور تحفظ دینے والا خاوند چاہیے۔بس اس سے زیادہ اور کوئی حسرت نہیں۔میں اپنی اس زندگی سے اب تنگ آ گئی ہوں۔مجھے بھی اپنا گھر چاہیے،ہر لڑکی کی طرح میں بھی گھر بسانا چاہتی ہوں۔"

یہ سب کہتے ہوئے حجاب ندامت کی دلدل میں دھنستی چلی جا رہی تھی اس کے لئے یہ سب کہنا آسان نہیں تھا مگر آج کوئی فیصلہ لینے کے لئے یہ سب ضروری تھا۔

صباحت کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا اس کے لئے حجاب کی گفتگو خلاف توقع تھی اس کے لئے تو حجاب صبر و تحمل کی مثال تھی اور وہ ہر فیصلے کے لئے حجاب پر خود سے زیادہ بھروسہ کرتی تھی اور آج حجاب اس کے فیصلے کے خلاف جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

صباحت نے حجاب کے شانوں پر ہاتھ رکھے۔"تم نے جو کچھ کہا میں ٹھنڈے دماغ سے ان باتوں پر غور کروں گی،بس اتنا بتا دو کہ یہ سب تم نے کسی دباؤ میں تو نہیں

کیا تم سے کسی نے کوئی ایسی بات تو نہیں کی کہ تم یہ سوچنے پر مجبور ہو گئی ہو۔ مجھے بس یہ تسلی چاہیے کہ یہ تمہارا اپنا فیصلہ ہے یا نہیں۔"

حجاب نے بھیگی آنکھوں سے ماں کی عمر رسیدہ آنکھوں میں جھانکا جن میں نور دھندلا پڑ رہا تھا

"اماں یہ میرا اپنا فیصلہ ہے کسی نے مجھ سے کچھ نہیں کہا یہ سب باتیں میں نے بمشکل کہی ہیں آپ سے لیکن یہ میرے دل کی سچائی ہے کہ میں تھک گئی ہوں میں یہی چاہتی ہوں کہ آپ مسز آفتاب زیدی سے بات کریں اس رشتے کی لیئے ہاں کہہ دیں" یہ سب کہہ کر حجاب اپنے کمرے میں چلی گئی۔

وہ اپنے ڈھیلے وجود کے ساتھ دھڑام سے بیڈ پر گری وہ سسک رہی تھی آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نا لیتے تھے

"اماں مجھے معاف کر دو مجھے خود نہیں پتا میرے اس فیصلے کا انجام کیا ہو گا"

اچانک کسی پرندے کے پر پھڑ پھڑانے کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ جھر جھری لے کر آنسو پونچھتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔

بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر وہی کبوتر بیٹھا تھا جسے اکثر حجاب دانہ ڈالتی تھی اور جس کے پنجے میں حجاب کا پہنایا سبز چھلا تھا ایک ساعت کے لیئے حجاب اپنا غم بھول گئی اور اپنے ہاتھ کبوتر کی طرف بڑھائے

"تم یہاں کمرے میں کیسے آئے" کبوتر اس کے ہاتھ سے نکل کر کمرے سے باہر اڑ گیا۔ حجاب بھی اس کے پیچھے دوڑتی ہوئی باہر صحن میں آگئی۔

کبوتر صحن کی منڈیر پر بیٹھا تھا۔ حجاب دھیرے دھیرے اس کی طرف بڑھی تو وہ چھت کی دیوار پر جا بیٹھا۔ حجاب اس کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے چھت پر چڑھ گئی۔ کبوتر دیوار سے اڑ کر حجاب کے قدموں کے قریب پھرنے لگا۔ حجاب نے مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ اس کبوتر کی طرف بڑھائے۔

کیسی بے وقوف ہوں تمہارے پیچھے پیچھے بھاگ رہی ہوں اور دانہ تو لیا نہیں

۔"حجاب نے کبوتر کو چھوا تو جیسے اس نے اپنا ہاتھ انگاروں میں ڈال لیا۔اس کا ہاتھ جھلس گیا۔اس نے چیختے ہوئے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا تو کبوتر نے اذہاد کا روپ لے لیا۔ اذہاد پتھر کی مورتی کی طرح سیدھا کھڑا تھا۔اس کے جسم کے گرد جیسے نہ دکھائی دینے والی آگ بھڑک رہی تھی۔ جسم کو جھلسا دینے والی حرارت نے حجاب کو اذہاد سے بہت دور کر دیا۔وہ الٹے قدموں پیچھے چلتی ہوئی مبہوت نظروں سے اذہاد کو دیکھتی رہی۔

اذہاد آج وہ اذہاد نہیں تھا۔اس کی آنکھوں سے انگارے برس رہے تھے۔

حجاب خود پر قابو نہ رکھ سکی تو چلائی

www.novelsclubb.com

"اذہاد یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔"

اذہاد گرجا"میں نے کہا تھا نہ حجاب کہ اگر تم نے میری بات نہ مانی اور اس بار بھی اپنی زندگی کو داؤ پر لگایا تو تم اپنا دوست کھو دو گی۔مجھے اپنی دوستی پر مان تھا کہ تم

میری بات کا یقین کرو گی مگر فیضان کے رشتے کے لئے ہاں کر کے تم نے میرا یہ مان توڑ دیا۔آج میں تمہیں منانے کا موقع بھی نہیں دوں گا۔تمہارا دیا ہوا بہت سا غم لے کر میں جا رہا ہوں۔"حجاب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"ایسا نہ کہو اذہاد تمہارے بغیر میں تنہا رہ جاؤں گی تم ہی میرے سچے دوست ہوں۔ مجھے چھوڑ کر مت جاؤ جو چاہے سزا دو مگر مجھے تنہا مت چھوڑو"

حجاب اذہاد کے قریب جانے لگی مگر انگاروں کی غیبی حالے سے اسکا جسم جھلسنے لگا اور وہ بے بس ہو کر زمین پر گر کر رونے لگی سکی آنکھوں کے سامنے ہی چند ساعتوں میں اذہاد کا جسم روشنی کی شعاع میں تبدیل ہو کر آسمان میں غائب ہو گیا۔

حجاب اونچی اونچی آواز میں رونے لگی صباحت صحن میں آئی تو حجاب کے رونے کی آواز سن کر تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گئی۔حجاب کو اس طرح بے حال زمین پر گرتے دیکھ کر صباحت کا سینہ دھک سے رہ گیا۔

"حجاب میری بیٹی! یہ کیا حال بنا رکھا ہے کیا ہو گیا ہے تمہیں.... تحریم ایک گلاس گرم دودھ لے کر آؤ۔"

صباحت نے حجاب کے ٹھنڈے ہاتھوں کو ملتے ہوئے تحریم کو آواز دی۔ تحریم گرم گلاس کا دودھ لے آئی۔

•●•●•●•●•●•●•●•●•

حجاب نے اپنے آنسو روکے تو چھوٹے بچوں کی طرح اس کی ہچکی بندھ گئی تحریم نے حجاب کے آنسوؤں سے بھیگے ہوئے چہرے کی طرف دیکھا اور اسے صوفے پر اس طرح نڈھال دیکھ کر صباحت سے کہنے لگی۔ "میں ڈاکٹر کو بلاتی ہوں مجھے تو آپی کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔"

www.novelsclubb.com

حجاب نے ہاتھ ہلایا۔ "نہیں کسی ڈاکٹر کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے، میں ٹھیک ہوں"

''اس کی نہ سنو تم ڈاکٹر کا نمبر ملاؤ'' صباحت کے کہنے پر تحریم نے ڈاکٹر کا نمبر ملایا تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر صاحب آ گئے انہوں نے حجاب کا معائنہ کیا۔انہوں نے میڈیسن لکھ کر صباحت کو پرچی دی۔

''پریشانی کی کوئی بات نہیں، بلڈ پریشر وہو گیا تھا، میں نے انجکشن دے دیا ہے انشاءاللہ افاقہ ہو گا۔''

ڈاکٹر صاحب کے جانے کے بعد صباحت نے حجاب کو میڈیسن منگوا کے دی۔ انجکشن میں کوئی نشہ تھا کہ حجاب گہری نیند سو گئی، ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا تو صباحت وضو کر کے نماز پڑھنے گئی اس نے خداوند کریم سے دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے تو وہ منظر اسکی آنکھوں کے سامنے آ گیا کہ کہ کس طرح حجاب چھت پر رو رہی تھی۔صباحت کی آنکھیں بھی بھیگ گئیں۔

"اے میرے رب میں تو اس سے پوچھ بھی نہ سکی کہ وہ اس طرح کیوں رو رہی ہے کیا ہے اسکے من میں میرے رب میری بیٹی کا غم دور کر دے اس کی زندگی

www.novelsclubb.com

ہیں ں خوشیاں بھر دے مجھے صحیح فیصلے کی توفیق عطا کر حجاب فیضان کے لیئے راضی ہو چکی ہے تو پھر وہ کس بات پر رو رہی ہے میرے رب میری بیٹی پر اپنا رحم کر"

صباحت جائے نماز سے اٹھی تو تحریم کمرے میں داخل ہوئی۔"آپی جاگ گئیں ہیں وہ آپ کو بلا رہی"صباحت بیڈ کے پاس گئی تو وہ بیڈ سے پشت لگا کر بیٹھی تھی صباحت اس کے قریب بیٹھ گئی۔اس نے حجاب کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

''میری تو جان ہی نکل گئی تھی۔تم اس طرح چھت پر کیوں رو رہی تھی۔ایسی کون سی بات تھی۔''حجاب سر جھکائے خاموش بیٹھی رہی۔وہ صباحت کو کوئی جواب نہ دے سکی۔جواب دیتی بھی تو کیا دیتی۔صباحت نے اس کی اداس آنکھوں میں جھانکا۔

www.novelsclubb.com

''مجھے ایک بار بتا دو کہ تمہاری خوشی کس میں ہے،میں ویسا ہی کروں گی۔''حجاب نے انتہائی ملائمت سے ماں کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

''جیسا آپ سمجھ رہی ہیں، ویسی بات نہیں ہے۔ میری بہت پیاری دوست مجھے چھوڑ کر بہت دور چلی گئی ہے اور اس کے جانے کی خبر اچانک مجھے ملی، بس میں خود پر قابو نہ پا سکی''

"یہ کیا بات ہوئی اسکا پتہ معلوم کرو ہم اس کے گھر چلے جائیں گے۔''

"وہ اپنا ایڈریس بتائے بنا چلی گئی ہے آپ یہ ہی سمجھیں کہ وہ مجھ سے خفا ہو گئی ہے ۔''حجاب خلا میں نظریں گھما رہی تھی۔

"اتنی سی بات پر تم نے اپنا اتنا برا حال کر لیا اپنا موڈ اچھا کرو وہ دوست اتنی عزیز ہے تو مجھے بتاؤ میں اسے ڈھونڈوں گی تم بتاؤ تمہارے لیئے کیا بناؤں....؟"

''ابھی کچھ کھانے میں من نہیں ہے۔ جب دل چاہے گا تو بتا دوں گی۔''حجاب ماں کی خوشی کے لئے مسکرا دی۔

"اگر خاص بھوک نہیں ہے تو ہلکی غذا لے لو مگر کچھ نہ کچھ کھالو۔ میں تمہارے لئے کھیر بنا کے لاتی ہوں۔"

صباحت یہ کہہ کر کچن میں جانے لگی تو فون کی رنگ ہوئی۔ صباحت نے فون اٹھایا تو مسز آفتاب زیدی آن لائن تھیں۔

"خدا کا شکر ہے، گھر میں سب خیریت آپ کیسی ہیں بچے کیسے ہیں۔" صباحت نے مسز آفتاب زیدی کی بات کے جواب میں کہا۔

"میں نے سوچا کہ حجاب بیٹی آج کل آئی ہوئی۔ اس سے تھوڑی گپ شپ ہو جائے" مسز آفتاب زیدی کی اس بات پر صباحت کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

"حجاب کی طبیعت اچانک ہی خراب ہو گئی تھی مگر اب قدرے بہتر ہے۔"

مسز آفتاب زیدی یہ بات سنتے ہی پریشان ہو گئیں۔ "حجاب بیٹی کی طبیعت خراب ہے..... میں آرہی ہوں، اس سے ملنے"

"آپ زحمت نہ کریں، اب تو وہ ٹھیک ہے۔"

"بھٹی جب تک میں اپنی بیٹی کو دیکھ نہیں لوں گی میری تسلی نہیں ہو گی۔" یہ کہہ کر مسز آفتاب زیدی نے فون بند کر دیا۔

"مسز آفتاب زیدی آ رہی ہیں تمہاری طبیعت پوچھنے"

یہ سنتے ہی حجاب بستر سے اٹھ گئی۔

"تم کہاں چلی تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔" صباحت نے حجاب سے کہا۔

حجاب نے اپنے بالوں کو سمیٹتے ہوئے کہا۔ "اس حالت میں ملوں گی ان سے۔" اس نے الماری میں سے اچھا سا ڈریس نکالا اور تھوڑی دیری میں وہ تیار ہو گئی۔ صباحت نے چائے کے ساتھ بازار سے کچھ اشیاء منگوالیں۔

www.novelsclubb.com

"میں کچن میں تحریم کی مدد کرتی ہوں۔ حجاب صوفے سے اٹھی تو صباحت نے اسے دوبارہ بٹھا دیا۔ "کوئی ضرورت نہیں ہے تم آرام کرو تحریم خود کر لے گی۔ میں تمہارے لئے کھیر لاتی ہوں ٹھنڈی ہو گئی ہو گی۔"

صباحت نے حجاب کو کھیر لا کر دی۔ حجاب کھیر کھانے لگی تو اس نے کھیر میں ماں کی شفقت کی مٹھاس محسوس کرتے ہوئے ترچھی نظر سے ماں کی طرف دیکھا تو وہ بیڈ شیٹ سیٹ کر رہی تھیں۔

"میری بھی عقل ماری گئی تھی جو میں نے مسٹر آفتاب زیدی کو تمہاری بیماری کا بتا دیا۔" صباحت بیڈ شیٹ سیٹ کرتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی۔

ماں کے اس انداز پر حجاب کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"ہاں ہنس لو! تمہیں تو میری باتوں پر ہنسی ہی آئے گی۔ بوڑھی جو ہو گئی ہوں۔ تم لوگوں کو اب میری کیا ضرورت لگے رہو" صباحت بات کا رخ کسی اور طرف لے گئی تو حجاب یکدم سنجیدہ ہو گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''اماں آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔''اسی دوران تحریم کمرے میں داخل ہوئی ۔صباحت تحریم سے مخاطب ہوئی

"گھر کی سیٹنگ ٹھیک طرح سے کر لو۔فریج میں کباب پڑے ہیں وہ فرائی کر لو"

صباحت حجاب کے پاس سے اٹھ گئی تو حجاب نے محسوس کیا کہ ماں اس سے ناراض ہیں وہ جانتی تھی کہ ماں کی ناراضگی بجا ہے مگر وہ اپنے فیصلے سے مطمئن تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں مسز آفتاب زیدی بھی آگئی۔وہ اپنے ساتھ بہت سا فروٹ اور کولڈ ڈرنکس کے کین لے کر آئیں۔ڈرائیور کے ساتھ وہ اکیلی ہی آئی تھیں۔وہ انتہائی اپنائیت سے حجاب کے پاس بیٹھی رہیں۔ان کی شخصیت

میں عجیب مقناطیسیت تھی وہ دل موہ لینے والی باتیں کرتیں اور لوگوں کو خود پر اندھا اعتماد کرنے پر مجبور کر دیتیں۔صباحت نے اچھی طرح سے ان کی خاطر داری کی۔

حجاب کی بات کی وجہ سے صباحت مسز آفتاب زیدی کو ایسا کوئی تاثر نہ دے سکی جس سے یہ ظاہر ہو کہ صباحت کی اس رشتے میں رضامندی نہیں ہے۔ مسز آفتاب زیدی کے جانے کے بعد صباحت کچن کے کام میں مصروف ہو گئی۔ اس نے بہت سمجھایا کہ وہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے مگر اس کا فیصلہ اٹل تھا۔ بالآخر صباحت نے بیٹی کا فیصلہ تسلیم کر لیا۔ حجاب نے مسز آفتاب زیدی سے بات کر لی کہ اگر انہیں زریاب کے لئے تحریم کا رشتہ چاہیے تو دونوں بہنوں کی شادی ایک ہی تاریخ پر ہو گی۔ مسز آفتاب زیدی نے حجاب کی بات مان لی اور دونوں بہنوں کا رشتہ ان کے گھر طے ہو گیا۔ کوئی مناسب دن دیکھ کر صباحت نے اپنی سوچ کے مطابق گھر بیچ دیا اور دونوں بیٹیوں کی شادی کی تاریخ بھی طے کر دی۔ صباحت، نے دونوں بیٹیوں کے لیے عالیشان جہیز تیار کیا۔ مالک مکان سے شادی تک اس گھر میں رہنے کی اجازت مانگی۔

www.novelsclubb.com

شادی کی تیاریوں کی گہما گہمی میں حجاب کی آنکھیں ہر سو ازہاد کو ڈھونڈ رہی تھیں مگر اسے ازہاد کی موجودگی کی کوئی نشانی نہیں ملی ایک سچے اور مخلص دوست کے کھو جانے کا غم حجاب کو اندر ہی اندر گھائل کر رہا تھا اسکے چہرے سے رونق ختم ہو گئی تھی وہ چند ہی دنوں میں مرجھا سی گئی تھی

رات کے بارہ بج رہے تھے تحریم اور صباحت سو رہی تھی مگر حجاب کی متلاشی نگاہیں گھڑی کی ٹک ٹک کے ساتھ جڑی تھی کہ کب دھی رات ہو اور وہ کمرے سے باہر نکلے

جونہی ایک بجا وہ دھیرے دھیرے چلتی کمرے سے باہر آ گئی اندھیرے میں موبائل کی مہین سی روشنی میں وہ صحن کراس کر کے اس کمرے کی طرف بڑھی جہاں پہلے ازہاد رہتا تھا۔اس آسیب زدہ کمرے کے باہر صباحت نے قفل کے ساتھ تعویز باندھے ہوئے تھے۔وہ کسی بھی حالت میں کسی کو بھی کمرہ کھولنے کی اجازت

www.novelsclubb.com

نہیں دیتی تھی مگر آج حجاب کے ہاتھ میں اس کمرے کی چابی تھی۔ حجاب نے کھڑکی سے اندر کمرے میں جھانکا۔

"اذہاد۔" جواب میں کمرے سے کوئی آواز نہیں آئی۔ حجاب نے قفل کھولنے کی کوشش کی تو اسے قفل کے آگے سے تعویز اتارنے پڑے۔ جونہی اس نے تعویزوں کو ہاتھ لگایا، کسی نے اسے جھٹک کے درخت سے دے مارا، اس کے حلق سے چیخ نکلی، تو اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

اچانک انار کے درخت کے پاس گبھیر تاریکی میں دو خوفناک آنکھیں ابھریں حجاب سر تا پا کانپ کے رہ گئی۔ وہ آنکھیں جسامت میں اس قدر بڑی تھیں کہ حجاب کا وجود اس ایک آنکھ میں سما سکتا تھا۔ اس مافوق الفطرت مخلوق کی آنکھوں کے علاوہ اور کوئی حصہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ حجاب کے ہونٹ گنگ ہو گئے۔ وہ پھٹی پھٹی سے ساکت ان آنکھوں کی طرف دیکھتی رہی۔ آنکھوں کے اندر سے گرج دار آواز ابھری۔

www.novelsclubb.com

"کیوں ایک آسیب کی زندگی میں خلل دے رہی ہے۔ مت ڈھونڈ اسے ورنہ اپنا وجود کھو دے گی۔ اذہاد روپ بدل چکا ہے اب وہ تیرے سامنے نوجوان لڑکے کے روپ میں کبھی نہیں آئے گا اپنے کمرے میں واپس چلی جا اور اب اذہاد کو ڈھونڈنے کی کوشش مت کرنا۔"

خوف سے حجاب کی گھگھی بندھ گئی وہ اپنے کمرے کی طرف دوڑی اور کمرے کا دروازہ بند کر کے لمبے لمبے سانس لینے لگی

اسکا چہرہ پسینے سے تر تھا دل کی دھڑکن اس قدر تیز تھی کہ وہ سانس لینے میں گھٹن محسوس کر رہی تھی اسے کچھ سجھائی نہیں دیا تو اس نے سورہ یٰسین نکال کر پڑھنا شروع کر دی اور اسے سینے سے لگا کر بستر میں گھس گئی۔ یہ ڈراؤنی رات بمشکل گزری۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن بھی حجاب ان ڈراؤنی آنکھوں سے خوفزدہ ہوتی رہی اس خوفناک مخلوق کی آواز اسکے کانوں میں گونجتی رہی یہ غم اسکے لیئے سوہان روح بن گیا تھا کہ اس نے اپنے دوست کو کھو دیا ہے۔اس۔کمرے سے ایک آخری امید تھی وہ ختم ہو گئی۔

مسز آفتاب زیدی (عائشہ بیگم) کے گھر پر بھی شادی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں ابھی شادی میں پانچ روز باقی تھے۔زرقا اور مناحل ماں کی مدد کے لئے پہلے ہی آگئی تھیں۔عائشہ بیگم ہاتھ میں موبائل لئے بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہی تھیں۔

"ایک تو میں اس لڑکے سے بہت تنگ ہوں۔میں نے اسے کہا تھا کہ میرے ساتھ اس وقت جیولرز کے پاس جانا ہے اور یہ لڑکا ہے کہ موبائل بھی اٹینڈ نہیں کر رہا۔" عائشہ بیگم نے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے اس کے دوست کا نمبر ملایا۔

"ہیلو! جی زریاب کدھر ہے تمہیں کچھ معلوم ہے۔" جی وہ فارم ہاؤس میں بیٹھا ہے۔" زریاب کے دوست نے بتایا۔

"میں اسے فون کر رہی ہوں، وہ موبائل اٹینڈ نہیں کر رہا.....آنٹی آپ خواہ خواہ پریشان ہو رہی ہیں میں ابھی تھوڑی ہی دیر پہلے فارم ہاؤس سے آیا ہوں دراصل وہ کسی کا بھی فون اٹینڈ نہیں کر رہا۔""کیوں.....؟"

وہ دراصل سٹیفی ہار گیا۔"

"کیا مطلب"

"زریاب کا ڈوگ جرمن شیفرڈ۔ بڑی محنت سے اسے ریس کے لئے تیار کیا تھا اس کے ہارنے پر زریاب بہت پریشان ہے"

یہ سب سن کر عائشہ بیگم کا پارہ اور چڑھ گیا

"تمہیں معلوم ہے کہ زریاب کی شادی میں صرف پانچ روز رہ گئے ہیں۔ میں نے اس کے ساتھ اس وقت جیولر کے پاس جانا تھا تم ابھی اسکے پاس جاؤ اور اسے یاد دلاؤ کہ میں اسکا انتظار کر رہی ہوں"

www.novelsclubb.com

"ایک منٹ ٹھہریے پہلے میں موبائل پر ٹرائی کرتا ہوں شاید وہ اٹھالے"

۔"ٹھیک ہے...." عائشہ بیگم نے فون بند کر دیا۔

کافی دیر کے انتظار کے بعد بھی زریاب کا فون نہ آیا تو عائشہ بیگم نے فارم ہاؤس کے ملازم کو فون کیا

"زریاب کہاں ہے۔"

"بیگم صاحبہ۔۔۔۔صاحب نے کچھ کتے منگائے تھے وہ انکو لے کر گھر ہی آرہے ہیں"

"ٹھیک ہے۔" عائشہ بیگم نے فون بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر میں زریاب کی جیپ پورچ میں آکر رکی۔عائشہ بیگم غصے میں بھری پورچ میں جا کر کھڑی ہو گئی۔دو ملازمین نے کتوں کو جیپ سے اتارا اور ان کی

زنجیریں کھینچتے ہوئے گھر کے ساتھ والے فارم میں لے جانے لگے تو زریاب نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روکا۔

"ٹھہرو۔" یہ کہہ کر عائشہ بیگم کا ہاتھ پکڑ کے کتوں کے قریب لے گیا۔

"یہ دیکھیں ماما! ان کی ٹریننگ میں، میں اب کوئی کمی نہیں رکھوں گا۔" پھر اس نے ملازم سے کہا۔ "جاؤ انہیں فارم ہاؤس میں لے جاؤ اور گھوڑوں کو بھی کچھ کھلا دینا۔"

ملازم کے جانے کے بعد عائشہ بیگم زریاب کے کان کھینچی ہوئی اسے اندر لے گئی۔

"مما کیا ہوا" زریاب ماں کے ساتھ چلتا ہوا بولا اندر کمرے میں لے جانے کے بعد عائشہ بیگم نے زریاب کا کان چھوڑ دیا۔

"میرا قصور تو بتائیں..." زریاب نے سی سی کی آواز نکالتے ہوئے پوچھا

عائشہ بیگم نے غصیلی نظروں سے بیٹے کو سر تا پا دیکھا۔

"صبح باہر جاتے ہوئے میں نے کہا تھا نہ کہ وقت پر آجانا جیلور کے پاس جانا ہے مگر تمہیں۔"

"آئی ایم سوری مما! میرے ذہن سے نہ جانے کیسے یہ بات نکل گئی چلیں آپ تیار ہیں تو ابھی چلتے ہیں۔"

یہ کہہ کر زریاب نے گاڑی پورچ سے باہر نکالی۔

عائشہ بیگم گاڑی میں بیٹھی تو زریاب نے کھڑکی سے جھانکا "سیاہ گھنے بادل چھائے ہیں لگتا ہے رستے میں بارش شروع ہو جائے گی ابھی صرف شام کے پانچ بجے ہیں اور لگتا ہے جیسے غروب آفتاب کا وقت ہو" یہ کہہ کر زریاب گاڑی ہوا میں اڑانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"آہستہ چلاؤ، اتنی تیزی دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

زریاب نے شوخی سے ماں کی طرف دیکھا۔"یہ شادیاں سونے اور قیمتی کپڑوں کے بغیر نہیں ہو سکتیں"

"ہو سکتی ہیں مگر ہمارے خاندانوں میں نہیں ہو سکتیں۔"عائشہ بیگم نے دوٹوک جواب دیا۔

زریاب کی بات سچ ثابت ہوئی۔وہ لوگ گھر سے تھوڑا ہی دور گئے تھے کہ بارش شروع ہو گئی۔زریاب نے خوشی سے نعرہ لگایا۔

"Ya Hoo بارش میں ڈرائیونگ کرنے کا اپنا ہی مزہ ہے۔"

گیلی گیلی سڑک پر گاڑیوں کی جگمگاتی روشنیاں فرنٹ کے شیشے کو مزید مدھم کر دیتی،گاڑیوں کے وائپر مسلسل چل رہے تھے مگر بارش اتنی تیز تھی کہ شیشے سے پانی صاف ہی نہیں ہو پا رہا تھا۔

عائشہ بیگم نے اکتاہٹ سے شیشے کی طرف دیکھا۔

"کس قدر خطرناک ہوتا ہے بارش میں ڈرائیونگ کرنا اور تمہیں خوشی ہو رہی ہے "۔

اسی دوران اچانک ایک چھوٹا بچہ سڑک کے وسط میں زریاب کی گاڑی کی سیدھ میں دھندلا سا دکھائی دیا۔زریاب ہارن دیتا ہوا آگے بڑھتا رہا،اس نے بچے کو قریب سے دیکھا تو اس کے جسم میں جھرجھری دوڑ گئی۔دور سے جو بچہ دکھائی دے رہا تھا وہ ڈیڑھ فٹ قد کے لگ بھگ ایک بونا تھا جس کی شکل انتہائی بھیانک تھی۔

زریاب کے اوسان خطا ہو گئے۔اسے کچھ پتہ نہیں چلا کہ کس طرح وہ بونا اس کی تیز رفتار گاڑی سے ٹکرا گیا۔

وہ فرنٹ شیشے سے ٹکرا کر زمین پر گرا اور فرنٹ شیشہ اس کے لہو میں رنگ گیا۔

زریاب کی گاڑی کی اچانک بریک سے کئی گاڑیوں کے ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچے۔ٹریفک جام ہو گئی۔پولیس زریاب کی گاڑی کے قریب آئی۔

زریاب اور عائشہ بیگم گھبرا کر گاڑی سے باہر نکلے پولیس انسپکٹر نے سخت کلامی کی

"تمہیں ٹریفیک رولز کا کچھ علم بھی ہے کہ نہیں"

زریاب اٹکتے ہوئے بولا "مجھے نہیں پتہ چلا کہ کیسے اچانک وہ بونا میری گاڑی کے آگے آگیا"

عائشہ بیگم بھی پسینہ پونچھتے ہوئے بولی۔ ''میرا بیٹا سچ کہہ رہا ہے وہ بونا کہاں سے اچانک گاڑی کے آگے آگیا"

پولیس انسپکٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''آپ دونوں کی ذہنی حالت درست ہے؟ کون سا بونا، کون سا ایکسیڈنٹ...."

''سر یہ دیکھیں میری گاڑی کا شیشہ.... زریاب نے فرنٹ شیشے کی طرف دیکھا تو وہ شیشہ بالکل صاف تھا اس پر خون کا ایک چھینٹا تک نہ تھا.... زریاب نے اپنی گاڑی کو سامنے سے بھی چیک کیا مگر ایسا کوئی نشان تک نہ تھا جس سے لگے کہ ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔

پولیس نے گاڑی کے کاغذات چیک کیے اور زریاب کو جانے کے لئے کہا۔

"یہ سب کیا تھا مما! آپ نے بھی سب کچھ دیکھا ہے نا۔"

"ہاں زریاب یوں لگتا جیسے وہ صرف ہمیں ہی دکھائی دیا ہے۔ مجھے گھبراہٹ کی ہو رہی ہے تم گھر چلو"

"جیولرز کے پاس نہیں جانا"

"پھر دوبارہ آجائیں گے، نہ جانے آگے ہمارے ساتھ کیا ہو۔

عائشہ بیگم کے کہنے پر زریاب نے گاڑی واپس موڑ لی۔ پورے راستے عائشہ بیگم درود شریف کا ورد کرتی رہی گھر آئی تو آتے ہی ملازمہ سے پانی مانگا اور وہ دونوٹی وی لاؤنج میں بیٹھ گئے

www.novelsclubb.com

"آج جو کچھ ہوا اسکا ذکر کسی سے مت کرنا، شادی والا گھر ہے ایسے تذکرے نہیں ہونا چاہئیں۔" عائشہ نے زریاب کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"جب تک میں یہ بات نو دس لوگوں کو نہیں بتاؤں گا میرا خوف ختم نہیں ہو گا"

زریاب نے اپنے پیشانی سے پسینہ پونچھا

عائشہ بیگم ڈانٹ کر بولی۔

"بچوں جیسی باتیں مت کرو کچھ لوگ جو ہم سے حسد کرتے ہیں وہی اس طرح کے جادو ٹونے کرتے ہیں تاکہ ہماری خوشیاں بدمزہ ہو جائیں۔ایک کام کرو جیولر کو فون کر کے گھر پر بلالو۔اسے کہو جو بھی نئے ڈیزائن آئے ہیں سب لے آئے۔

زریاب نے کہنے کے مطابق جیولر کر گھر بلالیا تقریباً ایک گھنٹے بعد جیولر گھر آ گیا

زریاب اور عائشہ بیگم کے ساتھ زرقا اور مناحل بھی جیولری پسند کرنے میں مشغول ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

"مما! ان چڑیلوں کو کیوں بلالیا ہے، یہ تو اپنے لئے ہی سونا پسند کرتی رہیں گی۔"

زرقا شوخ انداز میں بولی۔

”دو بھائیوں کی شادی ہے۔ ہم دونوں سے ایک ایک سونے کا سیٹ لیں گے۔“

”ٹھیک ہے! مما ان دونوں کو ایک ایک آرٹیفیشل جیولری کا سیٹ دلا دینا۔“

مناحل نے کھا جانے والی نظروں سے زریاب کی طرف دیکھا۔

"کیا کہا تم نے..."

عائشہ بیگم مسکراتے ہوئے بولی "تم دونوں کو تو پتا ہے نہ زریاب کی مزاق کرنے کی عادت ہے۔ تم دونوں اپنے لیئے ایک ایک سیٹ پسند کر لو"

دونوں بہنوں کے چہرے کھل اٹھے جیولری کا کام نبٹانے کے بعد عائشہ بیگم زری کے کپڑوں کے بارے میں مشورہ کرنے لگی.

"کل میں آپکے ساتھ بازار جاؤں گی کام والے کام بھی نبٹا لیں گے" مناحل نے کہا تو عائشہ بیگم کو صبح والا کار ایکسیڈنٹ کا حادثہ یاد آ گیا۔

"مما کہاں کھو گئیں" مما حل نے ماں کے شانے پر ہاتھ رکھا تو انہوں نے جھرجھری لی عائشہ بیگم کے چہرے پر پریشانی کے اثرات واضح ہو گئے زرقا نے انکا ہاتھ تھام کر پوچھا" مما کیا بات ہے کس بات سے پریشان ہیں"

"بس ذرا سی گھبراہٹ ہے کہ اتنا بڑا فنکشن ہے کوئی گڑبڑ نہ ہو۔" یہ سن کر مناحل نے ان کا ہاتھ تھام لیا۔

"ہم دونوں بہنیں ہیں ناسب سنبھال لیں گی۔آپ پریشان نہ ہوب سب ٹھیک سے ہو جائے گا۔"

عائشہ بیگم کے دل میں آیا کہ وہ بیٹیوں سے کھل کر بات کرے مگر وہ اتنا ہی کہہ پائی

۔

www.novelsclubb.com

"کام کاج یا تیاری کی بات نہیں، عجیب طرح کے وسوسے ہیں۔دل چاہتا ہے کہ ان دنوں زریاب اور فیضان گھر سے باہر نہ جائیں مجھے لوگوں کی نظروں سے ڈر لگتا ہے

"۔

"واہ مما! آپ یہ کس طرح کی باتیں کر رہی ہیں۔ لڑکیوں کو تو گھر میں بٹھا سکتے ہیں مگر لڑکوں کو کون گھر میں

بٹھا سکتا ہے۔ آپ بلاوجہ وہم کر رہی ہیں۔ صدقہ دیں، خیرات بانٹیں انشاءاللہ ہماری خوشیوں کو کسی کی نظر نہیں لگے گی۔" زرقا کی یہ بات عائشہ بیگم کے دل کو لگی کہ واقعی صدقہ اور خیرات انسان کو ناگہانی افتاد سے بچا لیتا ہے۔

اگلے روز عائشہ بیگم کا مصروف ترین دن تھا۔ رات کو تیل ابٹن کی رسم تھی۔ زرقا اور عائشہ صبح صبح ہی بازار کے لئے نکل گئیں، انہیں کڑھائی کے لئے دیئے ہوئے کپڑے اٹھانے تھے۔

دوپہر کو زریاب اپنی فیملی کے ساتھ لنچ میں مصروف تھا کہ اسے ملازم نے بتایا کہ کوئی اس سے ملنے آیا ہے

"تم اسے روم میں بٹھاؤ میں ابھی آتا ہوں۔" زریاب نے ملازم سے کہا، ملازم نے انتہائی انکساری سے جواب دیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سر وہ شخص جلدی میں۔ہے کہ آپ کی امانت آپ کو سونپنی ہے۔"زریاب کھانا چھوڑ کر باہر گیراج کی طرف گیا۔

وہ شخص اپنی جیپ کے پاس کھڑا انتظار کر رہا تھا

زریاب اس سے خوش اسلوبی سے ملا۔

"معذرت چاہتا ہوں میں نے آپکو پہچانا نہیں"

"مجھے رؤف صاحب نے بھیجا ہے آپ نے ان سے بل ڈاگ کے لیئے کہا تھا"اس نے جیپ کی طرف اشارہ کیا تو دو ملازم لوہے کی موٹی کی زنجیر سے بندھا چھریرے بدن اور اونچی قامت والا کتا لے کر زریاب کی طرف بڑھے۔اس کے چوڑے جبڑے کو جالی سے باندھا ہوا تھا

www.novelsclubb.com

زریاب نے کتے کا بغور جائزہ لیا۔

"اس میں کون سی خاص بات ہے۔"

اس شخص نے فخریہ انداز میں کہا۔

"دیکھنے میں تو یہ دوسرے شکاری کتوں سے تھوڑا سا ہی مختلف ہے مگر دوسرے کتوں سے بہت آگے ہے۔ آپ اسے ریچھ سے لڑا کر دیکھ لیں ایک جھٹکے میں اسے پھاڑ پھینکے گا۔ اب مجھے اجازت دیں۔" یہ کہہ کر اس شخص نے ملازموں سے کہا کہ کتا فارم ہاؤس بھجوا دیا۔

اس شخص کے جانے کے بعد زریاب دوبارہ گھر والوں کے ساتھ کھانے میں مشغول ہو گیا۔ رات کو ابٹن کا فنکشن بہت دھوم دھام سے ہوا۔ رات گئے تک فنکشن جاری رہا۔ ایک بجے تک یہ رسومات ہوتی رہیں تقریباً دو بجے تک سب مہمان اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ گھر والے اور گھر میں ٹھہرے ہوئے مہمان تھکے ہارے بستروں میں گھس گئے۔ فیضان بھی جا کر اپنے کمرے میں سو گیا۔ زریاب نے بھی اپنے کپڑے تبدیل کئے اور بستر پر براجمان ہو گیا۔ "توبہ ہے یہ فضول

www.novelsclubb.com

رسومات..... شادی کا فنکشن ایک ہی دن میں ہونا چاہیے۔"زریاب اپنے بازوؤں کو-سیدھا کرتے ہوئے چت لیٹ گیا۔

اسکی آنکھیں نیند سے بوجھل ہو رہی تھیں اسے پتہ نہ چلا کب نیند آگئی کہ اچانک کوئی اسکا دروازہ بری طرح پیٹنے لگا

زریاب ہڑبڑا کر اٹھا۔"کون ہے...."

"دروازہ پیٹنے والا جیسے دروازہ توڑنے پر تلا تھا زریاب غصے سے بولتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا۔

"کون ہے جو اسطرح دروازہ پیٹ رہا ہے"

"سر وہ فارم ہاؤس..."ملازم کا سانس اس قدر پھولا ہوا تھا کہ وہ صحیح سے کچھ بول نہیں پا رہا تھا

"کیا بات ہے کہا ہوا فارم ہاؤس کو"

ملازم نے خود کو سنبھالا۔

"سر فارم ہاؤس کے گھوڑے بے قابو ہو گئے ہیں۔ گھوڑوں نے اپنی لگامیں بھی توڑ لی ہیں وہ بری طرح ڈر گئے ہیں جن ملازمین نے انہیں پکڑنے کی کوششیں کی انہیں بھی پٹخ پٹخ کر زخمی کر دیا ہے۔" زریاب برقی سرعت سے فارم ہاؤس کی طرف دوڑا۔ کوٹھی کے باقی ملازمین بھی زریاب کے ساتھ فارم ہاؤس کی طرف دوڑے۔ گھوڑوں کی ہنہناہٹ اور ان کے ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرانے کا شور فارم ہاؤس سے پورچ تک صاف سنائی دے رہا تھا۔ زریاب فارم ہاؤس پہنچا تو گھوڑوں نے جیسے بھونچال مچا رکھا تھا۔ وہ کسی چیز سے ڈر کر بھاگنے کی کوشش میں ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"جلدی سے انہیں ایک ایک کر کے فارم ہاؤس سے باہر نکالو۔" زریاب نے ملازمین سے کہا۔

"مگر....."

"اگر مگر کچھ نہیں، جو میں کہتا ہوں وہ کرو" یہ کہہ کر زریاب گھوڑوں کی بھگدڑ میں کود پڑا۔ زریاب نے ملازمین کے ساتھ مل کر بمشکل گھوڑوں کو باہر نکالا۔

جب فارم ہاؤس میں چار گھوڑے رہ گئے تو زریاب ان کی حرکات کا بغور جائزہ لینے لگا۔ وہ خوفزدہ ہو کے اپنی اگلی دو ٹانگوں کو زمین پر مارتے اور پھر اس طرح ہنہناتے جیسے کچھ بتانے کی کوشش کر رہے ہوں۔ وہ فارم ہاؤس سے باہر جانے کے لئے بے چین ہو رہے تھے۔

زریاب نے ملازم سے پوچھا "یہ کونسے کتے کی آواز ہے"

ملازم نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ "سر یہ نیا کتا ہے جو آج آیا ہے۔ ہمیشہ سے ساتھ والے حصے میں کتے بندھے ہوتے ہیں گھوڑے ان کی غراہٹوں کی آوازیں سنتے رہتے ہیں۔ وہ تو ان آوازوں کے عادی ہیں مگر سچ مانیے جب سے یہ نیا کتا آیا ہے جب ہے تب سے یہ گھوڑے ڈر رہے ہیں۔ مجھے تو لگتا ہے کہ اس کی غراہٹ کے بعد ہی گھوڑوں میں بھگدڑ مچی ہے۔"

کچھ دیر کے لیئے زریاب کسی سوچ میں پڑ گیا پھر اس نے ملازم سے کہہ کر کتے کو فارم ہاؤس کی دوسری منزل پر بندھوا دیا۔

"گھوڑے بے شک کتوں کے عادی ہو سکتے ہیں مگر یہ نئے کتے سے خوفزدہ ہیں" زریاب نے ملازم کو سمجھایا مگر ملازم کے لہجے میں ابھی تک گھبراہٹ تھی۔

"سر اس کتے کا برتاؤ بھی بہت عجیب ہے۔جب سے آیا ہے کچھ نہیں کھا رہا بس مسلسل غرائے جا رہا ہے۔"

"نئے ماحول میں کتے ایسا برتاؤ کرتے ہیں۔تم بس گھوڑوں کا خیال رکھو،انہیں باہر گراؤنڈ میں ہی بندھا رہنے دو۔گھر میں مہمان آئے ہوئے ہیں،اب کوئی شور شرابا نہ ہو۔" زریاب باہر نکلا تو عائشہ بیگم فارم ہاؤس کے باہر کھڑی تھیں۔

"یہ کیسا شور تھا،فارم ہاؤس میں سب ٹھیک تو ہے اور یہ گھوڑے.....یہ گھوڑے یوں باہر گراؤنڈ میں چھوڑ رکھے ہیں۔"

ماں کے سوالوں کے جواب میں زریاب نے انہیں ساری صورتحال بتائی۔ عائشہ بیگم پریشان ہو گئیں۔

"میں ابھی روڈ ایکسیڈنٹ کا واقعہ نہیں بھولی اور اب یہ سب کچھ..."

"اوہ مما! وہ واقعہ تو خوفناک تھا مگر یہ مسئلہ تو عام ہے، گھوڑے خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔"

عائشہ بیگم نے سہمے ہوئے گھوڑوں کی طرف دیکھا۔ "میرا دل ڈوب رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے پراسرار واقعات کسی بڑی ناگہانی آفت کی طرف اشارہ ہے۔"

تم تو جانتے ہو کہ فیضان کی بیوی کے مرنے کے بعد میں نے جہاں بھی فیضان کے رشتے کی بات چلائی کوئی نہ کوئی انہونی ہوئی ہے ایک سال پہلے میں نے جس لڑکی کی فیضان کے سات منگنی کی تھی نہ جانے کیسے اس کا قتل ہوا تھا۔

زریاب نے ماں کے کندھوں میں باہیں حائل کر لیں اور انہیں اندر لے گیا

"اس بار ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ آپ خدا پر بھروسہ رکھیں" زریاب نے ماں کو سمجھایا۔

ادھر صباحت کے گھر ابٹن کی رسم کے بعد سب مہمان گہری نیند سو چکے تھے۔ حجاب اپنے کمرے میں کھڑکی کے پاس کھڑی باہر لان میں پڑے جھولے کو مسلسل دیکھ رہی تھی۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ آج پھر یہ جھولا زور سے ہلے اور اذہاد پھر سے غیبی سے مادی وجود میں اس کے سامنے آ کو اسے چونکا دے

اسکی جھولے پر ٹھہری ہوئی آنکھیں بھیگ گئیں۔

"ایک بار تو آؤ اذہاد ایسی بھی کیا ناراضگی تمہاری دوست بھرے میلے میں تنہا ہے دیکھو میں نے پیلا جوڑا پہن لیا ہے۔ آج میری ابٹن کی رسم تھی، کل میرے ہاتھوں میں مہندی لگے گی۔ آج سب لوگ بہت خوش تھے مگر خوشیوں بھرے ان

قہقہوں میں میری مسکراہٹ کہیں گم ہو گئی مگر میری ان محسوسات کا کسی کو شائبہ تک نہ ہوا، میرا چہرہ پڑھنے والا دوست جو میرے پاس نہیں تھا۔"

حجاب انہیں سوچوں میں گم بستر پر براجمان ہو گئی۔

عائشہ بیگم نے اپنے دونوں بیٹوں کی مہندی بہت شاندار طریقے سے کی۔

صباحت نے بھی مہمانوں کی خاطر داری میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

حجاب اور تحریم مہندی کے پیلے جوڑوں میں اور ان پھولوں کے گہنوں میں بہت پیاری لگ رہی تھیں۔ حجاب کے خاندان کے لوگوں نے مختلف پروگرامز ترتیب دے کر فنکشن کی رونق کو چار چاند لگا دیئے۔ رات گئے فنکشن رہا

فیضان کی پھوپھو ملازموں سے خاص خاص کام کروانے کے لئے گھر پر ہی ٹھہر گئیں۔ دو گھر کی سٹینگ کروا رہی تھی۔ ایک ملازم آرٹیفیشل پلانٹ لے کر فیضان کے کمرے کے قریب آیا۔

"خالہ جی! یہ ملار کھ دوں۔ بیگم صاحبہ نے کہا تھا کہ فیضان صاحب کے کمرے کے باہر یہ پلانٹ رکھنا۔"

پھوپھو نے اثبات میں سر ہلایا۔

فیضان کے کمرے سے عجیب سی آوازیں سنائی دیں۔ وہ دروازہ کھول کر اندر چلی گئی۔ کمرے کی ہر چیز اپنی جگہ پر تھی کمرے میں کوئی نہیں تھا

ملازم نے باہر پوچھا۔"کوئی اور کام ہے تو بتا دیں"

فیضان کی پھوپھو کمرے سے باہر آ گئیں۔

"نہیں۔ بس تم جاؤ، ایسا لگ رہا تھا کہ کمرے میں کوئی ہے مگر کمرے میں کوئی نہیں"

www.novelsclubb.com

"بی بی جی! آپ کا وہم ہو گا۔ بھلا کمرے میں کون جائے ہیں، باقی تو سارے مہندی لے کر گئے ہیں۔"

"اچھا اچھا، جاؤ اپنا کام کرو۔" وہ ملازم کی تفصیلات سے چڑ کر بولی۔

مہندی کا فنکشن اپنی پوری رونق اور آب و تاب کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ صبح ہوتے ہی عائشہ بیگم نے بکرا ذبح کروا کے غریبوں میں بانٹ دیا۔ پھر وہ مہمانوں کے ناشتے میں مصروف ہو گئیں۔ زرقاں کے ساتھ کچن میں ہاتھ بٹانے لگیں۔

"مما! صدقہ دینے کے بعد دل کو تسلی ہو گئی ہے۔ بارات جانے سے پہلے یہ کام بہت ضروری تھا، دو بھائیوں کی اکٹھی شادی ہے۔ لوگوں کی نظروں سے خدا بچائے رکھے۔"

عائشہ بیگم نے کچن کے باہر دیکھا کہ کوئی ان دونوں کی باتیں تو نہیں سن رہا۔ پھر وہ سرگوشی کے انداز میں بولیں۔ "میں فیضان کے رویے سے بہت خوفزدہ ہوں، مہندی اور ابٹن کے فنکشن میں وہ اس طرح گم صم بیٹھا ہے جیسے یہ شادی اس کی مرضی کے خلاف ہو رہی ہے۔ نہ جانے حجاب سے وہ کیا برتاؤ کرے گا"

زرقا نے قریب ہو کے جواب دیا۔

"مما! آپ کیا بھول گئی ہیں کہ جب آپ نے فیضان سے حجاب کے رشتے کی بات کی تھی تو اس نے کتنا ہنگامہ برپا کیا تھا کہ وہ کسی بھی لڑکی سے شادی نہیں کرے گا مگر آپ کے مجبور کرنے پر وہ یہ کہہ کر رضامند ہو گیا تھا کہ اب اگر آپ کی یہی ضد ہے تو پوری کر لیں۔ اس کے بعد فیضان بھائی نے اس رشتے کے بارے میں کوئی بات نہیں کی۔ مگر آپ کہتی تھیں مجھے حجاب پر پورا بھروسہ ہے تو پھر سے کیوں پریشان ہوتی ہیں۔"

"ہاں شاید تھوڑی دیر کے لیئے میں بھول گئی تھی میں تو فیضان کے چہرے پر ایسی ہی خوشی دیکھنا چاہتی تھی جیسی زریاب کے چہرے پر تھی۔" مناحل کچن میں داخل ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"مما! اگر ناشتہ بن گیا ہے تو جلدی سے مہمانوں کو دیں پاپا کہہ رہے ہیں کہ بارات کی روانگی میں دیر نہیں ہونی چاہیے۔"

"ابھی تو ناشتہ تیار نہیں ہوا خانساماں بازار اے کچھ سامان لینے گیا ہے تم آؤ ذرا زرقا کے ساتھ مل کر برتن نکالو، میں دیکھ کر آتی ہوں کہ ملازمہ نے بستر سمیٹے ہیں یا نہیں۔"

دونوں بہنیں مل کر برتن نکالنے لگیں۔اتنی دیر میں خانساماں سامان لے آیا، دونوں نے مل کر اس کے ساتھ ناشتے کی تیاری کی، سارے کام ٹائم پر ہو گئے اور بارات مقررہ ٹائم پر روانہ ہو گئی۔

صباحت بیٹی کی شادی کی خوشی میں برقی سرعت سے کام نبٹا رہی تھی۔احساس ذمہ داری نے اس کے جسم سے بڑھاپے کے اثرات جیسے ختم کر دیئے تھے۔آج وہ جیسے اپنی ہر بیماری بھولی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

لڑکیاں ڈھولک کی تھاپ پر شادی بیاہ کے روائتی گیت گا رہی تھیں۔صباحت ان سے مخاطب ہوئی۔

"تحریم اور حجاب بیوٹی پارلر گئے ہیں بارات وہاں سے چل پڑی ہے۔ وہ دونوں ابھی تک کیوں نہیں آئیں"

ایک لڑکی دوڑتی ہوئی صباحت کے قریب آئی

"حجاب اور تحریم تیار ہو کے آگئی ہیں۔" ڈھولک کے قریب بیٹی لڑکیاں ڈھولک چھوڑ کے غل مچاتی ہوئی انہیں دیکھنے چلی گئیں۔ ان دنوں کو ہال میں بٹھا دیا۔ ساری لڑکیاں حجاب اور تحریم کے گرد جمع ہو گئیں۔

صباحت اپنی بیٹیوں کو اس روپ میں دیکھنے کے لیے بے چین تھی۔ صباحت بے تابی سے لڑکیوں کو پیچھے کر کے اپنی بیٹیوں کو دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"بھئی پیچھے ہٹ جاؤ، اماں آئی ہیں۔" ثانیہ نے آگے بڑھ کر لڑکیوں کو پیچھے کیا۔

صباحت نے اپنی بیٹیوں کو اس روپ میں دیکھا تو بس دیکھتی رہ گئی۔ دیدہ زیب لہنگوں میں خوبصورت میک اپ کے ساتھ قیمتی زیورات میں وہ دونوں پریوں سے کم نہیں لگ رہی تھیں۔ صباحت نے ان دونوں کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

"تمہارے چمکتے چہروں کی طرح تمہارا نصیب بھی چمکتا رہے"

حجاب نے ماں کا ہاتھ تھام لیا۔ "آپ ہمارے پاس بیٹھیں"

"میری جان بارات آنے والی ہے۔ ابھی بہت کام پڑا ہے۔" صباحت نے اس کے گرد بانہیں حائل کر دیں

تھوڑی دیر تک بارات بھی پہنچ گئی۔ باراتیوں کے استقبال کے بعد انہیں کھانا پیش کیا گیا۔ پھر مسکراہٹوں اور خوشیوں بھری اس رونق میں ساری رسومات ادا کی گئیں۔ مگر جب رخصتی کا وقت آیا تو خوشیوں بھری سب کی آنکھیں آنسوؤں میں ڈوب گئیں۔ قرآن پاک کی چھاؤں میں دونوں بہنیں پیا گھر سدھار گئیں۔

دونوں بہنیں اپنے سسرال پہنچیں تو ان کا بڑے والہانہ انداز سے استقبال کیا گیا۔ پوری کوٹھی آتش بازی کے شعلوں میں نہا گئی دونوں جوڑے سٹیج پر پہنچے تو وہاں پھر سے رسومات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ دونوں بہنیں ان رسموں سے تھک گئی تھیں۔

ثانیہ ان دونوں کے ساتھ تھی تحفے اور چھوٹی چھوٹی رسومات کا سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا۔ حجاب اور تحریم کو ان کے کمرے میں لے جانے لگے تو بہنیں راستہ روک کے کھڑی ہو گئیں کہ ان کے ہاتھوں میں کچھ رکھیں گے تو کمروں میں جانے دیں گے۔ عائشہ بیگم نے اس رسم کے لیے دو انگوٹھیاں پہلے ہی بنا کر رکھی تھیں۔

دونوں بھائیوں نے بہنوں کو انگوٹھیاں دے کر یہ آخری رسم بھی پوری کر دی۔

www.novelsclubb.com

دونوں دلہنوں کو ان کے کمروں میں بٹھا دیا گیا۔

عائشہ بیگم نے نظر بھر کر حجاب کو دیکھا اور کہا

"اب یہ گھونگھٹ میرا بیٹا ہی اٹھائے گا۔" حجاب شرما کر اپنے آنچل میں سمٹ گئی۔

کمرے سے باہر جاتے ہوئی انہوں نے فیضان سے کہا۔ "بیٹا، بہو کا خیال رکھنا۔"

فیضان نے جواب میں کچھ نہیں کہا اور کمرے کا دروازہ لاک کر لیا۔

فیضان صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے سگریٹ کی ڈبی نکالی اور سگریٹ سلگا کے اس کے کش لینے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس نے پانچ سگریٹس دھویں میں اڑا دیئے۔

حجاب گھونگھٹ میں سے متعجب نظروں سے فیضان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ سگر بیٹوں کے دھوئیں نے کمرے کا ماحول آلودہ کر دیا۔ حجاب کو سگریٹ کے دھوئیں سے الرجک تھی اس کا سانس لینا دشوار ہو گیا۔ وہ کھانسنے لگی۔ فیضان کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ بکھر گئی۔ اس نے اپنی سگریٹ ڈبی اور ایش ٹرے اٹھائی اور حجاب کے قریب آکر بیٹھ گیا۔

حجاب بری طرح کھانس رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

فیضان نے اس کا گھونگھٹ اٹھایا اور جلتی ہوئی سگریٹ اس کے چہرے کے قریب کر دی۔

آنکھوں میں اس جلی سگریٹ کا دھواں پڑنے کے باعث حجاب نے چندی چندی نظروں سے فیضان کی طرف دیکھا۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں، پلیز آپ سگریٹ نہ پیئیں۔"

ابھی حجاب اتنا ہی کہہ پائی تھی کہ فیضان نے جلتی ہوئی سگریٹ اس کے چہرے پر لگا دی۔ حجاب چیخ اٹھی۔

حجاب نے خوفزدہ نظروں سے فیضان دیکھا تو اس کے لب کانپنے لگے۔ "آپ کو اگر میری بات بری لگی ہے تو معاف کر دیں مگر ایسا ظلم نہ کریں۔"

اس درندہ صفت انسان نے حجاب کو اپنے بازوؤں کے حصار سے جکڑ لیا پھر دوپٹہ اس کے منہ پر ٹھونس دیا۔

"یہ تمہاری منہ دکھائی ہے" یہ کہہ کر فیضان نے تین چار سگریٹ سلگائے اور ان سے حجاب کا چہرہ جگہ جگہ سے جلا دیا۔ تکلیف کی شدت سے حجاب کا چہرہ سرخ ہو گیا اس کی آنکھیں ابل پڑیں مگر اس کی چیخیں اس کے اندر ہی گھٹ کر رہ گئیں۔

اسی دوران فیضان کو کھڑکی کے باہر آہٹیں سنائی دیں

اس نے حجاب کے ہاتھ بیڈ سے باندھے اور کھڑکی کی پرف قدم بڑھائے

اس نے تھوڑی سی کھڑکی کھول کر باہر لان میں نظر دوڑائی۔ باہر سناٹا تھا اسے کوئی نظر نہیں آیا۔ اس نے دوبارہ کھڑکی بند کر دی اور حجاب کے پاس بیٹھ گیا۔ حجاب کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے۔ اس نے اپنی سفاک نظروں سے حجاب کی طرف دیکھا۔ ''تم کیوں روپ بدل بدل کر میری زندگی میں آجاتی ہوں۔ ایمن! میں نے تمہیں دو سال پہلے موت کے

گھاٹ اتار دیا تھا مگر تم بار بار زندہ کیوں ہو جاتی ہو۔ پچھلے سال تم نے ایک لڑکی کا روپ دھار کر میری زندگی میں آنے کی کوشش کی تو میں نے تمہیں ایک بار پھر

قتل کیا اور آج تم حجاب کا روپ لے کر میری زندگی میں آ گئی ہو۔ آج پھر میں تمہیں موت کی نیند سلا دوں گا۔"

حجاب پھٹی پھٹی آنکھوں کے ساتھ نفی کے انداز میں سر ہلاتی رہی کہ وہ ایسا نہیں ہے مگر فیضان بپھرے ہوئے شیر کی طرح حجاب پر برس رہا تھا۔ میں تمہیں کس قدر چاہتا تھا تم نے مجھے دھوکا دیا، اپنی شادی شدہ زندگی کو تم نے اپنی بدکرداری کے اندوہناک اندھیرے میں ڈبو دیا۔

یہ کہہ کر فیضان نے تکیہ حجاب کے منہ پر رکھ دیا۔۔

حجاب کا سانس رک گیا وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگی۔ تکلیف سے بیڈ پر زور زور سے ٹانگیں مار رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اچانک کمرے میں بھونچال آ گیا الماریوں میں سجے ڈیکوریشن پیس دھڑام دھڑام سے زمین پر گرنے لگے کھڑکیاں دروازے زور زور سے بجنے لگے فیضان حواس

باختہ ادھر ادھر دیکھنے لگا مگر وہ اپنے ارادے سے باز نہیں آیا۔اس نے تکیے پر اپنی گرفت اور مضبوط کر دی۔

حجاب کی تڑپتی ہوئی ٹانگیں اب کمزور پڑنے لگیں جیسے زندگی اسکا دامن چھوڑ کر جا رہی ہو۔

اس وقت ایک دھماکے کے ساتھ سامنے بڑی کھڑکی کا شیشہ ٹوٹا اور ایک خوفناک کتا اس کھڑکی سے ہوا کو چیرتا ہوا فیضان پر کود پڑا۔

وہ خونخوار کتا فیضان کے جسم کا گوشت نوچنے لگا حجاب بے سدھ بے ہوش پڑی تھی بیڈ کی چادر فیضان کے خون میں رنگ گئی۔

فیضان کی چیخ و پکار سن کر بہت سے لوگ دروازہ توڑنے کی کوششیں کرنے لگے۔

زریاب اور عائشہ بیگم بھی چلا رہے تھے۔

•●•●•●•●•●•●•●•●•

"فیضان! کیا ہوا.....؟" جب تک زریاب نے دروازہ توڑا، کتے نے فیضان کو ادھ موا کر دیا تھا۔ زریاب اور عائشہ بیگم اندر آئے تو عائشہ بیگم چیخ مار کر زریاب سے لپٹ گئی اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگی۔

فیضان کے جسم کا گوشت جگہ جگہ سے نوچ لیا گیا تھا کسی نے اسکا چہرہ مسخ کر دیا تھا نقوش چیر کے رکھ دیئے تھے

زریاب حواس باختہ بھائی کا سانس چیک کرنے لگا کہ وہ زندہ بھی ہے... کہ نہیں۔

دوسرے لوگوں نے کمرے کی تلاشی لی کمرے میں حجاب اور فیضان کے علاوہ کسی اور شخص کی موجودگی کی کوئی نشانی نہیں تھی۔

بڑی کھڑکی کا شیشہ جو چکنا چور ہو گیا تھا اب صحیح حالت میں تھا

زریاب نے اپنے کزنز کی مدد سے فیضان کو گاڑی میں ڈالا

"یہ تو کسی درندے کا کام لگتا کسی جانور نے۔سے بھائی کا پورا جسم زخمی کر دیا ہے۔"

زریاب کا دل بھائی کے زخموں پر روتا رہا۔ایک عورت حجاب کے قریب آئی۔

"ارے کوئی دلہن کو تو دیکھے، کیسے بے ہوش پڑی ہے، جاؤ اسکی بہنوں کو بلاؤ انہیں خبر نہیں ہوئی کہ یہاں کیا قیامت گزر گئی۔"

عائشہ بیگم کسی پتھر کی مورتی کی طرح کھڑی حجاب کی طرف حقارت بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔

"کیا ہوا ہے اس کے جسم پر تو خراش تک نہیں آئی..."

عورت نے حجاب پر پانی پھینکا تو وہ ہوش میں آ گئی۔

ثانیہ اور تحریم کمرے میں آئیں تو حجاب ثانیہ سے لپٹ گئی۔اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امنڈ آیا۔

www.novelsclubb.com

ثانیہ نے حجاب کو اپنے کندھوں سے دور کر کے اسے شانوں سے پکڑتے ہوئے پوچھا۔حجاب! میر سب کیسے ہوا....؟

حجاب کانپتی ہوئی آواز میں ہچکیاں لیتے ہوئے بولی۔

"ایک خونخوار کتا کھڑکی کا شیشہ توڑ کے اندر آیا اور فیضان پر جھپٹ پڑا۔ میں نے بس اتنا ہی دیکھا اس کے بعد کیا ہوا مجھے کچھ پتہ نہیں۔"

عائشہ بیگم کسی جوالا مکھی کی طرح پھٹی۔

"کون سا شیشہ، سامنے کھڑکی کا، وہ تو جوں کا توں ہے وہ تو کہیں سے نہیں ٹوٹا، ساری کھڑکیاں اور دروازے اندر سے بند تھے۔ بند کمرے میں کسی درندے نے میرے بیٹے کو چیر پھاڑ کر دی اور تم کہتی ہو کہ تمہیں کچھ نہیں پتہ۔ یا تو تم کوئی جادوگرنی ہو یا بدکردار عورت جس نے کسی کو اندر بلا کے میرے بیٹے کا ایسا حال کروایا اور پھر اسے بھگا کے کنڈی لگا دی۔"

www.novelsclubb.com

"آنٹی آپ" ثانیہ کچھ کہنے لگی تھی کہ عائشہ بیگم نے اسے روک کر کہا

"مجھے کچھ نہیں سننا شرافت سے اپنی بہن کو اپنی مس کے پاس چھوڑ آؤ ورنہ میں اس نئی نویلی دلہن کو پولیس کے حوالے کر دوں گی۔ باہر گاڑی کھڑی ہے ڈرائیور سے کہہ دو وہ تمہیں چھوڑ آئے گا۔ میں اس منحوس کی صورت اس گھر میں دیکھنا نہیں چاہتی"

حجاب رو رہی تھی اس حالت میں کون اسکی بات کا یقین کرتا کہ فیضان اسکی جان لینا چاہتا تھا تحریم دلہن کے روپ میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ سب دیکھ رہی تھی عائشہ بیگم نے تحریم کی طرف دیکھا

"تم اپنے کمرے میں جاؤ۔"

تحریم کچھ بولے بغیر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ حجاب واش روم گئی۔ اس نے دلہن کا لباس اتار کر سادے کپڑے پہن لیے۔ دلہن کا جوڑا اور زیورات اس نے عائشہ بیگم کے سامنے رکھ دیئے اور ثانیہ سے بولی۔

"چلو ثانیہ"

"اپنی کوئی چیز نہیں لے کر جاؤ گی۔۔" عائشہ بیگم نے لمبا سانس کھینچا۔

حجاب نے اپنی بھیگتی آنکھوں سے عائشہ بیگم کی طرف دیکھا جو اسے اس وقت بہت اونچائی پر نظر آ رہی تھی۔ وہ کانپتے ہونٹوں سے بولی۔

"میں یہاں سے بس اپنی بدنصیبی ہی لے کر جا رہی ہوں۔" عائشہ بیگم نے سر جھٹک کر دوسری طرف کر لیا۔

ثانیہ حجاب کو لے کر گاڑی میں بیٹھ گی۔ گاڑی میں بیٹھنے تک عورتیں طعنوں کے پتھر حجاب پر برساتی رہیں۔ حجاب اپنی گھائل روح کے ساتھ کوٹھی سے نکل گئی۔

ادھر صباحت ہر بات سے بے خبر مہمانوں کے بستر لگانے میں مصروف تھی اسے بیٹیوں کے جدا ہونے کا غم بھی تھا مگر خوشی اس بات کی تھی کہ دونوں بیٹیوں کی رخصتی عزت کے ساتھ ہو گئی اور سسرال بھی اچھا ملا۔

وہ خوشی اور غم کی کیفیت میں اپنی سوچوں میں مگن تھی کہ باہر گاڑی رکی

صباحت کا بھانجا دوڑتا ہوا صباحت کے پاس آیا۔

"خالہ حجاب آپی اور ثانیہ آئی ہیں حجاب آپی تو بہت رو رہی ہیں"

"یا اللہ خیر"

ثانیہ اور حجاب گھر کی چوکھٹ پر پہنچیں تو خاندان کی عورتوں نے انہیں گھیر لیا سولوں کی بوچھاڑ سے حجاب مزید گھبرا گئی۔

صباحت عورتوں کو پیچھے کرتے ہوئے بیٹی کے قریب آئی اور اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیتی ہوئی اندر لے گئی اور اس کے کمرے میں لے جا کر اسے بیڈ پر بٹھایا۔

صباحت نے ثانیہ کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"حجاب کے لیے پانی لاؤ اور جو باہر خاندان کی عورتیں انہیں سمجھا دینا کہ اندر نہ آئیں، حجاب نے آرام کرنا چاہتی ہے"

تھوڑی دیر کے بعد ثانیہ پانی کا گلاس لے کر حجاب کے پاس آئی۔

حجاب نے پانی پیا تو اس کے خشک لب تر ہوئے اور وہ بات کرنے کے قابل ہوئی۔

صباحت نے حجاب کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"کیا ہوا میری بچی...." حجاب ان کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ماں کا آنچل حجاب کے آنسوؤں سے بھیگ گیا۔

تایا کہ اس

حجاب نے اپنے آنسوؤں سے اتنا تو سمجھا دیا کہ اسکا گھر نہیں بس سکا

صباحت نے ثانیہ کی طرف دیکھا

"میرا دل ڈوبا جا رہا ہے آخر تم ہی بتاؤ کچھ کیا بات ہوئی ہے"

www.novelsclubb.com

ثانیہ نے ساری بات صباحت کو بتائی پھر تیکھی نظروں اے حجاب کو دیکھا

"میں صرف اتنا جانتی ہوں باقی سچائی آپ اپنی بیٹی۔سے پوچھیں"

صباحت کا سر چکرانے لگا اسکے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی

"اتنا کچھ ہو گیا، یا اللہ اتنی تھوڑی دیر میں یہ کیا قیامت ٹوٹ پڑی۔

ثانیہ نے ماں کو پانی پلایا۔"اماں ہم کیا کریں"

صباحت نے حجاب کو ہاتھوں سے تھاما

"حجاب! تو کہتی ہے ایک خونخوار کتے نے فیضان کے جسم کی چیر پھاڑ کر کے رکھ دی اور پھر جس شیشے کو توڑ کر وہ درندہ صفت جانور اندر آیا تھا۔ وہ شیشہ اپنی اصلی حالت میں واپس آ گیا اس درندہ صفت جانور کی فیضان کے کمرے سے کوئی نشانی بھی نہیں ملی"

"اماں، فیضان کے جسم پر تو اس خونخوار پنجوں کے نشان ہیں نا" حجاب چلائی اور پھر وہ ماں کو پوری بات بتانے لگی کہ کس طرح فیضان نے اپنی بیوی کو اور لڑکی کو موت کے گھاٹ اتارا۔

"اماں، فیضان نے مجھے بہت اذیتیں دیں، یہ دیکھیں میرا چہرہ جو جگہ جگہ سے جھلسا ہوا ہے۔ میرے منہ پر تکیہ رکھ کر مجھے موت کی نیند سلا رہا تھا میں خود کو بچانے کے لئے تڑپ رہی تھی۔ آخر جسم نڈھال ہونا شروع ہو گیا اس سے پہلے کہ زندگی کا دامن میرے ہاتھ سے چھوٹتا ایک خونخوار کتا کھڑکی کا شیشہ توڑ کر کمرے میں داخل ہوا اور فیضان پر جھپٹ پڑا اس کے بعد کیا ہوا مجھے کچھ ہوش نہیں۔"

ثانیہ سکتے کی سی کیفیت میں حجاب کی ساری بات سن رہی تھی۔ "تم نے یہ سب آنٹی عائشہ کو کیوں نہیں بتایا۔" ثانیہ نے تعجب بھرے لہجے میں کہا۔

حجاب نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

"وہ حالات تھے کہ کوئی میری بات سنتا؟"

www.novelsclubb.com

ثانیہ نے آگے بڑھ کر حجاب کو بستر پر لٹا دیا اور اس کے اوپر چادر دے دی۔

"تم آرام کر لو اب میں باہر جا کر مہمانوں کو سنبھالتی ہوں" صباحت، حجاب کا سر دابنے لگی۔

صباحت کو ثانیہ کی بلند آواز میں میں بات کرنے کی آواز آئی جیسے وہ کسی سے جھگڑ رہی ہو صباحت حجاب کو کمرے میں چھوڑ کر باہر آئی تو ثانیہ خاندان کی عورتوں کے سوالوں سے تنگ گستاخانہ انداز میں بول رہی تھی صباحت نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔

"یہ کیا طریقہ ہے بڑوں سے بات کرنے کا"

"ایک تو ہم پہلے ہی اس قدر پریشان ہیں اوپر سے ان لوگوں کے سوالات....."

صباحت ثانیہ کو کھینچ کر کمرے میں لے گئی۔ حجاب اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"کیا بات ہے ثانیہ۔" ثانیہ نے بغیر سوچے سمجھے لفظوں کے تیر چلا دیئے۔

"باہر کوئی بھی تمہاری من گھڑت کہانی پر یقین نہیں کر رہا۔ ہم سب جانتے ہیں کہ تم اس شادی سے خوش نہیں تھی۔ شادی سے انکار کر دیا ہوتا مگر یوں دو خاندانوں کو برباد مت کرتی"

حجاب کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ "تم بھی ثانیہ." ثانیہ نے سرد مہری سے سر کو جھٹکا۔

"گھر سے باہر ہاسٹل میں رہنے والی لڑکیوں کے بارے میں کون کیا جانے..."

صباحت نے ثانیہ کے منہ پر تھپڑ رسید کیا۔

"بکواس بند کرو تم اپنی بہن کے کردار پر شک کر رہی ہو...." ثانیہ کچھ جواب دیئے بغیر کمرے سے باہر چلی گئی۔

صباحت جیسے کھڑے کھڑے زمیں پر گر گئی۔ "یا اللہ اور کتنے دکھ ہیں ہمارے نصیب میں۔ اب تو ان بوڑھی آنکھوں کے آنسو بھی سوکھ گئے ہیں۔" اس نے چارپائی کی پائینتی سے اپنا سر ٹیک دیا۔

"بڑھاپا کچھ نہیں کہتا میرے رب! اولاد کے غم اسے روگ بنا دیتے ہیں۔"

حجاب نے سوچا جو اپنے خاندان کے لئے خوشیاں سمیٹنے نکلی تھی آج ان کے لئے غم کا باعث کیسے بن گئی۔ سب سے بہتر تو یہ تھا کہ میں فیضان کے ہاتھوں قتل ہو جاتی ۔آج جو داغ میرے دامن میں لگ گیا وہ تو نہ لگتا

تحریم کا فون آیا تو صباحت سے اس کی بات ہوئی۔ صباحت کافی دیر تک دل کا بوجھ ہلکا کرتی رہی پھر اس نے تحریم سے حجاب سے ملنے کی بات کی تو حجاب نے ماں سے فون لے لیا۔

"تحریم! تمہاری بہن بہت اکیلی رہ گئی ہے۔ بالکل ٹوٹ پھوٹ گئی ہے اپنی اس غمزدہ بہن سے ملنے نہیں آؤ گی"

www.novelsclubb.com

کچھ دیر تحریم خاموش رہی پھر وہ جس لہجے میں بولی وہ حجاب کے لیے غیر متوقع تھا۔

"تم نے مجھے اپنے سسرال میں جتنا رسوا کرنا تھا کر لیا، اب اگر چاہتی ہو میرا گھر بسا

ہے تو مجھے اپنی صورت مت دکھانا۔اماں سے میں کسی نہ کسی طریقے سے مل لیا کروں گی مگر تم سے میرا اب کوئی تعلق نہیں ہے۔"

ریسیور حجاب کے ہاتھ سے چھوٹ گیا صباحت نے تحریم کی بات سن لی تھی اس نے حجاب سے کچھ کہے بغیر ریسیور فون پر رکھ دیا

مغرب کے بعد صباحت خاموش سے جا کر اپنے بستر پر لیٹ گئی۔گھر کے مہیب سناٹے میں عجیب سا سکوت چھایا تھا غموں کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ماں بیٹی کو صحن کی لائٹس آن کرنے کا بھی ہوش نہ رہا۔حجاب کپڑے سمیٹے صحن میں آئی تو اندھیرا دیکھ کر اسے ماں کی فکر ہوئی۔

"اماں تو ہمیشہ مغرب کے وقت لائٹس آن کرتی ہیں یا مجھے کہہ دیتی ہیں،اماں نے مجھے بھی نہیں کہا۔"

اس نے صحن کی لائٹ جلائی اور صباحت کے کمرے میں آگئی۔صباحت نے حجاب کو کمرے میں آتے۔ہوئے دیکھا تو خشک ہونٹوں کو سکیڑتے ہوئے بمشکل بولی

"پانی"

حجاب نے فوراجگ میں سے پانیگلاس میں ڈالا... فوراماں کی طرف بڑھی۔

صباحت اس قدر نڈھال تھی کہ خود سے اٹھ نہ سکی اس نے اسے سہارا دے کر بٹھایا اور اسے پانی پلایا۔صباحت کا جسم سرد پڑ رہا تھا آنکھیں بوجھل ہو رہی تھیں۔حجاب نے جلدی سے ڈاکٹر کو فون کیا۔تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر آگیا

ڈاکٹر نے صباحت کا معائنہ کیا اور پھر فوری انجکشن دیا اس کے ساتھ نرس بھی تھی جس صباحت کو ڈرپ لگا دی تھی

حجاب بہت پریشان تھی۔

"آخر اماں کو کیا ہوا ہے۔۔۔"حجاب نے ڈاکٹر سے پوچھا۔ڈاکٹر نے حجاب کو کمرے سے باہر آنے کا اشارہ کیا۔حجاب،ڈاکٹر کے ساتھ کمرے سے باہر چلی گئی۔ڈاکٹر نے انتہائی تحمل سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اب آپ کی والدہ خطرے سے باہر ہیں آپ کی امی کا بلڈ پریشر اس قدر LOW ہو گیا تھا کہ انہیں فوری ٹریٹمنٹ نہ ملتی تو ان کی جان کو خطرہ تھا۔اس ڈرپ کے بعد ان کا بلڈ پریشر ٹھیک ہو جائے گا۔یہ پہلے جیسی بھی ہو جائیں گی مگر آپ نے دھیان کرنا ہے کہ انہیں کسی قسم کا شاک نہ لگے اور ان کو دوائیں بروقت کھلائیں۔باقی خدا خیر کرے گا، میں چلتا ہوں۔"

نرس نے حجاب کو ڈرپ بند کرنے کے بارے میں سمجھایا اور پھر وہ بھی چلی گئی۔

رات بھر حجاب ماں کے سرہانے بیٹھی رہی۔صبح ہوئی تو صباحت کی طبیعت قدرے بہتر تھی۔

حجاب نے اپنے لیے اور ماں کے لئے ناشتہ بنایا اور ماں کے پاس ٹرے لے کر بیٹھ گئی مگر تذبذب سی کیفیت میں کسی سوچ میں بھی ہوئی تھی۔

"اماں، ناشتہ کر لیں.."حجاب نے ٹرے صباحت کی طرف بڑھائی۔

''حجاب میرا موبائل اٹھادو''صباحت نے پریشان لہجے میں کہا۔

"آپ نے اتنی صبح کس سے بات کرنی ہے پہلے ناشتہ کر لیں۔''

"میرا ناشتے کا موڈ نہیں تم بس میرا موبائل لادو"

حجاب نے صباحت کو موبائل دیا۔

صباحت نے موبائل سے نمبر ملایا۔

وہ کسی خاتون سے بات کر رہی تھیں۔

''ہیلو رفعت کیا حال ہے، بچے کیسے ہیں، خاوند کیسا ہے"

رفعت نے آگے سے گلے شکوے شروع کر دیئے صباحت نے ندامت بھرے لہجے میں جواب دیا

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں کیا بتاؤں کہ میں کس قدر مصروف تھی۔ایک ماہ پہلے تم نے بتایا تھا کہ تم نے اپنا پرانا گھر چھوڑ کر نیا گھر لیا ہے۔دل تو بہت چاہتا ہے تمہارا نیا گھر دیکھوں مگر فرصت نہیں مل سکی۔"

رفعت صباحت کی کافی پرانی سہیلی تھی انتہائی خلوص سے بولی۔"تو اب آجاؤ فیصل آباد کون سا دور ہے۔مروت ہو تو انسان فاصلے بھی نہیں دیکھتا"

صباحت بہت جلد ہی اصل موضوع کی طرف آگئی۔"پرانا گھر کرائے پر چڑھ گیا ہے۔"

نہیں ابھی تک تو خالی پڑا ہے۔"رفعت نے کہا۔

"میں ابھی تمہیں پوری تفصیل نہیں بتا سکتی مگر اتنا سمجھ لو کہ تمہاری سہیلی کو آج تمہاری ضرورت آن پڑی ہے۔"

"ہاں صباحت بتاؤ کیا پریشانی ہے مجھ سے جو کچھ بھی ہو سکا میں کروں گی۔"

"مجھے تمہارا گھر کرائے پر چاہیے۔ میں یہ شہر جلد از جلد چھوڑنا چاہتی ہوں۔ اگر تم ہاں کہہ دو تو میں آج رات ہی گھر کا سامان بک کرا دوں گی"

صباحت کی بات سن کر رفت پریشان ہوئی۔

"گھر تو تمہارے لیے حاضر ہے مگر ایسی کیا جلد بازی"

"بس یوں سمجھ لو میری اولاد نے ہی مجھ پر خنجر چلا دیا ہے" صباحت خود پر قابو نہ رکھ سکی اور پھوٹ کر رونے لگی۔

"صباحت، ہمت رکھو تم جیسا چہتی ہو ویسا ہی ہو گا۔ میں گھر کی صفائی کرا دیتی ہوں تم آج رات ہی اپنا سامان بک کرا دو۔"

صباحت کو جیسے تسکین مل گئی۔ صباحت نے فون بند کیا تو حجاب ماں کی طرف سراسیمہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ "اتنا بڑا فیصلہ آپ نے یوں اچانک لے لیا۔ آپ جانتی ہیں کہ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں"

"اگر چاہتی ہو کہ میری طبیعت ٹھیک رہے تو میں جو کر رہی ہوں اس میں میرا ساتھ دو۔ تم ناشتے سے فارغ ہوتے ہی پیکنگ شروع کر دو۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں پیک کر لو۔ بھاری اشیا کے لیے ٹرک ڈرائیور سے کہہ دوں گی۔ ساتھ لڑکے لے آئے گا۔"

"سارا کام ہم اکیلے..." صباحت نے حجاب کو پوری بات بھی نہ کرنے دی۔

"ہم اکیلے ہیں کوئی نہیں ہے ہمارا۔ ویسے بھی اتنے سالوں سے سارے کام میں اکیلی کر رہی ہوں تو یہ کام کیوں نہیں کر سکتی۔ بس جنہوں نے تم سے واسطہ توڑ دیا ان کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔ مجھے اپنی ان دونوں بیٹیوں کی شکل نہیں دیکھنی ۔اور سنو کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں کہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

حجاب خاموشی سے پیکینگ میں مصروف ہو گئی۔ وہ صباحت سے کوئی بحث نہ کر سکی۔ صباحت نے ویسا ہی کیا جیسا اس نے سوچا تھا۔ گھر کا سامان اس نے رات ہی

رات فیصل آباد پہنچا دیا اور اگلی صبح گھر کو تالا لگا کر ماں اور بیٹی فیصل آباد کے سفر پر روانہ ہوئیں۔

تقریبا دو بجے وہ رفعت کے گھر پہنچی۔ دوپہر کا کھانا انہوں نے وہیں کھایا۔ پھر وہ انہیں اپنی گاڑی میں اپنے ساتھ پرانے گھر لے گئی جہاں انکا سامان پڑا تھا رفعت نے حجاب کو چابی تھمادی

"یہ لو تالا کھولو، اب یہ تمہارا گھر ہے۔"

گھر کافی پرانا اور خستہ حال تھا۔

حجاب کھوئی کھوئی سی گھر کے در و دیوار دیکھتی رہی تھی۔ اسے اپنے کمرے کی در و دیوار یاد آرہی تھی جس کی ایک ایک اینٹ میں اسکے والد کا پیار بسا تھا وہ تو اپنی بیٹیوں کو سائبان دے گئے تھے مگر وہ سائبان رواجوں کی بھینٹ چڑھ گیا۔

"کیا سوچ رہی ہو حجاب بیٹی، اندر آجاؤ۔"

رفعت کے پکارنے پر حجاب نے اپنی بھیگی آنکھیں ان سے چرا لیں

صباحت نے گھر کے وسطی حصے میں داخل ہو کر سارے کمروں کی طرف نظریں دوڑائیں

رفعت نے صباحت کو شانوں سے پکڑ کر صوفے پر بٹھا دیا۔

"تم لوگ آرام کرو۔ میں نے اپنے ذہن کے مطابق سیٹنگ کر دی ہے۔ باقی تم لوگ جیسے مناسب سمجھو تبدیلی کر لینا۔"

تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد رفعت اپنے گھر چلی گئی۔ جاتے ہوئے یہ بھی کہہ گئی کہ رات کا کھانا اس کے گھر سے آ جائے گا، صباحت اپنا کچن سیٹ کر لے۔ حجاب اور صباحت نے مل کر گھر کی سیٹنگ مکمل کی۔ بے جان چیزوں کو تو حجاب سمیٹ رہی تھی مگر اپنی ذات کو نہیں سمیٹ پا رہی تھی جو کئی ٹکڑوں میں بکھر گئی تھی۔

وہ اتنے بڑے حادثے سے باہر نہیں آ پا رہی تھی۔ کچن سیٹ کرنے کے بعد ماں بیٹی تھک کے بیٹھ گئیں۔

صباحت نے صففے کی پشت سے سر ٹکا دیا

"میں نے کچن میں چائے کا سامان رکھ دیا ہے چائے بنالو، بہت تھکاوٹ ہو رہی ہے۔۔" حجاب نے اٹھ کر اپنے لیے اور ماں کے لئے چائے بنالی۔ وہ چائے کے کپ لے کر صباحت کے پاس بیٹھ گئی۔

حجاب نے انجان کی نظروں سے چاروں طرف دیکھا۔ ''اماں، ہمارا تو کچھ بھی اپنا نہیں رہا، نہ کوئی رشتہ دار اپنا اور نہ ہی کوئی گھر اپنا۔ ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ہوا ہے اس سے بہتر یہ تھا کہ میں دلہن بن کے پیا دیس سدھارنے کے بجائے اپنے آخری سفر پر روانہ ہو جاتی۔ میری وجہ سے آپ کا سب کچھ ختم ہو گیا۔ میرے لئے سب کو چھوڑ کر آپ نے اچھا نہیں کیا''

"کیا اچھا ہے اور کیا برا، کیا ہونا چاہیے تھا اور کیا نہیں اس کا فیصلہ کرنے والے ہم کون ہوتے ہیں۔ یہ سب تو اس رب کی ذات طے کرتی ہے۔ ہم تو حالات کے ہاتھوں کٹھ پتلیاں ہیں۔ اپنوں کی باتوں کے تیر سہنے سے تو بہتر ہے کہ ہم اکیلے رہ جائیں۔ میں نہیں چاہتی کہ ثانیہ اور تحریم کو پتہ چلے کہ ہم کہاں ہیں۔"

"مگر ماں وہ تو آپ کا خون ہیں اور آپ کے جسم کا حصہ ہیں۔ آپ انہیں بھول نہیں سکتیں۔"

مگر جب جسم کا کوئی حصہ ناسور بن جائے تو اسے بھی کاٹ پھینکتے ہیں چاہے اسکے بغیر گزارا کتنا ہی مشکل ہو۔ بس میں نے کہ دیا ہے ہم اپنے رہائش کے بارے میں کسی کو نہیں بتائیں گے اب اس موضوع پر بات مت کرنا۔ میری بیٹیاں میرے لیے مر گئی ہیں اور میں اور تم ان کے لیے۔"

"اماں! آپ اس قدر تلخ مزاج کیسے ہو گئیں، جیتے جی مرنا اتنا آسان نہیں ہوتا"

www.novelsclubb.com

”جو کچھ تیرے ساتھ ہوا اس کے بعد تو میں زندہ لاش ہوں میں نے تمہیں کہا ہے نا کہ بس اس موضوع پر مجھ سے بات نہ کرنا۔“

صباحت اپنا گھر تو فروخت کر چکی تھی مگر اس نے گھر ڈھونڈنے کے لیے ایک ماہ کی مہلت مانگی تھی اور وہ گھر

اس نے بہت جلد چھوڑ دیا۔ فیصل آباد شفٹ ہونے سے پہلے وہ مالک مکان کو گھر کی چابیاں دے آئی تھی۔ ثانیہ اور تحریم کے لیے ماں کا اچانک اس طرح گھر چھوڑ کر چلے جانا بہت پریشانی کی بات تھی۔ انہوں نے صباحت کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی مگر وہ اپنی ماں کو ڈھونڈ نہ سکے۔

حجاب نے چھوٹے سے سکول میں جاب کر لی۔ تھوڑے پیسوں میں ماں بیٹی کی گزر بسر ہو جاتی تھی، حجاب کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی تھی۔

حجاب گھر کا سارا کام خود ہی کرتی تھی۔ چھ ماہ گزر گئے، اپنوں سے بچھڑنے کا غم ماں بیٹی کو اندر ہی اندر گھائل کرتا رہا مگر دونوں ایک دوسرے کو خوش کرنے کی کوشش کرتیں اور یہ دورخی انہیں کھوکھلا کرتی جا رہی تھی۔

حجاب نے کئی بار ملازم رکھنے کے بارے میں سوچا مگر صباحت کسی بھی غیر پر بھروسہ کرنے سے ڈرتی تھی۔ شام کا وقت تھا گلی میں دور دور تک سناٹا تھا۔ حجاب گملوں میں پانی ڈال رہی تھی۔ دروازے پر دستک ہوئی۔

"حجاب دیکھو دروازے پر کون ہے" صباحت نے کہا

حجاب نے پانی کا والو بند کیا اور دروازے کی طرف بڑھی اس نے دروازے کے قریب کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"کون ہے.."

باہر سے کوئی آواز نہیں آئی۔

www.novelsclubb.com

حجاب نے ایک بار پھر پوچھا۔

"کون ہے باہر....."

جواب میں خاموشی ہی تھی۔"اماں لگتا ہے باہر کوئی نہیں ہے، کوئی بول ہی نہیں رہا۔"

یہ کہہ کر حجاب پھر پانی کا والو کھولنے لگی تو دروازے کے پاس سے آواز آئی۔

"میں ہوں شاہ جی۔"

حجاب دوبارہ دروازے کے پاس گئی۔

"کون شاہ جی.."

www.novelsclubb.com

صباحت کمرے سے باہر آئی۔"حجاب دروازہ کھول دو"

حجاب نے اس قدیم طرز والے دروازے کی کنڈی کھولی تو باہر ایک بوڑھا شخص کھڑا تھا۔وہ سفید شلوار کرتہ میں ملبوس تھا۔اس کے چہرے پر ایسا نور تھا کہ حجاب کے لہجے میں نرمی آگئی۔

"جی!آپ کو کس سے ملنا ہے۔"صباحت حجاب کے قریب کھڑی ہو گئی۔۔

"کیا بات ہے باباجی..."

"میں بلکل اکیلا ہوں کوئی کام کرنا چاہتا ہوں جس سے دو وقت کی روٹی مل جائے مجھے اس عمر میں کوئی کام نہیں دیتا مگر یقین کرو میں کھانا بہت اچھا پکاتا ہوں پودوں کا کام بھی کر لیتا ہوں برتن بھی دھو لیتا ہوں گھر سودا سلف بھی لا دیا کروں گا۔

"شاہ جی ہمیں معاف کرنا ہماری اتنی حیثیت نہیں کہ ہم ملازم رکھ سکیں"

بزرگ نے اپنے بوڑھے ہاتھوں کو نفی کے انداز میں ہلایا۔

"نہیں مجھے پیسوں کا کوئی لالچ نہیں، جتنے آپ دو گی میں لے لون گا بس دو وقت کی روٹی مل جائے، میرے لیے اتنا ہی بہت ہے۔

حجاب نے ایک بار پھر بزرگ کو سمجھانے کی کوش کی، صباحت نے حجاب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور خود بات کرنے لگی۔

"تمہاری رہائش کہاں ہے؟" بزرگ نے کچھ سوچ کر جواب دیا۔

"آپ کے گھر کی دو گلیاں چھوڑ کر جو پرچون کی دکان ہے، اس کے چوبارے میں، میں رہتا ہوں۔ اس نیک دل دکاندار نے وہ چوبارہ مجھے ایسے ہی دے رکھا ہے۔ وہ مجھ سے کرایہ نہیں لیتا۔"

صباحت نے اس بزرگ میں کوئی ایسی بات دیکھی کہ اس نے زیادہ سوچ بغیر اسے کام پر رکھ لیا۔

"شاہ جی، آپ کل سے کام پر آجایئے گا جیسا آپ نے کہا کہ آپ کھانا اچھا بناتے ہیں، پودوں کی حفاظت کر لیتے ہیں، گھر کا سودا سلف لے آتے ہیں۔ ہمارے گھر میں آپ کو یہ کام کرنے ہیں، آپ کو مناسب تنخواہ مل جائے گی۔ شام کے وقت آپ اپنے گھر چلے جایا کرنا"

"ٹھیک ہے بیگم صاحبہ، خدا آپ پر اپنا کرم رکھے، آپ نے ایک بوڑھے کہ سہارا دیا۔" بوڑھے کے جانے کے بعد صباحت نے دروازہ بند کیا۔

"اس بوڑھے کو کیا پتہ کہ ہم تو خود بے سہارا ہیں۔" صباحت نے دروازے کے کنڈی لگاتے ہوئے کہا۔ صباحت صحن میں بچھی چارپائی پر بیٹھ گئی۔

"اماں! آپ نے اس بوڑھے کو ملازم کیوں رکھا۔ گھر کا کام ہے ہی کتنا، میں کر لیتی ہوں، ویسے بھی ہم کسی کو جانے بغیر نئے شہر میں کیسے کسی پر بھروسہ کر سکتے ہیں"۔

"نئے شہر میں اکیلی عورتوں کا بھی تو گزارہ مشکل ہے۔ باہر کے کام بھی کر لے گا تو ہمیں کافی سہارا مل جائے گا۔ ویسے بھی ان بوڑھی آنکھوں میں اتنی صلاحیت تو ہے کہ بندے بکی پہچان کر سکے۔ وہ بوڑھا شخص اعتبار کے قابل ہے۔"

حجاب خاموش ہو گئی مزید وہ کچھ نہ کہہ سکی۔

اگلے روز ہی شاہ جی نے اپنی ڈیوٹی سنبھال لی۔ شاہ جی نے اپنا کام اتنے اچھے طریقے سے سنبھالا کہ چند ہی دنوں میں وہ گھر کے فرد کی طرح صباحت اور حجاب کی ضرورت بن گیا وہ بزرگ انتہائی عبادت گزار اور خدا کے کلام کا ورد کرنے والا نرم مزاج شخص تھا اس کی موجودگی میں صباحت کو عجیب سے تحفظ کا احساس ہوتا۔

سانسیں چل رہی تھی اس لیئے ماں بیٹی اپنی زندگی کی ضروریات میں مصروف ہو گئیں انہیں زندگی کو گزارنا تھا جیسے بھی ہو۔ جس زندگی میں نہ خوشیاں تھیں نہ امید اور نہ کچھ پانے کا جنون۔

اپنوں کی ٹھوکروں کی اذیتیں دامن میں سمیٹ کر ماں بیٹی اس گھر میں چپ کر بیٹھ گئی تھیں۔لوگوں سے بھی تعلقات کو محدود رکھا،کام سے فارغ ہونے کے بعد حجاب کوئی نہ کوئی کتاب لے کر صحن میں بیٹھ جاتی تھی۔

وہ سلطان باہو کا صوفیانہ کلام پڑھ رہی تھی۔شاہ جی اس کے لئے چائے لائے۔اس نے سرسری سی نظر کتاب پر ڈالی۔"سلطان باہو کو پڑھ رہی ہیں،لگتا ہے کہ آپ زندگی کی حقیقت جان گئی ہیں۔"

"کیا مطلب....."حجاب نے سوالیہ نظروں سے شاہ جی کی طرف دیکھا۔

شاہ جی گھاس پر بیٹھ گئے اور دھیمے سے لہجے میں بولے۔"یہ دنیا فانی ہے،سب کچھ یہاں رہ جائے گا ان مادی خواہشات کے پیچھے انسان اپنوں کے پیار کو ٹھکرا دیتا ہے اور ایک دن اسی مال و دولت کو چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملتا ہے۔آنسو لے کر ہی اس دنیا میں آتا ہے اور آنسو لے کر ہی اس دنیا سے چلا جاتا ہے۔

حجاب جیسے کھو گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شاہ جی اگر زندگی ہی انسان کے لیئے بوجھ بن جائے جیسے شاعرہ وجیہہ سحر نے کہا ہے

میرے لہجے میں ہے موت جیسی خاموشی

اپنے مزار لر جیسے ھمیں دیا جلانا ہے

شاہ جی نے حجاب کی طرف دیکھا۔"اگر زندگی میں موت جیسے سنائے آجائیں تو انہیں چھوٹی چھوٹی خوشیوں سے دور کرنا چاہیے۔"

"اگر نصیب میں خوشیاں نہ ہوں تو..."

"ایی مایوسی بھری باتیں نہیں کرتے، خدا ناراض ہوتا ہے میری ایک بات یاد رکھو کتنی ہی پریشانیاں ہوں، خدا کی عبادت کرتے رہو۔ خدا ان پریشانیوں سے نپٹنے کی ترغیب خود دیتا ہے۔"

شاہ کی یہ باتیں سن کر حجاب نے شاہ جی سے پوچھا۔

"آپ نے کبھی ہم سے کوئی سوال نہیں کیا کہ ہم اس طرح اکیلی کیوں رہتی ہیں، ہمارا کوئی خاندان ہے یا نہیں کبھی ہمارے ابو کے بارے میں نہیں پوچھا اور نہ ہی یہ جاننے کی کوشش کی کہ میرا کوئی بھائی ہے یا نہیں۔" شاہ جی نے مسکراتے ہوئے سر جھکا لیا۔

"کچھ باتیں پوچھے بغیر معلوم ہو جاتی ہیں۔ ویسے بھی مجھے ان باتوں سے کیا لینا۔ میں بس یہ جانتا ہوں کہ آپ اور آپ کی والدہ اچھی انسان ہیں، اچھی مسلمان ہیں، خدا آپ دونوں کو اپنے امان میں رکھے اور آپ کی ساری پریشانیاں دور کرے۔"

یہ کہہ کر شاہ جی اپنے گھٹنوں پر دونوں ہاتھ رکھ کے بہ مشکل اٹھے۔

"آپ کو زمین پر بیٹھنے سے اتنی مشکل ہوتی ہے تو کرسی پر بیٹھ جاتے" حجاب نے کہا۔

شاہ جی نے انکساری سے جواب دیا۔

"ملازم مالکان کے سامنے بالمقابل نہیں بیٹھتے"

حجاب نے شاہ جی کی بات کو رد کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں شاہ جی، ہم میں سے کوئی برتر یا افضل نہیں۔ کام کرنے والا اور کام لینے والا دونوں ہی ایک دوسرے کی ضرورت ہوتے ہیں۔ آپ کبھی اس طرح مت سوچنا آپ چائے بہت اچھی بناتے ہیں آپکے ہاتھ کی چائے پینے کے بعد مجھے اپنے ہاتھ کی چائے اچھی نہیں لگتی۔"

اگر آپ کہیں تو میں فجر کی نماز کے بعد آجایا کروں گا ناشتے کے لیئے چائے بنا دیا کروں گا"

حجاب نے نفی کے انداز میں سر ہلایا۔

"نہیں آپ بزرگ ہیں، ہم آپ کو اتنی تکلیف نہیں دیں گے شام کی چائے تو آپ کے ہاتھ کی مل ہی جاتی ہے اماں کدھر ہیں"

www.novelsclubb.com

"وہ اپنے کمرے میں ہیں۔ میں نے انہیں چائے دے دی ہے"

حجاب کتاب پڑھنے کے ساتھ ساتھ چائے پیتی رہی پھر چائے پینے کے بعد وہ صباحت کے کمرے میں چلی گئی۔ اس وقت صباحت اٹیچی کیس کھولے بیڈ پر موتی ستارے کے کام والے فینسی سوٹ پھیلائے بیٹھی تھی۔ حجاب کو دیکھ کر وہ جلدی جلدی کپڑے سمیٹنے لگی۔

"یہ کپڑے پھیلائے کیوں بیٹھی ہیں۔"

صباحت کے بے ترتیب کپڑے سمیٹتے ہوئے ہاتھ وہیں رک گئے۔ اس کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔ "یہ کپڑے میں نے تمہارے مکلاوے کی رسم کے لئے بنوائے تھے ...."

www.novelsclubb.com

"اب یہ کپڑے دیکھ کر ان منحوس گھڑیوں کو یاد کر رہی ہیں۔ اچھا ہوتا کہ آپ اپنی بیٹی کے لیے ایک جوڑا کفن بھی سی لیتیں۔"

حجاب بے اختیار روتے ہوئے منہ پر ہاتھ رکھے کمرے سے باہر چلی گئی اور چارپائی کے پاس بیٹھ کر اونچی آواز میں رونے لگی

وہ اس بات سے بے خبر اپنے زخموں پر رونے لگی کہ اس کی بوڑھی ماں پر کیا گزرے گی۔اس کی آنکھوں سے وہ خواب تو کوئی نہیں چھین سکتا جو ہر ماں اپنی بیٹی کے لیے دیکھتی ہے۔

حجاب اپنی سوچوں میں کھوئی چارپائی پر بیٹھی رہی جب مغرب کی آذان ہوئی تو اسے معلوم ہوا کہ اتنا وقت گزر گیا ہے اسے صباحت کا خیال آیا اور خود پر ندامت ہوئی کہ وہ ماں سے کس طرح یہ سب کہہ گئی

وہ اماں کے کمرے میں گئی۔"اماں، مغرب کی آذان ہو رہی ہے اٹھیں نماز پڑھ لیں"

حجاب صباحت کے پاس بیٹھ گئی صباحت تھکی تھکی بستر سے اٹھی

"اماں آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔"

حجاب نے ماں کا ہاتھ پکڑ کر زور دبانا شروع کر دیا اور سر جھکا کر ایک بار پھر سے گویا ہوئی

"آپ مجھے معاف کر دیں۔ مجھے آپ سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیئے تھی"

صباحت تاسف بھرے لہجے میں بولی۔

"تم اپنے کفن کی بات کیوں کرتی ہو میرے کفن کی تیاری کر و جانے کا وقت تو میرا ہے نا"

حجاب ماں سے لپٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

"اماں میری زندگی بھی آپ کو لگ اس طرح کی باتیں مت کیا کریں میں آئندہ کبھی بھی ایسی بات نہیں کروں گی۔"

صباحت نے شفقت سے حجاب کے سر پر ہاتھ پھیرا اور وضو کرنے کے لیے چلی گئی ۔وہ نماز پڑھ کر فارغ

ہوئی تو شاہ جی نے دروازے پر دستک دی۔

"آجاؤ شاہ جی۔"صباحت نے جائے نماز اکٹھا کرتے ہوئے کہا۔

شاہ جی اندر کمرے میں داخل ہوئے۔

"بیگم صاحبہ میں جا رہا ہوں، اگر کوئی کام ہے تو بتا دیں"

"بیٹھو"صباحت نے شاہ جی سے کہا۔

شاہ جی زمین پر بیٹھ گئے۔صباحت نے شاہ جی کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تم سامنے صوفے پر بیٹھ جاؤ۔"

"نہیں میں یہی ٹھیک ہوں آپ نے کچھ کہنا ہے مجھ سے کام میں کوئی غلطی ہو گئی ہے کیا"

"نہیں شاہ جی ہم تو شرمندہ ہیں تم جتنا کرتے ہو ہم تمہیں اتنی اجرت نہیں دیتے۔ میں تو تم سے آج کچھ اور بات کرنا چاہتی ہوں۔"

"آپ کہیں میرے لائق کیا خدمت ہے؟"

کچھ کہنے سے پہلے صباحت کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

"تم تو جانتے ہو میں اکثر بیمار رہتی ہوں پتہ نہیں کب یہ زندگی ساتھ چھوڑ جائے تم سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ حجاب کا خیال رکھنا تم غیر ہو مگر میرا دل چاہا تم سے یہ بات کہوں کہ حجاب کا میرے علاوہ کوئی نہیں ہے"

"بیگم صاحبہ، خدا آپ کی عمر دراز کرے۔ آپ سب ہر وقت ایسی مایوسی والی باتیں نہ کیا کریں باقی ہم سب ایک دوسرے کا سہارا ہیں۔ یہ باتیں خود فریبی کی باتیں ہیں اصل سہارا تو وہ رب ہے جو سب سنبھالتا ہے۔ آپ اس رب پر بھروسہ رکھیں۔ باقی رہی میری بات تو جب تک اس جسم میں دم ہے میں آپ کا اور حجاب کا خدمت گزار ہوں گا۔" یہ کہہ کر وہ کھڑے ہو گئے۔

"اس جگ میں جینا مجبوری ہے، جہاں وفا کے بدلے حقارت اور خلوص کے بدلے ٹھوکریں ملتی ہیں۔" وہ یہ کہتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گئے۔ باہر سے بھی ان کے اکیلے باتیں کرنے کی آوازیں آتی رہیں۔

"لگتا ہے یہ بھی ہماری طرح زمانے کا ٹھکرایا ہوا ہے۔" صباحت بھی اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

اگلی صبح حجاب بستر سمیٹنے لگی تو اسے صباحت کے تکیے کے نیچے سے البم ملی۔ وہ جانتی تھی اس البم میں اس کی فیملی کی تصویریں ہیں۔ اس نے وہ البم کھولی نہیں۔ وہ سوچ کے دریچوں سے اپنے ماضی میں جھانکنا نہیں چاہتی تھی جس کی یاد اس کی روح کو تار تار کر دیتی تھی۔ اس نے بھیگی ہوئی آنکھوں سے صباحت کی طرف دیکھا جو کچن کی طرف جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اماں سب کو بہت مس کرتی ہیں۔ میری وجہ سے اماں سب سے دور ہو گئیں۔ کچن سے صباحت کی آواز آئی۔

"حجاب! جلدی سے تیار ہو جاؤ، سکول سے لیٹ ہو جاؤ گی۔"

حجاب البم لے کر کچن میں چلی گئی۔صباحت چولہے پر چائے چڑھا رہی تھی۔حجاب شانے پر ہاتھ رکھا۔

"اماں آپ ثانیہ اور تحریم کو بہت یاد کرتی ہیں۔"

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا، یہ صبح صبح کیسی باتیں کر رہی ہو۔"

"تو پھر یہ کیا ہے..."جب نے البم صباحت کے سامنے کیا

صباحت نے ندامت سے آنکھیں جھکا لیں حجاب نے ماں کے گلے میں بانہیں حائل کر لیں

"امی ضد چھوڑو ثانیہ اور تحریم کو ایڈریس بھجوا دیتے ہیں وہ مجھ سے نہیں ملنا چاہتیں مگر آپ سے تو مل سکتی ہیں۔"

صباحت نے غصے سے حجاب کے بازو پیچھے کئے۔

www.novelsclubb.com

"یہ بات بار بار کہہ کر مجھے اذیت کیوں دیتی ہو میں اپنی زندگی میں ان سے نہیں ملوں گی کان کھول کر سن لو۔اگر میں مر گئی نا تو تم نے بھی کسی کو خبر نہیں دینی۔اگر ایسا کیا تو میں تمہیں اس نافرمانی کے لیے معاف نہیں کروں گی۔"صباحت روتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"اس کا مطلب ہے کہ اماں اپنا فیصلہ کبھی نہیں بدلے گی اور یہ اماں اپنی موت کی بات بار بار کیوں کرتی ہیں۔"حجاب خود کلامی کرتی ہوئی اندر کمرے میں چلی گئی، اس کے تیار ہونے تک صباحت نے ناشتہ میز پر لگا دیا۔

حجاب صباحت کے قریب آئی اور اس سے لپٹ گئی۔"آپ کو میری ان باتوں سے تکلیف پہنچتی ہے تو آئندہ میں اس موضوع پر آپ سے بات نہیں کروں گی اور آپ آئندہ اپنی موت کی بات نہ کرنا۔"

صباحت نے حجاب کے سر پر تھپکی دی۔

"چلو اب ناشتہ کرو۔"

www.novelsclubb.com

حجاب کے جانے کے بعد صباحت اپنے کمرے میں بستر پر جا کر لیٹ گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد دروازے کی بیل بجی صباحت اٹھنے لگی تو چکرا کر رہ گئی اس نے خود کو بمشکل سنبھالا پھر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے دروازے تک پہنچی

صباحت نے دروازہ کھولا۔

"آجاؤ، میں تمہاری ہی راہ دیکھ رہی تھی"

وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی باہر چارپائی پر ہی بیٹھ گئی

"آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔" شاہ جی نے پوچھا

"میری طبیعت تو ٹھیک ہے بس ذرا سا سر میں درد ہے۔" صباحت اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا دبانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھے نسخہ لا دیں میں دوا لا دیتا ہوں"

"نہیں میرے پاس دوا ہے کھالوں گی یہ گھر کے سودے کی پرچی ہے، بازار سے سودا لادو۔"

صباحت نے پرچی شاہ جی کو دی تو انہوں نے پرچی پڑھ کر کہا

"آج دوپہر کا کھانا تو حجاب نے کل شام کو بنالیا تھا تو یہ سامان تو شام کی ہنڈیا کا ہے۔ یہ سامان کچھ دیر تک لے آتا ہوں۔

صباحت نے اپنے دوپٹے کی گرہ کھولتے ہوئے دو کاغذ نکالے۔"جب بھی بازار جاؤ گے تم نے یہ ٹیلی فون کا اور بجلی کا بل جمع کرانا ہے۔"

•●••●••●••●••●••●••●•

"ٹھیک ہے بیگم صاحبہ میں کچن کا سامان سمیٹ لوں پھر سودا لے آتا ہوں۔"

ویسے تو شاہ جی دوپہر کا کھانا تیار کرتے تھے وہی کھانا رات کو بھی استعمال ہو جاتا تھا لیکن شام کو حجاب نے خود ہی بنالیا تھا۔ وہ سالن بچ گیا تھا اس لیے شاہ جی نے آج

شام کو کھانا تیار کرنا تھا اس لیے وہ پودوں کے کام میں مصروف ہو گئے۔ حجاب گھر کی صفائی بھی کر گئی تھی۔ صباحت اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی۔ پودوں کے کام میں شاہ جی دو گھنٹے میں مصروف رہے۔ پھر سودا لینے کے لیے بازار چلے گئے۔

بازار سے سودا خریدنے سے پہلے شاہ جی نے بل جمع کرائے، اس کے بعد بازار سے سودا خریدا۔ جمعہ کا دن تھا، حجاب کے سکول کا بھی ہاف ڈے تھا تقریبا بارہ بجے حجاب کے سکول میں چھٹی ہو گئی۔ حجاب جلدی گھر آ گئی، حجاب جب گھر پہنچی تو شاہ اس سے ایک سڑک کے فاصلے پر تھے۔

حجاب دروازے پر کھڑی بیل بجاتی رہی مگر صباحت نے دروازہ نہیں کھولا

"شاید اماں کی آنکھ لگ گئی ہو۔" حجاب نے موبائل سے گھر پر فون کیا تو صباحت نے فون بھی نہیں اٹھایا۔

"لگتا ہے شاہ جی بھی گھر پر نہیں ہیں۔" ساتھ ہی اس کے عقب سے شاہ جی کی آواز ابھری۔

"لگتا ہے بیگم صاحبہ ہلسو گئیں ہیں میں گیٹ پھلانگ کے دروازہ کھولتا ہوں"

حجاب شاہ جی سے کچھ کہنے لگی کہ وہ ان بوڑھی ہڈیوں کے ساتھ گیٹ کیسے پھلانگیں گے مگر اس کے سوچتے شاہ جی کسی جوان لڑکے کی طرح گیٹ پھلانگ کر اندر چلے گئے۔ شاہ جی نے دروازہ کھولا تو حجاب مسکراتے ہوئے گھر میں داخل ہوئی۔

"واہ شاہ جی آپ تو بہت پھرتیلے ہیں" شاہ بجی سبزی لے کر اندر چلے گئے۔

"اماں کہاں ہیں آپ..." حجاب ماں کو پکارتی ہوئی ان کے کمرے میں چلی گئی۔
صباحت آنکھیں بند کیے ہوئے اپنے بستر پر بے سدھ لیٹی ہوئی تھی۔

"یہ کیا اماں! آپ تو پہلے کبھی بھی اس وقت نہیں سوئیں، آپ کو تو میرا انتظار ہوتا ہے کہ آج آپ کی بیٹی جلدی آئے گی"

www.novelsclubb.com

حجاب نے ماں کے چہرے کو چھوا تو اس کے جسم نے جھرجھری لی۔ صباحت کا چہرہ ٹھنڈا تھا۔ حجاب نے ماں کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا صباحت کے ہاتھ سرد تھے۔

''اماں کیا ہوا، اس طرح ٹھنڈی کیوں ہو گئی ہو۔'' حجاب ماں کے ہاتھ ملنے لگی۔ صباحت ٹس سے مس نہ ہوئی، اس کے جسم میں خفیف سی حرکت بھی نہ ہوئی۔ حجاب نے ماں کے چہرے پر ہلکی ہلکی سی تھپکی دی۔ ''اماں آنکھیں کھولو، آنکھیں کیوں نہیں کھول رہی۔"

حجاب نے صباحت کو شانوں سے پکڑ کر اٹھانا چاہا تو صباحت کی گردن بے جان ہو کر ایک طرف کو لڑھک گئی حجاب کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا صباحت کی حالت کا اشارہ جس طرف تھا حجاب کا دل اسے ماننے کو تیار نہ

حجاب کی آواز سن کر شاہ جی بھی کمرے میں آ گئے

"کیا بات ہے بیگم صاحبہ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا"

پتا نہیں اماں کو کیا ہو گیا ہے اماں نیند سے جاگنے کو تیار ہی نہیں ہیں؟'' حجاب نے روتے ہوئے ماں کے سینے پر سر رکھا تو اس کے سینے میں دھڑکن نہیں تھی۔ حجاب

پچھٹی پھٹی آنکھوں سے ماں کو دیکھتے ہوئے پیچھے ہٹ گئی۔اس کے چہرے پر اکڑاؤ سا آگیا۔ہونٹ سلب ہو گئے۔

شاہ جی نے حجاب کی یہ حالت دیکھی تو وہ صباحت کے قریب بیٹھ گئے صباحت کی نبض دیکھی تو پتہ چلا صباحت زندگی کا دامن چھوڑ کر اجل کی آغوش میں جا چکی تھی

۔

شاہ جی نے حجاب کی طرف دیکھا۔حجاب یہ تلخ حقیقت جان چکی تھی مگر اس کی سرد آنکھوں میں آنسو جیسے جم گئے تھے

شاہ بی حجاب کے پاس بیٹھ گئے۔

"حجاب خود کو سنبھالو تمہاری اماں اب اس دنیا میں نہیں ہے۔"

حجاب کو جیسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔وہ پتھر کی مورتی کی طرح ساکت تھی،شاہ جی وہاں سے اٹھ گئے

اور پڑوس کے گھروں میں جا کر ساری صورتحال بتائی۔پڑوس سے کچھ عورتیں اپنے سارے کام کاج چھوڑ کر حجاب کے پاس آ گئیں۔

عورتوں نے صحن میں دریاں بچھائیں انہوں نے صباحت کی چارپائی باہر بچھائیدو عورتیں حجاب کو باہر

لے آئیں۔ایک عورت نے صباحت کے اوپر سفید چادر ڈال دی۔حجاب کے ہونٹ کانپنے لگے۔وہ دوڑتی ہوئی چارپائی کی پائنتی پر جا گری۔۔

"میری ماں کے اوپر چادر کیوں ڈال دی ہے"

ایک بوڑھی عورت نے حجاب کے سر پر ہاتھ رکھا"صبر کر بیٹی، تیری ماں اب اس دنیا میں نہیں تجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلی گئی ہے۔۔"

حجاب چیخ چیخ کے رونے لگی۔شاہ جی ستون کے پاس کھڑے حجاب کو دیکھ رہے تھے انکی بھی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں

شاہ جی نے صباحت کی تدفین و تکفین کا سر اکام سنبھال لیا۔صباحت کے کہنے کے مطابق حجاب نے اس کے مرنے کی خبر کسی کو نہیں دی۔

اپنوں کی بے وفائی اور ان سے دوری کے غم نے بالآخر صباحت کی جان ہی لے لی۔ صباحت کے قل ہونے تک رفعت اس کے پاس ہی رہی۔ حجاب تو اپنی سوچوں میں گم جیسے پتھر کی ہو گئی تھی۔نہ اسے کسی کے آنے کی خبر ہوئی اور نہ جانے کی۔

بس پتھرائی پتھرائی سی آنکھوں کے ساتھ تسبیح پڑھتی رہی۔

شام کا وقت تھا۔گھر سے سب مہمان جا چکے تھے۔بس رفعت اور حجاب باہر صحن میں بچھی دری پر بیٹھی ہوئی تھیں۔

رفعت نے حجاب کا ہاتھ انتہائی خلوص سے تھاما۔

"حجاب، میں جانتی ہوں کوئی تمہارا دکھ کوئی شیئر نہیں کر سکتا مگر تمہیں ہمت سے کام لینا ہو گا کیونکہ اب تم اکیلی رہ گئی ہو اور اب تمہیں اپنے بارے میں سوچنا ہے۔

ماں کے بغیر تم اس دنیا میں اکیلی نہیں رہ سکتی۔ تمہاری اماں میری زمہ داری پو للر اس شہر میں آئیں تھی میں تمہیں اس طرح تنہا نہیں چھوڑ سکتی تم ایسا کرو میرے ساتھ میرے گھر چلو

حجاب دھیمے لہجے میں بولی۔ "آپ میرے فکر نہ کریں میں دو روز کے بعد ہاسٹل چلی جاؤں گی۔ آپ اس طرح اپنا گھر چھوڑ کر یہاں رہ رہی ہیں آپ کی مہربانی کیا کم ہے لیکن آنٹی ہم تو لٹے ہوئے آپ کے شہر میں سہارا لینے آئے تھے، آپ کے شہر نے ہمیں ایک بار پھر لوٹ لیا"

حجاب، رفعت کے گلے لگ کر پھر سے رونے لگی آنسوؤں سے اس کی آنکھوں کے نیچے زخمے بن گئے تھے مگر اس کے آنسو تھے کہ رکتے ہی نہیں تھے۔

www.novelsclubb.com

رفعت نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ "ٹھیک ہے جب تک ہاسٹل شفٹ نہیں ہو جاتی میں یہی رہوں گی اٹھو کچھ دیر آرام کر لو"

حجاب اٹھی اور خاموشی سے بستر پر براجمان ہو گئی۔

"تم آرام کرو میرے دو پارے رہتے ہیں میں وہ پڑھ لوں" یہ کہہ کر رفعت وہاں سے چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد شاہ جی حجاب کے لیئے چائے بنا کر لے آئے اس نے دروازے پر دستک دی۔۔

حجاب دوپٹہ درست کر کے اٹھ بیٹھی۔

شاہ جی نے چائے میز پر رکھی اور خاموشی سے جانے لگے۔

"شاہ جی رکیے۔"

"جی حجاب بی بی، کوئی کام ہے۔" شاہ جی نے انتہائی عاجزی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کچھ دیر میرے پاس بیٹھیں"

شاہ جی زمین پر آلتی پالتی مار کے بیٹھ گئے۔ "انسان جانتا بھی ہے کہ ایک دن سب کو جانا ہے۔ پھر بھی ایک دوسرے کا سہارا لیتے ہیں، ایک دوسرے کے عادی ہو

جاتے ہیں، پھر کسی اپنے کے اچانک بچھڑنے پر ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔" شاہ جی تاسف بھرے لہجے میں بولے۔

"شاہ جی یا تو آپ کا پتھر کی طرح ہے سخت ہے یا پھر اس قدر گھائل کہ اس میں احساس کی رو نہیں موت کی حقیقت برحق ہے مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اپنوں سے محبت نہ کریں۔"

شاہ جی نے اپنی نورانی آنکھوں سے حجاب کی طرف دیکھا۔ "ابدی نیند اس دنیا کی نیند سے بہت بہتر ہے۔ اس زندگی میں تو قدم قدم پر آزمائشیں ہیں، عمر کے ہر حصے میں ایک نئے امتحان سے گزرنا پڑتا ہے۔ آپ کی والدہ تو ان سارے امتحانات سے بری الذمہ ہو گئی ہیں۔" حجاب آنکھیں جھکائے کھوئے کھوئے سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"مگر میرے لیے میری زندگی مسلسل سرائے ہے۔ میری اماں کی پیار بھری آنکھیں میرے لیے کٹھن راہوں پر مشعل راہ تھیں۔ وہ آنکھیں بجھ گئیں تو میرے لیے جینے کی کوئی وجہ ہی نہیں رہ گئی۔"

"ڈائری لکھا کرو کاغذ پر دل کا غبار نکال لینے سے دل کو کافی ڈھارس ملتی ہے۔"

"شاہ جی کی بات سنتے ہی حجاب کے جسم میں جھرجھری دوڑ گئی اسے اپنے عقب سے جیسے اذہاد کی آواز سنائی دی۔ یہ بات اکثر اس سے اذہاد کہتا تھا۔

حجاب اپنی سوچ میں اس طرح کھو گئی کہ اسے علم نہ ہوا کہ کب شاہ جی اسکے کمرے سے چلے گئے

شاہ جی کے جانے کے بعد حجاب ہوا سے باتیں کرنے لگی۔ "کیسے دوست ہو اذہاد، دکھ کی اس گھڑی میں بھی اپنی دوست کو دلاسہ نہیں دو گے کوئی کسی سے ایسے بھی خفا ہوتا ہے۔

حجاب کے خشک اکڑے ہوئے کھلے بال اس طرح لگ رہے تھے جیسے مٹی سے اٹکے ہوں۔ چہرے کی جلد کھردری ہو کے جگہ جگہ سے پھٹ گئی تھی۔

وہ سیدھی کھڑی ہو گئی اس نے اپنے دونوں بازو سیدھے اکڑا لیے۔ ”دیکھو اذہاد، میرا کیا حال ہو گیا ہے۔ اپنوں پر وفائیں لوٹانے کے بدلے میں مجھے یہ تنہائی ملی ہے۔ دوسرے لوگوں کی طرح تم بھی بے مروت نکلے۔ بے شک میں نے تمہاری بات نہ مان کر تمہیں خفا کیا مگر کیا کوئی اپنی دوست کو اس طرح تڑپنے کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ دوسری لڑکیوں کی طرح میں بھی لڑکی ہوں۔ اتنے غم سہنے کا حوصلہ نہیں مجھ میں"

حجاب نڈھال وجود کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئی اس نے اپنا ایک ہاتھ زمین پر رکھ لیا اور پلنگ سے ٹیک لگاتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔

رفعت کو ساتھ والے کمرے میں حجاب کی باتیں کرنے کی آواز مسلسل آ رہی تھی وہ پارہ پڑھ رہی تھی۔ اس کا دھیان بار بار حجاب کی طرف جا رہا تھا۔

”یہ حجاب کس سے باتیں کر رہی ہے، شاہ جی تو کچن میں ہیں۔“

www.novelsclubb.com

حجاب آنکھیں موندے پلنگ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی اسے اپنے بوزوؤں سے کسی نرم جسم کے خفیف سے چھونے کا احساس ہو رہا تھا اس نے اپنا وہم سمجھ کر اس پر دھیان نہ دیا مگر رفتہ رفتہ اسکے جسم کر کسی موٹی رسی نے اپنی گرفت میں لے لیا۔

حجاب نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں تو اس کے دائیں بازو پر سیاہ سانپ لپٹا ہوا تھا حجاب کی اندر کی سانس اندر باہر کی باہر رہ گئی اسکی زبان پر جیسے بل آ گیا نہ وہ چیخ سکی نہ کوئی آواز نکال سکی وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سانپ کی طرف دیکھتی رہی اپنے ہاتھوں کو اس نے ذرا بھر نہ ہلایا کہ یہ سانپ اسے ڈس نہ لے

رفعت کمرے میں داخل ہوئی تو کریہہ آمیز چیخیں اس کے حلق سے نکلیں۔

"سانپ، حجاب خود کو بچاؤ...."

رفعت کے چیختے ہی وہ سیاہ سانپ ایک ساعت میں غائب ہو گیا۔ حجاب اٹھ کر رفعت سے لپٹ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"شاہ جی، جلدی آئیں یہاں کمرے میں سانپ ہے۔"

شاہ جی نے کمرے کی ساری جگہیں دیکھیں مگر وہ سانپ کہیں نظر نہ آیا۔

"حجاب بی بی، لگتا ہے سانپ پچھلے دروازے سے باہر نکل گیا ہے۔"

"لیکن دروازہ تو بند ہے۔"

"حجاب بی بی، سانپ اپنے جسم کو زمین پر پھیلا کر تھوڑی سی جگہ سے بھی باہر نکل جاتے ہیں۔"

"مگر اتنی جلدی...." حجاب مبہوت نظروں سے ارد گرد دیکھنے لگی۔

"چھوڑیں حجاب بی بی، آپ کی جان بچ گئی۔ آپ بے فکر ہو کر آرام کر لیں، کمرے کے اندر سانپ نہیں ہے"

www.novelsclubb.com

رفعت حجاب کے پاس بیٹھ گئی۔

"میں ادھر تمہارے پاس ہی لیٹ جاتی ہوں"

شاہ جی باہر چلے گئے۔ حجاب بیڈ پر براجمان ہو گئی۔ رفعت اس کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹ گئی۔ سانپ نظر آنے سے پہلے حجاب کے سر میں شدید درد تھا۔ پٹھوں میں کھچاؤ تھا مگر اب اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اس پر دم کر دیا ہو پل پلبجر میں اسکی ساری تکالیف رفع ہو گئی وہ پر سکون نیند کی آغوش میں چلی گئی"

شام کے پانچ بج رہے تھے حجاب الماری میں سے اپنے کپڑے نکال کر پیکینگ کر رہی تھی

شاہ جی نے دروازے پر دستک دی۔ حجاب نے دروازے کی طرف دیکھا۔

"آپ پیکینگ کر رہی ہیں۔" شاہ جی نے اندر داخل ہوتے ہی اٹیچی کیس کی طرف دیکھا

www.novelsclubb.com

"جی شاہ جی بکل صبح میں ہاسٹل شفٹ ہو جاؤں گی۔"

"تو پھر میرے لیے کیا حکم ہے۔" شاہ جی نے اداس بھرے لہجے میں پوچھا۔

حجاب نے دروازے سے چابی نکالی اور شاہ جی کے ہاتھ میں تھما دی۔

"یہ گھر آپ کے حوالے ہے۔آپ اپنا سامان ادھر لے آئیں، جس طرح اماں نے گھر سیٹ کیا تھا، یہ اس طرح رہنا چاہیے۔آپ نے اس گھر کی صفائی کا بھی خیال رکھنا ہے۔میں چھٹی کا دن ادھر گزارا کروں گی۔اس دن آپ کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھایا کروں گی۔ہاسٹل میں نہ تو آپ کے ہاتھ جیسا کھانا ملے گا اور نہ ہی چائے"

شاہ جی ہاتھ میں چابی تھامے کھڑے تھے۔ان کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔

"جہاں بھی رہیں خدا آپ کی حفاظت کرے۔" شاہ جی نے گلوگیر آواز میں کہا اور وہاں سے چلے گئے۔سامان پیک کرنے کے بعد حجاب رفعت کے پاس جا کے بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

رفعت گم سم اکیلے بیٹھی تھی۔اس نے لمبا سانس کھینچا۔

"بس اتنے تھوڑے دنوں کے لیے ہی میری سہیلی میرے قریب آئی تھی کسی کو کیا پتہ تھا وہ اتنی جلدی ہم سب کو چھوڑ کے چلی جائے گی۔"

حجاب نے رفعت کے کندھے پر سر ٹکا دیا

"شاید میری ماں کے دکھ بہت بڑھ گئے تھے اس لیئے خدا نے انہیں سارے دکھوں سے سبکدوش کر دیا مگر میں یہ زندگی کیسے گزاروں گی میرا تو سب کچھ لٹ گیا"

رفعت نے حجاب کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"بچوں کو پڑھانے میں دل لگا لینا اگر اس طرح پریشان رہو گی تو تمہاری ماں کی روح کو تکلیف ہو گی جتنا صبر سے کام لو گی تمہاری ماں کے لیئے اتنی آسانی ہو جائے گی اس لیئے کچھ نہ کچھ پڑھتی رہو اس سے انکو ثواب جائے گا اور خدا کی طرف سے تمہیں بھی سکون مل جائے گا۔ موت برحق ہے، مرنے والوں کے ساتھ مرتا کوئی نہیں ہے۔ ان کے بغیر جینا پڑتا ہے۔ تم نے پیکنگ کر لی ہے اگر تمہیں میری مدد چاہیئے تو بتا دو...."

"نہیں میں نے پیکنگ کر لی ہے۔ میں نے شاہ جی کو سمجھا دیا ہے۔ وہ ادھر اس گھر میں رہیں گے۔"

"مگر بیٹی اس کی ضرورت کیا ہے تم اس گھر کو قفل لگوا دو اور جب تمہارا دل چاہے تم میرے گھر رہ سکتی ہو۔" رفعت نے کہا۔

حجاب نے اپنی ماں کی ہینگنگ چیئر کو ہاتھ سے چھوا۔ ''اس گھر میں میری اماں کی بہت سی نشانیاں ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ جیسا اماں یہ گھر چھوڑ کر گئی ہیں، یہ گھر ایسا ہی رہے۔ میری اماں کی چیزوں پر دھول مٹی نہ جمے۔

رفعت نے ٹھنڈی آہ بھری۔ "جیسی تمہاری مرضی"

''آپ کو کرایہ بروقت ملتا رہے گا..." حجاب کی بات سن کر رفعت نے اس کی طرف خفگی سے دیکھا۔

"تم مجھے غیر سمجھتی ہو اس لئے ایسی باتیں کرتی ہو"

"پلیز آنٹی! اگر آپ مجھے اپنا سمجھتی ہیں تو مجھے اصول کے ساتھ چلنے دیں، اگر یہ زندگی میں اصول نہ ہوں تو زندگی کا کھوکھلا پن ہمارے وجود کو بھی کھوکھلا کر دیتا ہے۔ میں آپ کا کرایہ باآسانی دیتی رہوں گی۔ اگر میرے لئے کچھ تکلیف دہ ہے تو میری تنہائی ہے جو میں اپنے ساتھ لیئے جا رہی ہوں"

حجاب نے بھیگی آنکھیں چرانے کے لیئے رخ دوسری طرف کر لیا۔ گھر شاہ جی کے حوالے کر کے حجاب سکول کے ہاسٹل میں شفٹ ہو گئی۔

صباحت کے بیسویں پر حجاب گھر آئی رفعت حجاب کے فون کرسے پہلے ہی گھر پہنچ گئی تھی۔ حجاب نے گھر میں قرآن خوانی رکھی تھی۔

حجاب نے شاہ جی کے ساتھ مل کر ختم دلوانے کے لئے پلاؤ اور قورمہ تیار کیا۔

قرآن پاک کے پورا ہونے کے بعد ایک بزرگ خاتون نے ختم القرآن کی دعا پڑھی اور اس کے بعد اپنے درس کے ذریعے تمام خواتین کو بدی زندگی کے حقائق سے

روشناس کرایا۔ حجاب اس بزرگ خاتون کے پاس آ بیٹھی۔ اس بوڑھی عورت نے حجاب کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ ''تم صباحت کی بیٹی حجاب ہو۔''

حجاب نے اپنی بھیگی ہوئی آنکھوں سے بوڑھی عورت کی طرف دیکھا۔ ''آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں ہی حجاب ہوں''

بوڑھی عورت گلوگیر لہجے میں بولی۔

''بیٹیوں کے آنسوں ہوتے ہیں وہ کسی سے نہیں چھپتے۔ مجھے علم ہوا ہے کہ یہاں قرآن خوانی ہے تو بغیر بلائے چلی آئی تم نے مجھ سے کچھ پوچھنا ہے۔''

"آنٹی مجھے کوئی ایسی دعا بتائیں جس سے میری اماں کی روح کو سکون ملے'' حجاب نے بے چینی سے پوچھا۔ ''تمہارا صبر! تمہارا صبر ہی تمہاری ماں کی روح کو سکون دے سکتا ہے۔ تمہاری بے چینی بتا رہی ہے کہ تمہاری اماں کی روح کو بھی سکون نہیں ہو گا۔ جتنا ہو سکے قرآن پاک پڑھو، پانچ وقت کی نماز باقاعدگی سے ادا کرو اور ہر نماز میں اپنی والدہ کے لیئے دعا مانگو"

یہ کہہ کر بوڑھی عورت نے صحن میں نظر دوڑائی ''آخری وقت میں میت کو کہاں رکھا تھا۔"

حجاب نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے بوڑھی عورت کو بتایا۔ ''وہ جو دروازے کے ساتھ گلی سی ہے وہاں"

''اس جگہ چالیسویں تک ایک دیا جلانا"اس بوڑھی عورت نے کہا۔

"جی بہتر "حجاب نے کہا۔آپ مجھے اپنا ایڈریس دیں میں اماں کے چالیسویں پر آپ کو بلاؤں گی۔

''میں خود آجاؤں گی بیٹی۔اب چلتی ہوں...اتنے میں شاہ جی نے خواتین کے سامنے پلاؤ اور قورمہ رکھ دیا۔

''آپ کچھ کھالیں! پھر بے شک چلی جانا۔'' یہ کہہ کر حجاب خواتین کو کھانا۔ مغرب کا وقت ہونے والا تھا۔ تمام خواتین جا چکی تھیں، رفعت بھی چلی گئی تھی۔

حجاب تھکی تھکی شاہ جی کے ساتھ برتن سمیٹنے لگی تو شاہ جی نے آگے بڑھ کر برتن اس کے ہاتھوں سے لے لیئے

"بی بی جی! یہ آپ کا کام نہیں ہے۔آپ آرام کریں میں سب سنبھال لوں گا۔"

"شاہ جی یہ کام بہت زیادہ ہے آپ تھک جائیں گے، میں آپ کی مدد کروں گی تو کام جلدی ختم ہو جائے گا۔" حجاب نے شاہ جی کے ساتھ مل کر سارے برتن دھلوا دیئے اتنی دیر میں مغرب کی اذان ہو گئی۔

حجاب کو اچانک بوڑھی عورت کی بات یاد آئی۔اس نے شاہ جی سے بلا تامل پوچھا۔" مجھے کہیں سے دیا مل سکتا ہے۔"

"گھر میں تو دیا نہیں ہے پھر بھی کہیں دیکھتا ہوں۔" یہ کہہ کر شاہ جی کچن سے چلے گئے۔غالباوہ اپنے کمرے میں گئے تھے۔واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں دیا تھا۔جس میں تیل تھا۔

حجاب نے جلدی سے شاہ جی کے ہاتھ سے دیا لے لیا۔ ''شکریہ شاہ جی۔"

وہ ایک ہی ساعت میں دوڑتی ہوئی صحن میں آ گئی، ڈیوڑھی کے قریب جہاں آخری وقت میں صباحت کی میت رکھی تھی، وہاں اس نے ایک گملا رکھا اور اس کے اوپر دیا رکھ کے اسے جلا دیا۔ ابھی خاصی روشنی تھی۔ ابھی اندھیرا نہیں ہوا تھا۔ حجاب نے وضو کر کے نماز ادا کی اور پھر اسی بڑی سی چادر میں لپٹی ہوئی وہ سیڑھیوں کے قریب کھڑی ہو گئی۔

سیڑھیوں سے تھوڑے ہی فاصلے پر دیا جل رہا تھا دن کا اجالا سیاہ لبادہ اوڑھ چکا تھا دن کی گہما گہمی تاریک راہوں کے سناٹے میں بدل چکی تھی۔

"زندگی سے موت کی مسافت میں اماں غم ہی سینچتی رہی جب بھی کسی بیٹی کی خوشی دیکھتیں تو کچھ وقت کے لیئے غم کو بھول جاتیں مگر میں بدنصیب اپنی اماں کے لیئے ناسور بن گئی" حجاب کی بھیگتی آنکھوں میں دیے کی لو دھندلا رہی تھی کہ اچانک دیئے کے قریب حجاب کو سفید غبار دکھائی دیا۔

حجاب نے سیڑھیوں کی گرل پر سے سر پیچھے کیا اور غبار میں جیسے کچھ دیکھنے کی کوشش کرنے لگی تھوڑی دیر میں اس غبار میں دھندلا ڈا صباحت کا سراپا دکھائی دینے لگا اس نے فید شلوار قمیص کے ساتھ بڑا سا دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔

حجاب کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی، اس کے لب کانپنے لگے۔

"میں شاید لاشعوری طور پر جاگتے ہوئے خواب دیکھ رہی ہوں۔ مگر جو کچھ بھی ہے وہ تصور میری آنکھوں سے اوجھل نہ ہو" مگر صباحت جس طرح حجاب کی طرف دیکھ رہی تھی، حجاب کے ذہن نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ وہ اس کا تصور نہیں اس کی ماں ہی ہے۔

اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی اور وہ بے ساختہ ماں کی طرف بڑھنے لگی۔

"اماں...." حجاب ماں کے اس دھندکے عکس کے قریب ہی جانے والی تھی کہ صباحت نے اپنے سفید دوپٹے کی لو سے آگ لگا دی۔ جونہی اس کے دوپٹے کو آگ لگی، حجاب چیختی ہوئی ماں کی طرف بڑھی۔

صباحت نے عقبی دروازے کی طرف دوڑنا شروع کر دیا،اس کا آگ میں جلتا ہوا دوپٹہ ہوا میں لہراتا رہا۔ حجاب چیختی ہوئی ماں کے پیچھے دوڑتی رہی۔اس نے جونہی صباحت کو چھوا۔ایک ہی ساعت میں اس کا جسم سفید غبار میں بدل گیا اور پھر سفید غبار بھی ختم ہو گیا۔

حجاب اونچی اونچی آواز میں چلانے لگی

"اماں کہاں ہو....."

شاہ جی حجاب کی آواز سن کر وہاں پہنچ گئے حجاب کا چہرہ پسینے سے تر تھا وہ گھبرائی ہوئی ارد گرد دیکھ رہی تھی۔

"کیا بات ہے حجاب بی بی....؟"

"شاہ جی میں نے اماں کو دیکھا"

شاہ جی نے حجاب کی بات سن کر سر جھکا لیا اور تاسف بھرے لہجے میں بولے

www.novelsclubb.com

"مرنے والے واپس نہیں آتے"

"میں سچ کہہ رہی ہوں میں نے اماں کو دیکھا ہے" حجاب پھٹی پھٹی آنکھوں سے شاہ جی کو دیکھ رہی تھی

"آپ اندر آجائیں" شاہ جی نے کہا۔

حجاب منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کمرے میں آگئی۔ وہ صوفے پر بیٹھی تو شاہ جی اس کے قریب بیٹھ گئے۔

"حجاب بی بی۔ آپ نے اپنا کیا حل بنالیا ہے۔ آپ ہر وقت اپنی امی کے بارے میں سوچتی، اس لئے اپنے تصور میں اس قدر کھو گئیں کہ آپ کو سب کچھ سچ لگ رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"آپ یقین کریں شاہ جی یہ سب میرا تصور نہیں تھا مگر یہ بھی سچ ہے کہ جب میں نے اماں کو چھونا چاہا تو ان

کا جسم سفید غبار میں بدل گیا۔"

"آپ نے وہاں باہر دیا کیوں جلایا۔"

"آج دوپہر کو جو عورت درس دے رہی تھی اس نے کہا تھا۔"

"اس طرح ہر کسی کی بات نہیں مانتے جو ہدایات قرآن پاک میں ہیں بس وہی ماننی چاہیے۔ جتنا ہو سکے قرآن پاک پڑھیں، اپنے لئے اور اپنی والدہ کے لئے، ویسے بھی جب تک چالیسواں نہ ہو گھر میں روح کی موجودگی کا احساس رہتا ہے۔"

حجاب نے گہری نظر سے شاہ جی کی طرف دیکھا

"آپ نے کبھی اپنے بارے میں نہیں بتایا۔ آپ کا تو کوئی رشتہ دار ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

شاہ جی نے لمبا سانس کھینچا۔

"میں بھی آپکی طرح تنہا ہوں فرق صرف اتنا ہے کہ میرا کوئی ہے نہیں اور آپکے قریبی رشتے دار آپ کے لئے جیتے جی مر گئے ہیں۔"

حجاب چونک گئی۔

"آ....آپ کو کیسے پتہ چلا اس بات کا ہم نے تو کبھی نہیں بتایا آپ کو اپنے رشتے داروں کے بارے میں"

شاہ جی ایک دم سے بوکھلا سے گئے پھر انہوں نے اپنے لہجے میں پختگی لاتے ہوئے کہا

"بزرگ ہوں دنیا دیکھی ہے میں نے صباحت بی بی اور آپکی باتوں سے اندازہ لگا لیا تھا آپ کے سر میں درد ہو رہا ہو گا، میں آپ کے لئے چائے بنا کے لاتا ہوں۔"

شاہ جی کے جانے کے بعد حجاب سوچتی رہی کہ شاہ جی نے اس بات کا اندازہ کیسے لگا لیا مگر حجاب اس بات کو تسلیم کرتی تھی کہ شاہ جی بہت اچھے انسان ہیں۔

تھوڑی دیر بعد شاہ جی دو چائے کے کپ لے کے حجاب کے پاس آ گئے۔انہوں نے ایک کپ حجاب کے سامنے رکھا اور دوسرا کپ لے کر زمین پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئے۔

"شاہ جی! آپ پھر بات گول کر گئے۔آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کا کوئی ہے یا نہیں ،کوئی تو رشتہ دار ہو گا۔"حجاب نے پوچھا۔

"حجاب بی بی! سچ کہہ رہا ہوں، میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے،اسی لئے تو میں زنجیروں میں نہیں جکڑا ہوا"حجاب نے شاہ کی طرف حیرت سے دیکھا۔

"کونسی زنجیریں...."

"رشتوں کی زنجیریں۔۔۔۔نہ ہی ان رشتوں کی زنجیروں میں جکڑا اور نہ ہی ان کے محبتوں کے قفس میں خود فریبی کے دکھ اٹھائے میں تو من موجی آزاد پنچھی ہوں"

حجاب شاہ جی کی باتوں پر مسکرا دی۔

"آپ کی باتیں اتنی اچھی ہوتی ہیں کہ دل کرتا ہے آپکی باتیں سنتی رہوں۔"

شاہ جی نے اپنے تسبیح میں لپٹے ہاتھ کر ہوا میں اکڑا لیا۔

"آپ کی پڑھائی تو ٹھیک چل رہی ہے نا۔"

"بس پڑھانے میں بھی اب پہلے کی طرح دل نہیں لگتا۔"

"استانی کا جو درجہ خدا نے آپ کو دیا ہے، یہ بہت بڑا درجہ ہے بچوں کو آپ تعلیم کی روشنی سے روشناس کراتی ہیں کوشش کیا کریں کہ ان کے ساتھ اپنا دل لگا لیں ان کی پریشانی کو اپنی پریشانی اور ان کی خوشیوں کو اپنی خوشی بنا لیں۔اس طرح آپ اپنی زندگی کے غم کافی حد تک بھول جائیں گی"

www.novelsclubb.com

"شاہ جی یہ غم تو میری رگوں میں سرایت کر گیا ہے اس نے تو میری روح کو اس قدر گھائل کر لیا ہے کہ اب تو یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ اپنے غم بھول کر دوسروں کی

خوشی میں کیسے خوش ہوتے ہیں۔اب تو ایسا لگتا ہے کہ اگر میں کسی کی خوشی میں شامل ہو گئی تو اس کی خوشیوں کو میری نظر لگ جائے گی۔حسرت،اماں،خواہش، اب ان لفظوں کے معنی بھی میرے لئے معدوم ہو گئے ہیں۔زندگی سزائے مسلسل لگتی ہے،نہ موسموں کا اختیار ہا اور نہ دن اور رات کا..."

حجاب نے اپنے گھٹنوں پر سر رکھ لیا۔شاہ جی خاموشی سے اسے اسی طرح دیکھتے رہے پھر وہاں سے اٹھ گئے۔

و"تمہیں خدا کی عبادت سے سکون ملے گا،اور ان زخموں کے احساس سے بچنے کا راستہ بھی"

حجاب اپنے تنہائیاں سمیٹے ہاسٹل چلی گئی۔وہ چاہ کر بھی ان اذیت ناک سوچوں سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتی تھی۔حالات کی ستم ظریفی نے اس کی ذات کو بکھیر کے رکھ دیا تھا۔

وہ بچوں کو صحیح توجہ نہیں دے پا رہی تھی لیکچر دیتے ہوئے کئی بار کھو جاتی کئی دفعہ تو وہ تھکی تھکی ہی کافی دیر تک کلاس روم میں خاموش بیٹھی رہتی۔ سٹاف کی دوسری ٹیچرز نے حجاب کی یہ حالت دیکھ کر پرنسپل صاحبہ سے بات کی۔ پرنسپل صاحبہ نے حجاب کو اپنے آفس بلا لیا۔

"مجھے آپ نے بلایا تھا میڈم" حجاب نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"آؤ مس حجاب بیٹھیں!"

حجاب پرنسپل کے سامنے بیٹھ گئی

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔"

"جی میڈم میں ٹھیک ہوں۔" حجاب اپنے چہرے پر بکھرتی ہوئی لٹوں کو کان کے پیچھے لے گئی۔

www.novelsclubb.com

دیکھئے مس حجاب، چند دن پہلے آپ کے ساتھ جو سانحہ ہوا، اس کا ہم سب کو بہت افسوس ہے۔ آپ ابھی تک خود کو غم کی اس کیفیت سے باہر نہیں نکال پا رہی آپ اس ذہنی دباؤ کی وجہ سے نہ صرف اپنی صحت خراب کر رہی ہیں بلکہ اپنے بچوں پر بھی توجہ نہیں دے پا رہیں۔ آپ ایک محنتی اور لائق ٹیچر ہیں اس لئے میں چاہتی ہوں کہ آپ کچھ روز کے لئے چھٹیاں لے لیں اگر گھر نہیں جانا چاہتیں تو ہاسٹل میں ہی رہ لیں۔ آپ میرا تو یہ مشورہ ہے کہ آپ اپنا باقاعدہ چیک اپ کروالیں۔"

پرنسپل صاحبہ نے کہا

حجاب نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ پرنسپل کی طرف دیکھا۔ "میری طبیعت کی آپ فکر نہ کریں۔ مجھے خود سمجھ نہیں آ رہا کہ میں پہلے جیسی روٹین میں کیسے آؤں۔ شاید آپ کا مشورہ ٹھیک ہے۔ مجھے کچھ دن کے لئے تعطیل لینی چاہیے۔"

پرنسپل نے ٹیبل پر رکھی ہوئی فائلز کو ترتیب سے رکھنا شروع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے آپ چار روز کے لئے آرام کر لیں، مجھے امید ہے کہ آپ کی طبیعت ٹھیک ہو جائیں گی اور آپ اپنی ڈیوٹی پوری توجہ سے سرانجام دے سکیں گی۔"

حجاب خاموشی سے کرسی سے اٹھ گئی۔

"میں ہاسٹل میں ہی رہوں گی۔"

"جیسی آپ کی مرضی! آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے اپنا سمجھ کر بتا دینا"

پرنسپل کے اس طرح پوچھنے پر حجاب مسکرا دی "آپ نے پوچھا میرے لیئے یہی بہت ہے اگر مجھے کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو میں گھر سے منگوا سکتی ہوں۔"

حجاب آفس سے سیدھی ہاسٹل آ گئی اس نے کتابوں کو ٹیبل پر پھینکا اور دھڑام سے بیڈ پر گری تناؤ نے اس کے پورے جسم کو نڈھال کر دیا تھا۔

"میں کیا کروں، میں کیوں خود کو نہیں سنبھال پا رہی، دل تو چاہتا ہے کہ دنیا تیاگ کر کسی کمرے میں بند ہو جاؤں مگر مجھے جینا ہے لیکن میرے جینے کا کوئی مقصد ہو،

بچوں کا کیا ہے اگر میں نہ پڑھاؤں تو دوسری ٹیچر آجائے گی۔ کوئی تو ہو جسے میری ضرورت ہو جو میری زندگی کے لئے دعا مانگے۔ اماں ہی میرے لئے جینے کا آخری سہارا تھیں۔ وہ بھی مجھے چھوڑ کے چلی گئیں اب کون ہے میرا، اب تنہائی کا یہ عذاب مجھ سے کیوں نہیں سہا جاتا۔"

سوچوں کے اس سلسلے میں اس کا دل وہ لمحے یاد کرنے لگا جو اس نے اذہاد کے ساتھ گزارے۔ وہ فقیر کے بھیس میں شہزادہ جو ذانوں بیٹھ کر اس کے آگے کشکول پھیلاتا اسکا کشکول سکوں کے لیئے نہیں تھا اسکی ویران آنکھوں میں چاہے جانے کی حسرت تھی

اس کی قرآن پاک کی تلاوت کی دل سوز آواز وجد اور سرور کی کیفیت پیدا کر دیتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ سچا عاشق ہے اپنے حقیقی خدا اور مجازی خدا کا"

جس پر عشق مجازی لاگے، سوئی سیوے نہ بن دھاگے

عشق مجازی داتا ہے، جس پیچھے مست ہو جاتا ہے

www.novelsclubb.com

جس فکر پیارے گھر دا ہے، رب ملدا اوہر ادا ہے

من اندر ہو یا جاتا ہے جس پیچھے مست ہو جاتا ہے

خود غرض رشتوں کی وفا میں وہ خود کو گھائل کرتی رہی اور اذہاد اس کے زخموں پر مرہم لگاتا رہا اس کے آنسو وہ اس کی پلکوں سے چن لیتا تھا۔ حجاب کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

"اب تو کوئی نہیں ہے جو میرے آنسو پونچھے تم تو کہتے تھے اذہاد! کہ اس دنیا میں انسانوں سے وفا کے بدلے جفا اور خوشی کے بدلے غم ملتے ہیں تو تم تو انسان نہیں ہو تم مجھے کیوں چھوڑ کر چلے گئے تم تو کہتے تھے تم میری پرچھائی ہو تم میری زندگی سے کبھی نہیں جاؤ گے تو یہ کیسی ناراضگی ہے کہ ایک بار بھی تم نے میری خبر نہیں لی ۔تم تو میرے سب سے پیارے ساتھی تھے تم نے یہ کیسی دوستی نبھائی"

حجاب اپنی سوچوں میں گم تھی کہ موبائل کی رنگ بجی اس نے موبائل رسیو کیا تو رفعت کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"کیا حال ہے حجاب..."

"ٹھیک ہوں آپ بتائیں کیسے فون کیا"

"حجاب بیٹی میں نے آج شام گھر پر قرآن خوانی رکھی ہے یہ قرآن خوانی میں صباحت کے لئے کرا رہی ہوں اگر تمہارے پاس وقت ہو تو آجانا" رفعت نے کہا۔

حجاب نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

"جی میں ضرور آوں گی ویسے بھی میں نے سکول سے چار چھٹیاں لی ہیں"

"کیوں! خیریت ہے نا۔"

آج کل میری طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔پرنسپل صاحبہ نے مجھے خود ہی چار چھٹیاں دی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"اگر ایسی بات ہے تو تم میرے گھر آجاؤ تمہاری طبیعت بہل جائے گی آتو رہی ہوا اپنا سامان بھی لیتی آؤ۔"

"آنٹی میں ان دنوں ہاسٹل میں ہی رہنا چاہتی ہوں باہر کی رونق اور خوشیوں میں دل کی اداسی کا احساس

بڑھ جاتا ہے میں شام کو آجاؤں گی۔"

"میں ڈرائیور بھیج دوں گی۔"

"اس کی ضرورت نہیں ہے میں خود ہی آجاؤں گی"

حجاب شام کے پانچ بجے تک رفعت کے گھر پہنچ گئی۔

قرآن خوانی سے اس کے دل کو بہت تسکین ملی ان دنوں حجاب کو بیڈ ریسٹ کی نہیں، ذہنی سکون کی ضرورت تھی۔ جب بھی وہ کسی درس میں شامل ہوتی تو خدا وند کریم کے کلام میں محو ہو جاتی۔ ان دنوں اس کا دھیان دنیاداری سے ہٹ کر دین کی طرف ہو گیا تھا۔ جب دل میں گہرے بادل امڈ آتے اور آنکھیں اشکبار ہو

جاتیں تو وہ جائے نماز بچھا کر سجدے میں گر کر اپنے دل کا حال کہنے لگتی اسے یقین ہو گیا تھا اس دنیا میں اسکا کوئی پرسان حال نہیں

قرآن خوانی سے فارغ ہونے کے بعد رفعت کے گھر سے اپنے گھر کے لئے روانہ ہو گئی۔ گھر پہنچی تو شاہ جی اسے دیکھ کر خوش ہوئے

"حجاب بی بی آپ....."

"ہاں انٹی رفعت کے گھر قرآن خوانی پر آئی تھی سوچا آپ سے بھی ملتی جاؤں"

"بہت اچھا کیا آپ نے... آپ بیٹھیں میں آپ کے لیئے جوس لاتا ہوں"

حجاب نے اپنا ں رقعہ اتار کر صوفے پر رکھا اور بیگ سے دوپٹہ نکال کر اوڑھ لیا

"نہیں شاہ جی! جوس نہ لائیں، بس میرے لئے چائے لائیں، چائے پی ہے مگر سر درد ہے کہ ٹھیک ہی نہیں ہوتا۔"

www.novelsclubb.com

حجاب کی بات سن کر شاہ جی رک گئے اور پریشانی سے حجاب کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"بی بی جی! آپ نے اپنا چہرہ دیکھا ہے، اس طرح پیلا پڑ گیا ہے۔ آپ چائے کم پیا کریں۔ آپ کے سر میں درد ہے اس لئے میں چائے بنا دیتا ہوں لیکن کوشش کیا کریں کہ پھل کھایا کریں۔"

حجاب مسکرا دی۔

"شاہ جی اس جسم ناتواں کو تو میں کسی بوجھ کی طرح گھسیٹتی پھر رہی ہوں۔"

"حجاب بی بی کیسی باتیں کر رہی ہیں۔ خدا آپ کو صحت دے۔" یہ کہہ کر شاہ جی حجاب کے لئے چائے بنانے چلے گئے۔ کچھ دیر بعد شاہ جی دوبارہ کمرے میں آئے۔

"حجاب بی بی۔ ہوا بہت تیز چل رہی ہے۔ میں نے بیڈ شیٹ اور کور دھو کر چھت پر پھیلا دیے تھے۔ میں چھت سے وہ کپڑے اتار کر لاؤں، پھر آپ کے لئے چائے بناتا ہوں۔"

شاہ جی کے جانے کے بعد حجاب اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔ اس نے سوچا وہ خود ہی چائے بنائے۔

دیا سلائی چولہے کے نزیک پڑی تھی اس نے چولہے کی گیس چلائی اور ڈبیہ اٹھائی تو وہ خالی تھی

حجاب کچن کے کیبنٹ میں دیا سلائی ڈھونڈنے لگی۔ حجاب کا ذہن پریشانی کے باعث ایسا ہو گیا تھا کہ ایک ہی پل میں بات بھول جاتی تھی۔ دیا سلائی ڈھونڈتے وقت یہ بات اس کے دماغ سے نکل گئی کہ اس نے چولہا آن کر رکھا ہے۔ اس کی بد حواسی کا یہ عالم تھا کہ اسے گیس کی بدبو تک نہ آئی

شکر ہے دیا سلائیتو ملی اس نے جونہی دیا سلائی جلائی، آگ اس کے گرد بھڑک اٹھی

حجاب چیخی "شاہ جی.....بچاؤ"

حجاب کی چیخیں سن کر شاہ جی دوڑے ہوئے کچن کے قریب آئے تو پورا کچن آگ کی لپیٹ میں تھا۔

حجاب کے چاروں طرف آگ تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کس طرح بچ کر نکلے۔

شاہ جی برقی سرعت سے آگ کی طرف بڑھے اور حجاب کو گود میں اٹھا کر کچن کے باہر کی طرف اچھال دیا۔ حجاب کچن سے دور جا گری، آگ نے شاہ جی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

حجاب نے یہ منظر دیکھا تو اس کی آنکھیں باہر کو ابل پڑیں جسم تھر تھر کانپنے لگا۔ وہ چیخنے لگی۔

حجاب چیخی۔

"کوئی بچائے شاہ جی کو... وہ بالٹی اٹھا کر نلکے کی طرف بڑھی، پانی لے کر وہ کچن کی طرف بڑھی تو وہ ساکت ہو کر رہ گئی شاہ جی اس کی آنکھوں کے سامنے آگ میں سے جیسے غائب ہو گئے، اس بھڑکتی ہوئی آگ میں سے ایک کبوتر پھڑ پھڑاتا ہوا نکلا جس کے پر کو آگ لگی ہوئی تھی، وہ آگ سے بچتا ہوا اذیت سے ادھر ادھر اڑ رہا تھا۔ کچن کے دروازے پر بھی آگ بھڑکی ہوئی تھی نہ کوئی باہر آ سکتا تھا اور نہ ہی کوئی اندر جا سکتا تھا۔ مگر باہر سے کچن کے اندر ہونے والی حرکات صاف دکھائی دے رہی تھی۔ آگ میں پھنسا کبوتر فقیر کا روپ دھار گیا جو حجاب کو اکثر خواب میں دکھائی دیتا تھا، جو فقیر کے بھیس میں شہزادہ لگتا تھا۔

پھر وہ فقیر اس نوجوان میں بدل گیا جو صباحت کے گھر کرائے دار بن کر رہتا رہا۔

www.novelsclubb.com

پھر وہ نوجوان ایک بونا نما۔ آدمی کی شکل اختیار کر کے آگ کی لپیٹوں میں ادھر ادھر پھرنے لگا۔ پھر وہ بونا اس شکاری بھیانک کتے کا روپ دھار گیا جس نے فیضان کے جسم کی چیر پھاڑ کر دی تھی۔ حجاب سراسیمہ نگاہوں سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔

فضاء میں خوف۔ وہر اس پھیل گیا تھا۔ایک ہی وقت میں بہت ساری آوازیں یکجا گونج رہی تھیں۔اس کی زندگی میں آنے والے یہ سب کردار یکے بعد دیگرے اس کی آنکھوں کے سامنے اس کا ذہن اس کی زندگی کے پچھلے واقعات بھی دہر ارہا تھا۔

اس کے پاؤں جیسے زمین میں گڑ گئے تھے

اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ خوفناک شکاری کتا اس سیاہ سانپ میں بدل گیا، جسے حجاب نے اپنے والدہ کے انتقال کے بعد دیکھا تھا

ایک ہی ساعت میں وہ سیاہ سانپ شاہ جی کے روپ میں بدل گیا۔ حجاب کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی، وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی۔

www.novelsclubb.com

شاہ جی اس آگ میں سے گزرتے ہوئے حجاب کی طرف اس طرح بڑھنے لگے جیسے اس آگ میں خفیف سی حرارت نہ ہو۔

شاہ جی جوں جوں حجاب کی طرف بڑھ رہے تھے ان کے چہرے کے نقوش بدلتے جا رہے تھے۔ تھوڑی ہی

دیر میں ان کا سراپا اذہاد کے روپ میں بدل گیا۔ وہی اذہاد جو فقیر کے روپ میں خواب میں دکھائی دیتا تھا۔ اذہاد، حجاب کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے منہ میں کچھ پڑھا آگ خود بخود بجھ گئی۔ حجاب نے بھیگی ہوئی آنکھوں سے اذہاد کی طرف دیکھا اس کی آنکھیں اشکبار تھیں مگر لبوں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی، اس احساس سے اس کے وجود میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی کہ کوئی ہے جو اس کا دم بھرتا ہے۔ کسی نے اپنی زندگی اسکے نام کر دی ہے اور اسے علم ہی نہ ہوا کوئی دبے پاؤں اس کے ہر دکھ سکھ میں شامل رہا اور وہ خود کو تنہا سمجھتی رہی

www.novelsclubb.com

آگ کا دھواں حجاب کے جسم کو نقصان پہنچا چکا تھا۔ اس کے دل کی دھڑکنیں ڈوب رہی تھیں وہ اذہاد کی بانہوں میں ڈھیر ہو چکی تھی

اسکی بوجھل آنکھیں بند ہو چکی تھیں

اذہاد اس کا چہرہ تھپتھپانے لگا

"حجاب! آنکھیں کھولو.." ذہاد اسے اٹھا کر ڈاکٹر کے پاس لے جانے لگا مگر اسے احساس ہوا کہ حجاب سانس نہیں لے رہی ہو اس نے حجاب کو چیک کیا تو اسکی دھڑکن بند ہو چکی تھی وہ اس سنگدل دنیا کو چھوڑ کے جا چکی تھی۔ وہ روح فرسا غموں کی دسترس سے بری الذمہ ہو چکی تھی۔

حجاب کی قبر کے قریب کھجور کا گھنا درخت تھا جو اس کی قبر کو تیز دھوپ اور بارش سے بچاتا تھا۔

گورکن کا کہنا تھا کہ حجاب کو دفنانے کے بعد یہ درخت ایک دم سے نمودار ہو گیا ہے اس سے پہلے یہ درخت یہاں نہیں تھا حجاب کی قبر پر گلاب کی پتیاں پھیلاتا اور چراغ جلاتا۔ یہ سب کون کرتا تھا کبھی گورکن کو کوئی دکھائی نہیں دیا

اس کھجور کے درخت کا آسیب اذہاد تھا جو اب بھی اس کے ساتھ تھا۔

•●••●••●••●••●••●••●••●•

ختم شد

www.novelsclubb.com